e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW روزنامہ

اودھ نامہ
avadhnama

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 182 Sunday , April 06 2025 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴) شمارہ نمبر(۱۸۲) لکھنؤ، بروز اتوار ۶-اپریل ۲۰۲۵ء، مطابق ۷/شوال المکرم ۱۴۴۶ھ صفحات-۸

ہلدوانی فساد۔ہائی کورٹ نے ملک کی ضمانت پر حکومت سے اعتراض طلب کیا

نینی تال۔(یو این آئی) ہائی کورٹ نے حکومت سے اتراکھنڈ کے ہلدوانی فسادات کے اہم سازشی عبدالملک کی ضمانت اور ریمانڈ کے معاملے پر اپنا اعتراض درج کرنے کے لئے کہا ہے۔سیشن عدالت پہلے ہی ملزم کی درخواست ضمانت کے ساتھ ہی ریمانڈ کو خارج کر چکی ہے۔ سیشن کورٹ کے حکم کے خلاف ملزم کی جانب سے ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی گئی ہے۔تمام معاملات کی سماعت چیف جسٹس جی نریندر اور جسٹس پنکج پروہت کی بنچ میں ہوئی۔عبدالملک کی جانب سے کہا گیا ہے کہ ان پر لگائے گئے الزامات بے بنیاد ہیں۔واقعہ کے دن وہ شہر میں نہیں تھا۔حکومت نے واقعہ سے پہلے 30 جنوری 2024 کو بنبھول پورہ میں ملک کو افنچہ سے زمین خالی کرنے کا نوٹس جاری کیا تھا۔6 فروری کو مدرسہ اور مسجد کو سیل کر دیا گیا اور 8 فروری کو زمین سے تجاوزات ہٹانے کے دوران مشتعل لوگوں نے حملہ کر دیا۔ہلدوانی کے بنبھول پورہ میں عبدالملک کے باغ سے تجاوزات ہٹانے کے دوران ہنگامہ ہو گیا تھا۔

سنبھل: ضیاء الرحمٰن برق کی مشکلات میں ہوسکتا ہے اضافہ

سنبھل۔(پی این ایس) سنبھل میں نومبر 2024 میں ہوئے تشدد معاملے میں سماجوادی پارٹی کے لیڈر اور لوک سبھا حلقہ سے رکن پارلیمنٹ ضیاء الرحمٰن برق کی مشکلات میں اضافہ ہوسکتا ہے۔میڈیا کی خبر کے مطابق، ذرائع کے حوالے سے دعویٰ کیا جارہا ہے کہ شاہی جامع مسجد کے صدر ظفر علی کے معاملے میں داخل کی گئی کیس ڈائری میں سماجوادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ ضیاء الرحمٰن برق کا بھی نام شامل ہے۔پولیس نے مسجد کمیٹی کے صدر ظفر علی ایڈوکیٹ کی کیس ڈائری آج عدالت میں داخل کی ہے۔ذرائع کا دعویٰ ہے کہ کیس ڈائری میں صدر ظفر علی اور سماجوادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ ضیاء الرحمٰن برق کے سنبھل تشدد کے ماسٹر مائنڈ ہونے کے بڑے ثبوت ہیں۔ذرائع کے مطابق، کیس ڈائری میں صدر ایڈوکیٹ ظفر علی کا قبول نامہ ہے کہ سماجوادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ ضیاء الرحمٰن برق کا دباؤ تھا کہ وہ بھیڑ جمع کر کے سروے کی مخالفت کریں۔

وقف ترمیمات کے خلاف ملک گیر انقلابی تحریک کا اعلان

مسلم پرسنل لا بورڈ ملک کی تمام انصاف پسند قوتوں کو ساتھ لے کر آئینی حدود میں ان سیاہ ترمیمات کے خلاف پرامن مظاہرہ کرے گا

نئی دہلی۔آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے وقف ترمیمات کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ بورڈ تمام دینی، ملی اور سماجی تنظیموں کو ساتھ لے کر ان ترمیمات کے خلاف اس وقت تک ایک ملک گیر تحریک چلائے گا، جب تک کہ انہیں پوری طرح واپس نہیں لے لیا جاتا۔ان جذبات واحساسات کا اظہار آج بورڈ کے عہدیداران ومدعوئین خصوصی کی میٹنگ میں کیا گیا، جس کی صدارت بورڈ کے صدر مولانا خالد سیف اللہ رحمانی نے کی۔

آج یہاں جاری ایک ریلیز کے مطابق آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ پارلیمنٹ سے منظور وقف ترمیمات کو اسلامی شعائر، دین و شریعت، مذہبی وثقافتی آزادی، مذہبی رواداری، فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور دستور ہند کے بنیادی ڈھانچے پر ایک مہلک حملہ تصور کرتا ہے۔ جن سیاسی پارٹیوں نے بی جے پی کے اس فرقہ وارانہ منصوبہ میں اس کا ساتھ دیا، اس سے ان کی چہروں پر پڑی نام نہاد سیکولر نقاب پوری طرح الٹ گئی ہے۔اسی طرح مسلم پرسنل لا بورڈ مسلمانان ہند کو ڈھارس بندھاتا ہے کہ انہیں مایوس اور دلبرداشتہ ہونے کی ہرگز بھی ضرورت نہیں ہے، ان کی قیادت اس معاملہ میں کسی بھی قربانی سے گریز نہیں کرے گی اور ملک کی تمام انصاف پسند قوتوں کو ساتھ لے کر آئینی حدود میں ان سیاہ ترمیمات کے خلاف مضبوط تحریک چلائے گی۔

بورڈ کے جنرل سکریٹری مولانا محمد فضل الرحیم مجددی نے ملک گیر تحریک کی تفصیلات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ بورڈ اس سلسلہ میں نہ صرف قانونی راستہ اختیار کرتے ہوئے تفریق و ناانصافی پر مبنی ان ترمیمات کو عدالت عظمیٰ میں چیلنج کرے گا بلکہ پرامن طریقہ پر تمام جمہوری ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے احتجاجی دھرنوں، مظاہروں، کالی پٹیاں باندھ کر علامتی احتجاج، برادران وطن کے ساتھ راؤنڈ ٹیبل میٹنگس اور پریس کانفرنسوں کا اہتمام بھی کرے گا۔ ہر ریاست کی راجدھانی میں مسلم قیادت علامتی گرفتاریاں دیں گی، وہیں ہر ضلع کی سطح پر بھی احتجاجی دھرنوں کا اہتمام کیا جائے گا، جس کے اختتام پر صدر جمہوریہ اور وزیر داخلہ کو ڈی ایم اور کلکٹر کی معرفت میمورنڈم دئے جائیں گے۔ پہلے مرحلہ کے پروگراموں میں ایک پورا ہفتہ (ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک) "وقف بچاؤ دستور بچاؤ" کے نام سے منظم جائے گا، جس کے دوران متعدد کام انجام دئے جائیں گے اور ایک بڑا کام برادران وطن کے ساتھ راؤنڈ ٹیبل میٹنگس کا ہوگا، جس میں حکومت اور فرقہ پرستوں کی طرف سے جھوٹ اور غلط بیانیوں کے ذریعہ لوگوں کے ذہنوں کو جو مسموم کیا گیا ہے، دلائل اور حقائق کے ذریعہ انہیں صاف کیا جائے گا۔ اسی طرح دہلی میں دیگر مذاہب اور ان کے اوقافی اداروں کے ذمہ داران کے ساتھ ایک میٹنگ کا اہتمام بھی کیا جائے گا۔ دہلی، ممبئی، کلکتہ، حیدرآباد، بنگلور، وجے واڑہ، پٹنہ، رانچی، مالیر کوٹلہ اور لکھنؤ میں بڑے احتجاجی پروگرام منعقد کئے جائیں گے۔ اس تحریک کا آغاز دہلی کے تال کٹورہ اسٹیڈیم میں منعقد ہونے والے ایک بڑے جلسہ سے ہوگا۔ پہلے مرحلے میں یہ تمام پروگرام عیدالاضحیٰ تک چلیں گے۔اس کے بعد آئندہ کا پروگرام طے کیا جائے گا۔ بورڈ کے جنرل سکریٹری نے تمام مسلمانوں اور بالخصوص نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ صبر و تحمل نیز استقامت کے ساتھ اپنے موقف پر ثابت قدم رہیں مگر جذبات سے مغلوب ہوکر کوئی ایسا کام نہ کریں، جس سے فرقہ پرستوں اور شر پسند عناصر کو کھیل کھیلنے کا موقع مل جائے۔ بورڈ اپیل کرتا ہے کہ اس مہم کو منظم اور منصوبہ بند طریقہ پر چلائیں اور اپنے طور پر کوئی اقدام نہ کریں بلکہ بورڈ کی ہدایات کے مطابق اس مہم میں تعاون کریں۔ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے (اور جو لوگ ہماری راہ میں کوشش کرتے ہیں (اور مشقت اٹھاتے ہیں) ہم ضرور انہیں اپنی راہیں دکھائیں گے اور بیشک اللہ سبحانہ وتعالیٰ ضرور محسنین (نیکی کرنے والوں) کے ساتھ ہے)۔ہم جتنے بھر کام کے مکلف ہیں اس میں ہمیں کوئی کسر نہیں چھوڑنی چاہیے، باقی سب اللہ پر چھوڑ دیں۔ اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات پر یقین اور بھروسہ رکھیں، اللہ تعالیٰ اخلاص وللّٰہیت ساتھ کئے گئے کاموں کا بہترین بدلہ عطا فرماتا ہے (دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی)۔اللہ ہمارا حامی و مددگار ہو۔

وقف کے بعد چرچ کی زمینیں نشانے پر!،راہل کا آر ایس ایس و بی جے پی پر شدید حملہ

نئی دہلی۔وقف ترمیمی بل 2024 کی پارلیمنٹ سے منظوری کے بعد بھی اس پر سیاسی اور سماجی سطح پر بحث جاری ہے۔اب کانگریس رہنما راہل گاندھی نے ایک بار پھر حکومت اور آر ایس ایس کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس (سابقہ ٹوئٹر) پر ایک رپورٹ شیئر کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ وقف کے بعد اب آر ایس ایس کی توجہ چرچ کی زمینوں پر مرکوز ہوگئی ہے۔راہل گاندھی نے اپنی پوسٹ میں لکھا، "میں نے کہا تھا کہ وقف بل اس وقت مسلمانوں کو نشانہ بناتا ہے لیکن مستقبل میں یہ دوسرے اقلیتی طبقات پر بھی حملے کی بنیاد بن سکتا ہے۔وقف کے بعد آر ایس ایس کا چرچ کی طرف رخ کرنے میں زیادہ وقت نہیں لگا۔صرف آئین ہی ایک ایسی ڈھال ہے جو ہمارے عوام کو ایسے حملوں سے بچاتا ہے اور اس کی حفاظت ہمارا اجتماعی فریضہ ہے۔" راہل گاندھی نے جس خبر کا حوالہ دیا ہے وہ آر ایس ایس سے منسلک جریدے آرگنائزر کے ویب پورٹل پر شائع ہوئی ہے۔رپورٹ میں کیتھولک چرچ بمقابلہ وقف بورڈ کے عنوان سے مضمون میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ کیتھولک ادارے ملک میں تقریباً سات کروڑ ہیکٹیر زمین کے مالک ہیں اور انہیں سب سے بڑا غیر سرکاری زمین دار قرار دیا گیا ہے۔اس دعوے کے بعد نئی بحث کا آغاز ہوگیا ہے۔

پی ایم مودی کو سری لنکا کے اعلیٰ ترین اعزاز سے نوازا گیا

ایک حقیقی پڑوسی کے طور پر، ہندوستان ہر حال میں سری لنکا کے ساتھ کھڑا ہے: وزیر اعظم مودی

کولمبو/نئی دہلی۔(یو این آئی) سری لنکا کے صدر انورا کمارا دسانائیکے نے آج وزیر اعظم نریندر مودی کو ملک کے اعلیٰ ترین اعزاز سری لنکا متر وبھوشن سے نوازا، جو دونوں ممالک کے درمیان گہری اور پائیدار دوستی کی علامت ہے۔صدر دسانائیکے نے ہفتہ کو کولمبو میں صدر کے دفتر میں منعقدہ ایک مشترکہ پریس کانفرنس کے دوران یہ باوقار ایوارڈ دیا۔یہ اعلیٰ ترین اعزاز دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے اور دونوں ممالک کے درمیان خیر سگالی کو فروغ دینے میں وزیر اعظم مودی کے اہم تعاون کے اعتراف میں دیا گیا ہے۔سری لنکا متر وبھوشن سری لنکا کا ایک اعزاز ہے جو، ان سربراہان مملکت اور سربراہان حکومت کو "سری لنکا کے عوام کے ساتھ ان کی دوستی اور یکجہتی کی اعتراف میں" دیا جاتا ہے جن کے ساتھ سری لنکا کے دوستانہ تعلقات ہیں۔میڈل میں ڈیزائن کیا گیا 'دھرم چکر' مشترکہ بدھ مت کی وراثت کی عکاسی کرتا ہے جس نے دونوں ملکوں کی ثقافتی روایات کو تشکیل دیا ہے۔

وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا ہے کہ ہندوستان اور سری لنکا کے سیکورٹی مفادات یکساں ہیں، ان کی سلامتی ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہے اور ایک سچے پڑوسی اور دوست کے طور پر ہندوستان ہر مشکل صورتحال میں سری لنکا کے ساتھ کھڑا ہے۔مسٹر مودی جو سری لنکا کے دورے پر ہیں، نے ہفتہ کو یہاں صدر انورا دسانائیکا کے ساتھ ایک مشترکہ پریس بیان کے موقع پر کہا کہ ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان صدیوں پرانے روحانی اور خوشگوار تعلقات ہیں۔انہوں نے کہا کہ ہندوستان نے سب کا ساتھ، سب کا وکاس کے وژن کو اپنایا ہے اور "ہم اپنے شراکت دار ممالک کی ترجیحات کو بھی اہمیت دیتے ہیں۔" انہوں نے اس یقین کا اظہار کیا کہ آنے والے وقت میں دونوں ممالک اپنی شراکت داری کو نئی بلندیوں تک لے جائیں گے۔وزیر اعظم نے کہا کہ ماہی گیروں کے مسئلہ پر بھی بات چیت ہوئی اور جناب مودی نے ماہی گیروں کی فوری رہائی اور ان کی کشتیوں کی واپسی پر زور دیا۔مسٹر مودی نے کہا، "میں سری لنکا کے لوگوں کے صبر اور حوصلے کی تعریف کرتا ہوں اور آج سری لنکا کو ترقی کی راہ پر واپس دیکھ کر خوشی محسوس کر رہا ہوں۔یہ ہندوستان کے لیے فخر کی بات ہے کہ ہم نے ایک سچے پڑوسی اور دوست کے طور پر اپنی ذمہ داریاں پوری کی ہیں۔2019 کا دہشت گرد حملہ ہو، کووڈ کی وبا ہو یا حالیہ معاشی بحران، ہم سری لنکا کے لوگوں کے ساتھ ہر مشکل حالات میں ہیں۔مسٹر مودی نے کہا کہ 2019 میں ان کا سری لنکا کا آخری دورہ انتہائی حساس وقت پر تھا اور اس وقت انہیں یقین تھا کہ سری لنکا مزید مضبوط ہوکر ابھرے گا۔عظیم تمل سنت تھروولوور کو یاد کرتے ہوئے، انہوں نے ان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ایک سچے دوست اور اس کی دوستی کی ڈھال سے بڑھ کر چیلنجوں اور دشمنوں کے خلاف تحفظ اور کیا ہوسکتا ہے۔

وقف ترمیمی بل سے سرکاری اراضی کی لوٹ مار اور غیر قانونی قبضے کا خاتمہ ہوگا: سی ایم یوگی

مہاراج گنج۔(یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ہفتہ کے روز یہاں کہا کہ پارلیمنٹ سے منظور شدہ وقف (ترمیمی) بل سے ملک میں سرکاری زمینوں کی لوٹ مار اور غیر قانونی قبضے کو ختم کیا جائے گا، جس کا استعمال اب ہم عوام کے لیے کریں گے۔مسٹر یوگی آج ایک روزہ دورے پر مہاراج گنج پہنچے، جہاں انہوں نے روہن بیراج کے افتتاح سمیت 654 کروڑ روپے کے 629 ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح کیا اور سنگ بنیاد رکھا۔اس موقع پر منعقدہ جلسہ عام میں وزیر اعلیٰ نے مرکزی اور ریاستی حکومت کی کامیابیوں کا ذکر کیا اور اگلے تین سالوں میں اتر پردیش سے غربت ختم کرنے اور ریاست کو ملک میں نمبر ون بنانے کے عزم کا اظہار کیا۔وزیر اعلیٰ یوگی نے کہا، "حال ہی میں وقف ترمیمی بل پارلیمنٹ میں منظور کیا گیا ہے، جس سے وقف کے نام پر سرکاری زمینوں کی لوٹ مار اور غیر قانونی قبضے کو ختم کیا جائے گا۔عوامی مقاصد کے لیے مختص زمین پر کوئی بھی قبضہ نہیں کر سکے گا۔سرکاری املاک کا استعمال اب عوامی فلاح و بہبود کے لیے اسکولوں، اسپتالوں، کالجوں، میڈیکل کالجوں اور بارڈر پروجیکٹس جیسے منصوبوں کے لیے کیا جائے گا۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ اتر پردیش میں وقف کے نام پر لاکھوں ایکڑ اراضی پر ناجائز قبضہ کیا گیا ہے جس کی وجہ سے غریبوں کی مناسب فلاح و بہبود کو یقینی نہیں بنایا جا رہا ہے۔تاہم، انہوں نے کہا، نیا قانون اب اس طرح کے استحصال کو روک دے گا۔انہوں نے روہن بیراج کا افتتاح کرتے ہوئے کہا، "اس بیراج سے 16,000 کسانوں کو فائدہ پہنچے گا اور 5,400 ہیکٹر سے زیادہ اراضی کو سیراب کیا جائے گا۔انہوں نے اعلان کیا کہ اس بیراج کو ماں بنالیا دیوی کا نام دیا جائے گا۔نیپال سے گورکھپور کی طرف بہنے والی روہن ندی کا پانی میٹھا ہے اور یہ کسانوں کے لیے کئی سالوں تک مفید رہے گا۔اس بیراج کی مانگ 25 سال سے تھی۔

وقف ترمیمی بل کے خلاف آر جے ڈی اور اے اے پی نے بھی کیا سپریم کورٹ کا رخ

اس بل کو کوڑے دان میں پھینک دیں گے: تیجسوی یادو، مسلمانوں کے ساتھ جو ناانصافی ہو رہی ہے: امانت اللہ خان

نئی دہلی/پٹنہ (ایجنسی) پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں اپوزیشن جماعتوں کی شدید مخالفت کے باوجود حکمراں جماعت وقف ترمیمی بل پاس کرنے میں کامیاب رہی۔ یہ بل صدر جمہوریہ کی منظوری کے بعد قانون کی شکل اختیار کر لے گا، لیکن اپوزیشن جماعتیں بل کی مخالفت سے پیچھے نہیں ہٹ رہی ہیں۔کئی سیاسی جماعتیں اس بل کے خلاف سپریم کورٹ کا رخ کر چکی ہیں، اور اب اس فہرست میں آر جے ڈی بھی شامل ہوگئی ہے۔اس تعلق سے بہار اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر اور آر جے ڈی رہنما تیجسوی یادو نے پٹنہ میں پریس کانفرنس کر جانکاری دی۔آر جے ڈی سے قبل کانگریس، مجلس اتحاد المسلمین اور عآپ نے بھی وقف ترمیمی بل کے خلاف سپریم کورٹ کا رخ کیا ہے۔ کانگریس کی جانب سے بہار کے کشن گنج سے رکن پارلیمنٹ محمد جاوید نے سپریم کورٹ میں عرضی داخل کی جو مشترکہ پارلیمانی کمیٹی کے رکن بھی تھے۔ آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کی جانب سے پارٹی کے صدر اسد الدین اویسی نے سپریم کورٹ میں عرضی داخل کی، جبکہ عام آدمی پارٹی کی جانب سے اوکھلا سے رکن اسمبلی امانت اللہ خان نے عرضی داخل کی ہے، جو دہلی وقف بورڈ کے چیئرمین بھی ہیں۔امانت اللہ خان کا کہنا ہے کہ وقف ترمیمی بل مسلمانوں کی مذہبی اور ثقافتی خودمختاری پر حملہ ہے۔ ان کے مطابق یہ بل اقلیتوں کے ان بنیادی حقوق کو متاثر کرتا ہے جن کے تحت وہ اپنے مذہبی اور رفاہی اداروں کا انتظام چلاتے ہیں۔انہوں نے سپریم کورٹ سے مطالبہ کیا ہے کہ اس بل کو غیر آئینی قرار دے کر مسترد کیا جائے۔ میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے تیجسوی یادو نے کہا کہ اگر بہار میں ہماری حکومت آئی تو اس بل کو ہم کچرے کے ڈبے میں پھینک دیں گے۔وقف کی لڑائی ایوان، سڑک اور عدلیہ تک جائے گی۔ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ہم لوگ جس طرح ریزرویشن کی لڑائی کے لیے سڑک سے ایوان تک آواز اٹھاتے ہوئے عدالت تک گئے۔اسی طرح وقف بورڈ کو لے کر مسلمانوں کے ساتھ جو ناانصافی ہو رہی ہے۔

تیجسوی یادو نے کہا کہ ہمارے اراکین پارلیمنٹ نے اس بل کے خلاف ووٹ کیا۔ہم لوگوں کا خیال ہے یہ ایک غیر آئینی بل ہے۔آرٹیکل 26 مذہب کی آزادی کے حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے۔بی جے پی کے لوگ پولرائزیشن کی سیاست کر رہے ہیں، یہ لوگ ملک کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ مہنگائی، ہجرت اور ملک کی معاشی حالات جیسے مسائل سے لوگوں کی توجہ ہٹانے کی کوشش کر رہے ہیں۔یہ لوگ صرف اور صرف اپنی سیاسی روٹی سینکنا چاہتے ہیں۔آر ایس ایس اور بی جے پی کے لوگ آئین مخالف ہیں، کیونکہ یہ لوگ مسلسل آئین کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ یہ لوگ پورے ملک میں ناگپور یہ قانون نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ایک طرف جہاں ہم لوگ آئین اور سیکولرازم کی بات کرتے ہیں وہیں وزیر اعلیٰ نتیش کمار بے ہوشی کی حالت میں ہیں۔ان پر ہم کوئی تبصرہ نہیں کریں گے، ان کی حالت دیکھ کر ہمیں فکر ہو رہی ہے۔لیکن جو بھی پارٹی اس بل کی حمایت کر رہی تھی اور جو اپنے آپ کو سیکولر پارٹیاں کہتی تھیں یا خود کو سیکولر لیڈر کہتے تھے ان کا پردہ فاش ہوگیا ہے۔

تیجسوی یادو نے اس حوالے سے مزید کہا کہ یہ سیاست کرتے ہیں! ایسے لوگ ملک کی عوام، اتحاد اور نظریے کی سیاست نہیں کرتے۔اب کوئی کتنا بھی آکر جواز پیش کرے کہ نریندر مودی اور بی جے پی کے لوگ مسلمان کا بھلا چاہتے ہیں اور یہ بل مسلمانوں کے حق میں ہے کوئی بھی اسے قبول نہیں کرے گا۔ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "جو لوگ دن و رات مسلمان کو گالی دیتے ہیں، کھلے عام ٹی وی پر گالی دیتے ہیں۔

وقف بل پر اب آر ایل ڈی میں افراتفری، ریاستی جنرل سکریٹری نے پارٹی چھوڑی

لکھنؤ۔راشٹریہ لوک دل (آر ایل ڈی) کے ریاستی جنرل سکریٹری شاہ زیب رضوی نے وقف بل کی پارٹی کی حمایت سے ناراض ہوکر اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔اس کا اعلان انہوں نے ایک ویڈیو جاری کرتے ہوئے کیا اور پارٹی صدر جینت چودھری پر شدید حملے کرتے ہوئے کہا کہ وہ بھٹک گئے ہیں۔شاہ زیب رضوی نے کہا کہ مسلمانوں نے جینت چودھری کی دل سے حمایت کی تھی لیکن انہوں نے برادری کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔انہوں نے الزام لگایا کہ جینت چودھری سیکولرازم کے راستے سے ہٹ چکے ہیں اور اب ان کی پالیسیاں کمیونٹی کے مفادات کے خلاف ہیں۔اپنے بیان میں انہوں نے کہا کہ مسلمانوں نے جینت چودھری کو بڑی تعداد میں ووٹ دیا، لیکن انہوں نے ہمارے ساتھ کھڑے ہونے کے بجائے وقف بل کی حمایت کی، یہ ہمارے جذبات اور حقوق کے خلاف ہے۔اپنے ویڈیو بیان میں انہوں نے کہا کہ جن پارٹیوں کو مسلمانوں نے سپورٹ کیا اور مین اسٹریم میں لایا، آج وہی پارٹیاں ان کے خلاف بنائے گئے قوانین کی حمایت کر رہی ہیں۔ انہوں نے خاص طور پر جینت چودھری کا نام لیا اور کہا کہ جو لیڈر خود کو سیکولر کہتے تھے آج انہوں نے مسلمانوں کو دھوکہ دیا ہے۔انہوں نے کہا کہ مغربی اتر پردیش میں راشٹریہ لوک دل (آر ایل ڈی) کے 10 ایم ایل اے منتخب ہوئے جس میں مسلمانوں کا بڑا حصہ ہے۔

میرٹھ یونیورسٹی: سوال نامہ میں شدت پسند تنظیموں کے ساتھ جوڑا گیا آر ایس ایس کا نام، ہنگامہ کے بعد پروفیسر نے مانگی معافی

لکھنؤ۔میرٹھ کی چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی (سی سی ایس یو) میں پالیٹیکل سائنس کے امتحان میں آر ایس ایس کے حوالے سے کچھ قابل اعتراض سوال پوچھے گئے، جس کے بعد ہنگامہ برپا ہوگیا ہے۔متنازعہ سوالوں نے اب تنازعہ کی شکل اختیار کر لی ہے۔سوالات میں آر ایس ایس کو نکسلیوں اور انتہا پسندوں کے ساتھ جوڑ دیا گیا تھا۔اس واقعہ کے بعد آر ایس ایس سے وابستہ لوگوں میں کافی غصہ اور ناراضگی دیکھی گئی۔واضح ہو کہ 2 اپریل کو منعقد امتحان میں سوال نمبر 87 اور 97 میں آر ایس ایس کو جس انداز اور جس طریقے سے پیش کیا گیا اس سے آر ایس ایس نظریات کے طلبا میں کافی ناراضگی دیکھی گئی۔ایک سوال میں آر ایس ایس کو مذہبی اور نسلی شناخت کی سیاست کے عروج سے جوڑا گیا، جبکہ دوسرے سوال میں کچھ جوہری گروپوں کی فہرست کا ذکر تھا جس میں آر ایس ایس کے علاوہ نکسلیوں، جموں وکشمیر لبریشن فرنٹ اور دَل خالصا جیسی عسکریت پسند اور بنیاد پرست تنظیموں کے نام شامل تھے۔اکھل بھارتیہ ودیارتھی پریشد (اے بی وی پی) نے اس معاملے کے خلاف یونیورسٹی احاطے میں وائس چانسلر کے سامنے زبردست احتجاج کیا اور قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔شدید احتجاج کے بعد یونیورسٹی نے ایک تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دی۔

دہلی میں کانگریس کا تنظیمی اجلاس مکمل، ضلع صدور سے انتخابی حکمت عملی پر گفتگو

نئی دہلی: دہلی کانگریس نے ضلع سطح پر اپنی تنظیم کو مضبوط بنانے کے لیے ضلع کانگریس کمیٹی صدور کی میٹنگ کے تیسرے اور آخری مرحلے کا انعقاد جمعہ کو نئی دہلی کے اندرا بھون میں کیا۔ اس اجلاس میں پارٹی صدر ملکارجن کھڑگے، لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی، تنظیمی جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال سمیت کئی سینئر رہنما شامل ہوئے اور ضلع صدور کے مشوروں پر تفصیلی غور کیا گیا۔اس میٹنگ کا مقصد کانگریس تنظیم کو زمینی سطح پر موثر بنانا، ووٹر لسٹ کی جانچ کو بہتر بنانا، بوتھ مینجمنٹ میں بہتری اور کام کرنے کے طریقے کو مزید منظم بنانا تھا۔اس موقع پر پارٹی صدر ملکارجن کھڑگے نے ضلع صدور کو کانگریس کا اہم ستون قرار دیا اور کہا کہ عوام تک پارٹی کے نظریات اور پروگرام پہنچانے میں ان کا کردار کلیدی ہے۔انہوں نے ضلع صدور سے کہا کہ آئندہ اسمبلی انتخابات کے لیے پوری توانائی کے ساتھ تیار رہیں اور بی جے پی-آر ایس ایس کی عوام دشمن اور دستور مخالف پالیسیوں کے خلاف مہم کو تیز کریں۔کھڑگے نے یاد دلایا کہ بیلگام اجلاس میں سال 2024-25 کو کانگریس نے 'تنظیمی مضبوطی کا سال' قرار دیا ہے۔انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کی حکومت پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت کی ترجیح عوامی فلاح و بہبود نہیں بلکہ فرقہ وارانہ تقسیم ہے۔انہوں نے پارلیمنٹ کے رات گئے اجلاس پر بھی اعتراض کیا اور کہا کہ حکومت مہنگائی، بے روزگاری اور معاشی بحران جیسے اہم مسائل پر بحث سے بچنے کے لیے خفیہ طریقے سے قانون سازی کرتی ہے۔کھڑگے نے کہا کہ منی پور جیسے حساس موضوعات پر بحث رات کے اندھیرے میں اس لیے کرائی جاتی ہے تاکہ عوامی توجہ نہ ہو۔کھڑگے نے ضلع صدور پر زور دیا کہ وہ انتخابی عمل پر قریبی نظر رکھیں اور ووٹر لسٹ میں ممکنہ چھیڑ چھاڑ کو روکنے کے لیے فعال کردار ادا کریں۔میٹنگ کے بعد تنظیمی جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال اور ترجمان پون کھیڑا نے بتایا کہ تین مرحلوں میں مجموعی طور پر 862 ضلع صدور نے شرکت کی۔

اداکار منوج کمار کی آخری رسومات ادا

ممبئی۔(ایجنسی) معروف بالی ووڈ فلمساز اداکار منوج کمار کی آخری رسومات ادا کردی گئیں۔ممبئی کے پون ہنس شمشان گھاٹ میں ان کی آخری رسومات ادا کی گئیں۔اس سے پہلے انہیں سرکاری اعزازات سے نوازا گیا تھا۔منوج کمار کی اہلیہ ششی گوسوامی اپنے شوہر کی آخری رسومات میں شرکت کے لیے جوہو کے شمشان گھاٹ پہنچیں۔میگا اسٹار امیتابھ بچن اپنے بیٹے اور اداکار ابھیشیک بچن کے ساتھ منوج کمار کو آخری الوداع کرنے پہنچے۔پروڈیوسر اسکرین رائٹر سلیم خان اپنے بیٹے اور اداکار ارباز خان کے ساتھ ممبئی کے پون ہنس شمشان میں منوج بھارت کمار کی آخری رسومات میں شریک ہوئے۔انو ملک، راجپال یادو اور پریم چوپڑا سمیت کئی ستاروں نے شمشان گھاٹ میں منوج کمار کو الوداع کیا۔معروف ہندستانی فلم اداکار منوج کمار کا جمعہ کو انتقال ہوگیا۔منوج کمار حب الوطنی پر مبنی فلموں کے لیے جانے جاتے تھے۔منوج کمار کو فلم انڈسٹری میں ان کی شراکت کے لیے 1992 میں پدم شری اور 2015 میں دادا صاحب پھالکے ایوارڈ سے نوازا گیا تھا۔

اتر پردیش: وقف ترمیمی بل کی مخالفت کرنے والے 24 لوگوں کے نام نوٹس جاری

2-2 لاکھ روپے بانڈ بھرنے کی ہدایت

لکھنؤ۔رمضان المبارک کے آخری جمعہ یعنی 28 مارچ کو پورے ملک کی مختلف مساجد میں جب مسلم طبقہ نماز جمعہ کے لیے پہنچا تو بیشتر نے اپنے بازو پر سیاہ پٹی باندھی ہوئی تھی۔یہ سیاہ پٹی دراصل وقف ترمیمی بل کے خلاف خاموش احتجاجی مظاہرہ تھا۔مسلمانوں نے یہ خاموش احتجاجی مظاہرہ اتر پردیش میں بھی کیا، لیکن اس کے لیے مظفر نگر کے کچھ لوگوں کو نوٹس بھیج دیا گیا ہے۔میڈیا رپورٹس کے مطابق مظفر نگر ضلع میں سیاہ پٹی پہن کر احتجاجی مظاہرہ کرنے والے 24 افراد کے خلاف نوٹس جاری کیا گیا ہے۔اس نوٹس سے متعلق افسران کا کہنا ہے کہ جنھیں نوٹس بھیجا گیا ہے، وہ بھی وقف ترمیمی بل کے خلاف احتجاج کر رہے تھے۔ان پر کارروائی کرتے ہوئے 2-2 لاکھ روپے کا بانڈ بھرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔سٹی ایس پی ستیہ نارائن پرجاپت نے میڈیا سے بات چیت میں کہا کہ اس معاملے میں 24 لوگوں کے خلاف نوٹس بھیجی گئی ہے۔

24 گھنٹوں میں مزید 60 اموات، مصر نے غزہ میں جنگ بندی کی نئی تجویز پیش کردی

فلسطین میں 19 ہزار سے زیادہ بچوں کی شہادت، دنیا کی شرمناک خاموشی!

غزہ:(ایجنسی)۔غزہ میں وزارت صحت نے ہفتے کے روز اعلان کیا ہے کہ گذشتہ 24 گھنٹوں کے دوران اسرائیلی فضائی حملوں میں مزید 60 افراد جان سے گئے۔ فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے اقوام متحدہ کی ریلیف اینڈ ورکس ایجنسی (انروا) نے کہا ہے کہ غزہ میں جنگ بندی کے خاتمے سے 18 اور 23 مارچ کے درمیان 000,142 افراد بے گھر ہوئے اور جنگ شروع ہونے کے بعد سے 9.1 ملین افراد غزہ میں زبردستی بے گھر ہو چکے ہیں۔ فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے اقوام متحدہ کی ریلیف اینڈ ورکس ایجنسی (انروا) کے کمشنر جنرل نے اسرائیلی حملوں کے دوبارہ شروع ہونے کے بعد سے غزہ کی پٹی میں روزانہ کم از کم 100 بچوں کی ہلاکت اور زخمی ہونے کی تصدیق کی ہے۔ دوسری جانب اقوام متحدہ کے بچوں کے فنڈ (یونیسیف) نے بچوں کے قتل عام کو ہولناک قرار دیا ہے۔ انروا کے چیف فلپ لازارینی نے 'ایکس' پلیٹ فارم پر ایک پوسٹ میں مزید کہا کہ جنگ کے آغاز سے لے کر اب تک غزہ میں مبینہ طور پر 000,15 بچے مارے جا چکے ہیں، ان کا کہنا تھا کہ جنگ نے غزہ کی پٹی کو بچوں کے لیے نہ جانے والے علاقے میں تبدیل کر دیا ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ اس سال کے آغاز میں جنگ بندی نے غزہ کے بچوں کو زندہ رہنے کا موقع فراہم کیا اور صرف بچے بننے کا موقع دیا، لیکن جنگ کے دوبارہ شروع ہونے نے ان کا بچپن ایک بار پھر چھین لیا ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ بچوں کا قتل خواہ وہ کہیں بھی ہو قطعی طور پر ناقابل جواز ہے۔ غزہ میں جو کچھ ہو رہا ہے اسے انسانیت کے ضمیر پر داغ قرار دیا۔ انہوں نے پٹی میں فوری جنگ بندی کا مطالبہ کیا۔ اسرائیلی نشریاتی ادارے نے ہفتے کے روز اطلاع دی ہے کہ مصر نے غزہ معاہدے کے لیے ایک نئی تجویز پیش کی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مصر کی نئی تجویز حماس اور اسرائیل کے درمیان ایک سمجھوتہ ہے۔ یہ اس وقت سامنے آیا ہے جب العربیہ اور الحدث کے نامہ نگاروں نے ہفتے کی صبح غزہ شہر کے الشجاعیہ محلے کے مشرق میں اسرائیلی ٹینکوں کی پیش قدمی کی اطلاع دی۔ اسرائیلی فوج نے شمالی غزہ کی پٹی کے علاقے الشجاعیہ میں زمینی آپریشن شروع کرنے کا اعلان کیا، جس کا مقصد سکیورٹی زون کو وسعت دینا اور اسیروں کی بازیابی کے لیے پٹی کے نئے علاقوں پر کنٹرول حاصل کرنے کے لیے فوجی دباؤ ڈالنا ہے۔ اسرائیلی فوج نے اعلان کیا کہ 401 ویں بریگیڈ کی افواج نے شمالی غزہ کی پٹی میں محفوظ زون کو بڑھایا اور حماس کے بنیادی ڈھانچے کو تباہ کر دیا۔ غزہ کے متعدد علاقوں کو خالی کرنے کے اسرائیلی فوج کے احکامات نے بڑے پیمانے پر جبری نقل مکانی کی لہر کو جنم دیا ہے، کیونکہ لوگ بمباری سے بھاگ کر پٹی کے اندر محفوظ علاقوں کی تلاش میں ہیں۔ فلسطین کی اسلامی مزاحمتی تحریک حماس نے 5 اپریل فلسطینی بچوں کے عالمی دن کے موقع پر صیہونی حکومت کے رہنماؤں کے خلاف مقدمہ چلانے کا مطالبہ کیا ہے۔ حماس نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ فلسطینی بچوں کے خلاف صیہونی حکومت کے جرائم کا سلسلہ بدستور جاری ہے اور ہم صیہونی حکام پر مقدمہ چلانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ بیان میں یہ بات زور دے کر کہی گئی ہے کہ غزہ کے خلاف جارحیت کے آغاز سے اب تک 19 ہزار فلسطینی بچے شہید ہو چکے ہیں جبکہ 000,39 بچے اپنے ماں باپ میں سے کسی یا دونوں سے محروم ہو چکے ہیں۔ حماس کے بیان میں کہا گیا ہے بین الاقوامی خاموشی کے سائے میں صیہونی حکومت کا سزا سے بچ جانا غزہ میں بچوں کے خلاف اس حکومت کے جرائم میں اضافے کا باعث بن رہا ہے۔ بیان میں عالمی قانونی اداروں سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اسرائیل کے جرائم کو بے نقاب کریں اور اپنی ذمہ داریوں پر عمل کرتے ہوئے غزہ کے بچوں کی زندگیاں بچانے کے لیے فوری اور ٹھوس اقدامات عمل میں لائیں۔ یہ خبر ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب اقوام متحدہ کی ریلیف اینڈ ورکس ایجنسی برائے فلسطینی پناہ گزین (UNRWA) نے اپنی تازہ رپورٹ میں بتایا ہے کہ غزہ پٹی کی 51 فیصد آبادی بچوں پر مشتمل ہے۔

امریکہ بھر میں ٹرمپ اور مسک کے خلاف 'ہینڈز آف!' کے عنوان سے مظاہروں کا منصوبہ

واشنگٹن:(ایجنسی)۔صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور ارب پتی ایلون مسک کے مخالفین ہفتے کے روز پورے امریکہ میں ریلی نکالنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ ریلی حکومت کے سائز میں کمی، معیشت، انسانی حقوق اور دیگر مسائل پر ٹرمپ انتظامیہ کے اقدامات کے خلاف نکالی جائے گی۔ بارہ سو سے زیادہ "ہینڈز آف!" مظاہروں کی منصوبہ بندی 150 سے زیادہ گروپوں نے کی ہے جن میں شہری حقوق کی تنظیمیں، مزدور یونینیں، ایل جی بی ٹی کیو پلس کے حامی، سابق فوجی اور منصفانہ انتخابات کے کارکنان شامل ہیں۔ واشنگٹن ڈی سی میں نیشنل مال، ریاستی دارالحکومت اور تمام 50 ریاستوں میں دیگر مقامات پر احتجاج کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ وائٹ ہاؤس نے احتجاج کے بارے میں تبصرہ کرنے کے لیے ای میل پیغام کا جواب نہیں دیا۔ ٹرمپ نے اپنی پالیسیوں کو امریکہ کے بہترین مفاد میں قرار دیا ہے۔ مظاہرین ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے ہزاروں وفاقی کارکنان کی برطرفی، سوشل سیکورٹی ایڈمنسٹریشن کے فیلڈ دفاتر کی بندش، پوری کی پوری ایجنسیوں کو موثر طریقے سے بند کر دینے، تارکین وطن کی ملک بدری، محنت کش لوگوں کے لیے تحفظات میں کمی اور صحت کے پروگراموں کے لیے وفاقی اعانت میں کمی کے اقدام کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ سپیس ایکس، ٹیسلا اور سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس کے مالک اور ٹرمپ کے مشیر ایلون مسک نے حکومتی کارکردگی کے نئے محکمے کے سربراہ کی حیثیت سے حکومت ارکان کی تعداد گھٹانے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ وہ ٹیکس دہندگان کے اربوں ڈالر بچا رہے ہیں۔ نئی انتظامیہ کے اقتدار سنبھالنے کے بعد سے کارکنان نے ٹرمپ یا مسک کے خلاف متعدد بار ملک گیر مظاہرے کیے ہیں۔ لیکن حزب اختلاف کی تحریک کا 2017 میں خواتین کے مارچ کی طرح وسیع پیمانے پر متحرک ہونا ابھی باقی ہے جو ٹرمپ کے پہلے افتتاح کے بعد ہزاروں خواتین کو واشنگٹن ڈی سی کھینچ لایا یا 2020 میں جارج فلائیڈ کے قتل کے بعد متعدد شہروں میں شروع ہونے والے بلیک لائیوز میٹر مظاہرے کی طرح۔ منتظمین نے امید ظاہر کی ہے کہ جنوری میں ٹرمپ کی وائٹ ہاؤس واپسی کے بعد ہفتہ کے دن ہونے والے مظاہرے سب سے وسیع پیمانے پر ہوں گے۔

دھمکی کے ساتھ مذاکرات کی درخواست، ایران کو قبول نہیں: صدر پزشکیان

تہران:(ایجنسی)۔ایرانی صدر کا کہنا ہے کہ تہران مساوی حیثیت سے مذاکرات چاہتا ہے، ایسا نہیں کہ وہ ایک طرف دھمکیاں دیں اور دوسری طرف مذاکرات کی درخواست بھی کریں۔ وصولہ رپورٹ کے مطابق ایران کے صدر ڈاکٹر مسعود پزشکیان نے ملک کے اعلی عہدیداروں سے ملاقات کے دوران کہا کہ امریکہ کا رویہ مذاکرات کی درخواست سے یکسر متصادم ہے۔ انہوں نے علاقائی اور بین الاقوامی مسائل کے بارے میں ایران کے تعامل پر زور دیتے ہوئے مزید کہا کہ اسلامی جمہوریہ ایران مساوی حیثیت سے مذاکرات کا خواہاں ہے۔ ایسا نہیں کہ وہ ایک طرف ایران کو دھمکیاں دیں اور دوسری طرف مذاکرات کی درخواست بھی کریں۔ صدر پزشکیان نے کہا کہ اگر آپ مذاکرات کرنا چاہتے ہیں تو پھر دھمکی کس لیے؟ آج امریکہ کو اپنے اسی متضاد رویے کی وجہ سے دنیا بھر میں رسوائی کا سامنا ہے اور یہ طرز عمل مذاکرات کی درخواست کے بالکل منافی ہے۔

دشمن کی ہر گستاخی کا منہ توڑ جواب دیں گے: بریگیڈیئر علی رضا صباحی فرد

تہران:(ایجنسی)۔اسلامی جمہوریہ ایران کے خاتم الانبیاء ایئر ڈیفنس ہیڈکوارٹر کے کمانڈر نے کہا ہے کہ ایئر ڈیفنس فورس، پہاڑ کی طرح ثابت قدم اور استوار ہے اور ہر گستاخی کا دنداں شکن جواب دے گی۔ ارنا کے مطابق اسلامی جمہوریہ ایران کے خاتم الانبیاء ایئر ڈیفنس ہیڈکوارٹر کے کمانڈر بریگیڈیئر علی رضا صباحی فرد اور پاسداران انقلاب کی ایئرو اسپیس فورس کے کمانڈر، جنرل امیر علی حاجی زادہ نے جمعے کو جنوب مشرقی (شہدائے خلیج فارس) ایئر ڈیفنس زون کے مختلف علاقوں اور جزیروں میں ایئر ڈیفنس کے مراکز کا معائنہ کیا اور دفاعی طاقت اور جنگی توانائی کا جائزہ لیا۔ خاتم الانبیاء ایئر ڈیفنس ہیڈکوارٹر کے کمانڈر بریگیڈیئر صباحی فرد نے اس موقع پر کہا کہ خلیج فارس اور ملک کے جنوب مشرق میں امن و سکون، اس علاقے میں تعینات اپنے کام کے ماہر اور قابل فخر کارکنوں کی غیرت اور تیز نگاہوں کا مرہون منت ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلح افواج کا مشن ملت ایران کے سبھی جغرافیائی خطے میں امن و سکون ہے۔ بریگیڈیئر صباحی فرد نے کہا کہ آج ایران کی ایئر ڈیفنس فورس کی تیاری اور آمادگی اعلی ترین سطح پر ہے جس سے ہمارے دشمن یقینا واقف ہیں اور یہ بات اس بات کا باعث ہے کہ دشمن کسی بھی قسم کی جارحانہ حماقت کی جرائت نہیں کر رہے ہیں۔ خاتم الانبیاء ایئر ڈیفنس ہیڈکوارٹر کے کمانڈر نے کہا کہ مسلح افواج کی ہمدلی اور وحدت ایک طرف رہبر انقلاب اسلامی اور ہمارے عوام کے لئے باعث سکون ہے اور دوسری طرف دشمنوں کے لئے خوف و ہراس کا سبب ہے۔

یوکرین: روسی میزائل حملہ، بچوں سمیت 18 ہلاک، تین روزہ سوگ

روس:(ایجنسی)۔یوکرین میں صدر وولودیمیر زیلنسکی کے آبائی شہر کریوی رگ پر روسی بیلسٹک میزائل حملے میں ہلاک ہونے والے نو بچوں سمیت 18 افراد پر سوگ منایا جا رہا ہے۔ روسی حملے کے نتیجے میں ہلاک ہونے والے بچوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتے ہوئے مقامی رہائشی پھول اور کھلونے وقوعہ پر رکھ رہے ہیں خبر رساں ایجنسی اے ایف پی کی رپورٹ کے مطابق یوکرین میں ملکی صدر کے آبائی شہر کریوی رگ میں ہونے والے تازہ بیلسٹک میزائل حملے میں 18 افراد ہلاک ہوئے ہیں جن میں نو بچے بھی شامل ہیں جبکہ 61 افراد زخمی بھی ہوئے جن میں 12 بچے شامل ہیں۔ خطے کے گورنر نے اس بھیانک حملے کے بارے میں اپنے بیان میں کہا، ''یہ ایسا درد ہے جس کی خواہش انسان اپنے بدترین دشمن کے لیے بھی نہیں کرسکتا۔'' دنیپرو پیٹرووسک کے گورنر سیرگئی لائساک نے ہنگامی کارروائیوں کے رات بھر جاری رہنے والے آپریشن کے بعد ہلاکتوں کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ ان میں متعدد بچے بھی شامل تھے۔ کریوی رگ کی فوجی انتظامیہ کے سربراہ اولیکسز ینڈر ولکول نے کہا کہ جمعہ کو کیا جانے والا میزائل حملہ، حالیہ ہفتوں میں ہونے والے سب سے زیادہ مہلک حملوں میں سے ایک تھا۔ اس حملے میں بچوں کے کھیل کے میدان کے قریب ایک رہائشی علاقے کو نشانہ بنایا گیا۔ اولیکسز ینڈر ولکول نے اس ہلاکت خیز حملے پر سخت دکھ کا اظہار کرتے ہوئے مزید کہا، ''8 اور 9 اپریل کو کریوی رگ میں قاتل ملک کی طرف سے ہمارے شہر پر قاتلانہ حملوں کے نتیجے میں ہونے والی ہلاکتوں کا سہ روزہ سوگ منایا جائے گا۔'' شہر کریوی رگ میں روسی حملے کے بعد جائے وقوعہ پر پھیلا خون شہر کریوی رگ میں روسی حملے کے بعد جائے وقوعہ پر پھیلا خون کریوی رگ کی فوجی انتظامیہ کے سربراہ کا مزید کہنا تھا، ''بچوں، خاندانوں، بوڑھوں، رہائشی علاقوں اور کھیل کے میدانوں پر بیلسٹک میزائل حملے عام شہریوں کے قتل عام سے کم نہیں ہے۔'' ریسکیو سروسز کے ذرائع سے فراہم کی گئی تصاویر میں کئی لاشیں دکھائی دے رہی ہیں، جن میں سے ایک کھیل کے میدان کے جھولے کے قریب موجود ہے۔ دنیپرو پیٹرووسک کے گورنر سرگئی لائساک نے اس بھیانک حملے کے بارے میں اپنے بیان میں کہا، ''یہ ایسا درد ہے جس کی خواہش انسان اپنے بدترین دشمن کے لیے بھی نہیں کرسکتا۔'' دریں اثناء روس کی وزارت دفاع نے کہا ہے کہ زیادہ دھماکہ خیز میزائل کے ساتھ نشانہ عین اُس ریستوراں کو بنا گیا جہاں فارمیشنز کے کمانڈر اور مغربی انسٹرکٹرز میٹنگ کر رہے تھے۔'' روسی وزارت نے مزید کہا کہ روس کی فضائی دفاعی یونٹوں نے گزشتہ شب 49 یوکرینی ڈرونز کو فضا میں ہی تباہ کر دیا۔ اس کے جواب میں یوکرینی فوج کے کمانڈر نے کہا، ماسکو اپنے مذموم جرم کو چھپانے کی کوشش کر رہا ہے اور حملے کے ہدف کے بارے میں غلط معلومات پھیلا رہا ہے۔'' یوکرینی فوج کے کمانڈر نے روس پر 'جنگی جرائم' کے ارتکاب کا الزام لگایا ہے۔ شہر کریوی رگ کی ایک رہائشی عمارت کے سامنے کھڑی گاڑی آگ کے شعلوں میں لپٹی ہوئی تھی لائساک نے ہنگامی کارروائیاں کے رات بھر جاری رہنے والے آپریشن کے بعد ہلاکتوں کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ ان میں متعدد بچے بھی شامل تھے۔ کریوی رگ کی فوجی انتظامیہ کے سربراہ اولیکسز ینڈر ولکول نے کہا کہ جمعہ کو کیا جانے والا میزائل حملہ، حالیہ ہفتوں میں ہونے والے سب سے زیادہ مہلک حملوں میں سے ایک تھا۔ اس حملے میں بچوں کے کھیل کے میدان کے قریب ایک رہائشی علاقے کو نشانہ بنایا گیا۔ اولیکسز ینڈر ولکول نے اس ہلاکت کریوی رگ کی ایک رہائشی عمارت کے سامنے کھڑی گاڑی آگ کے شعلوں میں لپٹی ہوئی یوکرین کی فضائیہ نے ہفتے کے روز کہا کہ روس نے رات بھر یوکرین میں 92 ڈرون لانچ کیے، جن میں سے 51 کو مار گرایا گیا اور 30 کے قریب دیگر ڈرون ایسی جگہ گرے جہاں کوئی نقصان نہیں ہوا۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ، جنہوں نے اپنی دوبارہ انتخابی مہم کے دوران کہا تھا کہ وہ تین سال سے جاری تنازعہ کو چند دنوں میں ختم کرائیں گے، یوکرین جنگ کے دونوں فریقوں پر جنگ بندی پر رضامندی کے لیے زور دے رہے ہیں لیکن ان کی انتظامیہ دونوں کے لیے قابل قبول معاہدے تک لانے میں ناکام رہی ہے۔ دنیپرو پیٹروسک کے علاقے میں ہنگامی کارروائیاں رات بھر جاری رہیں دنیپرو پیٹروسک کے علاقے میں ہنگامی کارروائیاں رات بھر جاری رہیں یوکرینی صدر وولودیمیر زیلنسکی نے کہا ہے کہ روسی میزائل حملے سے ظاہر ہوتا ہے کہ فروری 2022ء میں شروع کی گئی جنگ کو روکنے میں روس کی کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ زیلنسکی نے مزید کہا، روس جنگ بندی نہیں چاہتا اور ہم اسے دیکھ رہے ہیں۔ پوری دنیا اسے دیکھ رہی ہے۔'' یوکرین اور روس کے ایک دوسرے کے انرجی انفراسٹرکچرز پر حملے زیلنسکی نے جمعہ کے روز کیف میں برطانوی اور فرانسیسی فوج کے سربراہوں سے ملاقات کی تھی جس میں لندن اور پیرس کے اس منصوبے پر تبادلہ خیال کیا گیا جس میں امن معاہدہ ہونے کی صورت میں یوکرین کے لیے فورس بھیجنے کی دوبارہ یاد دہانی کروائی گئی۔ یوکرین کی جنگ کے تناظر میں یہ یقین دہانی یورپی رہنماؤں کی طرف سے ایک مربوط پالیسی پر اتفاق کرنے کی تازہ کوششوں میں سے ایک ہے۔

روسی سیریل کلر کا مزید 11 افراد کے قتل کا اعتراف

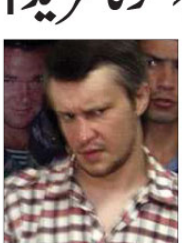

روس:(ایجنسی)۔روسی سیریل کلر پیچوالیگزنڈر شکن نے، جسے 48 افراد کے قتل کے جرم میں عمر قید کی سزا سنائی گئی تھی، مزید 11 قتل کا اعتراف کیا ہے۔ پیچوشکن جنوبی ماسکو کے ایک پارک کے آس پاس پائے جانے والے بے گھر افراد، ضعیف لوگوں اور شرابیوں کو قتل کیا کرتا تھا۔ روس کی پینل سروس نے ہفتے کے روز کہا کہ روسی سیریل کلر الیگزنڈر پیچوشکن جس کی عمر اب 50 سال ہو چکی ہے، مزید 11 قتل کے اعتراف کے لیے تیار ہے۔ ''چیس بورڈ کلر'' یا ''شطرنج کی بساط'' کے قاتل کے نام سے مشہور پیچوشکن پر پہلے ہی 48 قتل کے الزامات کے تحت اُسے عمر قید کی سزا سنائی جا چکی ہے۔ الیگزنڈر پیچوشکن جنوبی ماسکو کے ایک وسیع سبزہ زار علاقے پر واقع بیتسیفسکی پارک کے آس پاس پائے جانے والے بے گھر افراد، ضعیف لوگوں اور شرابیوں کو قتل کیا کرتا تھا۔ پیچوشکن کی سیریل کلنگ کا یہ سلسلہ 1992ء سے 2006ء تک جاری رہا۔ روسی میڈیا نے اُسے ''چیس بورڈ کلر'' کا لقب دیا اور وہ اس نام سے پہچانا جانے لگا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس نے جاسوسوں کو ایک غیر اعترافی بیان دیتے ہوئے خود بتایا تھا کہ وہ شطرنج کے 64 مربع بورڈ کے ہر خانے میں ایک کوائن یا سکہ اپنے ہر مقتول کے نام سے رکھنا چاہتا تھا۔ 2007ء ماسکو: الیگزنڈر پیچوشکن اپنے خلاف مقدمے کے لیے عدالت میں پیش ہو رہا ہے 2007ء ماسکو: الیگزنڈر پیچوشکن اپنے خلاف مقدمے کے لیے عدالت میں پیش ہو رہا ہے پیچوشکن کو سزا سنائے جانے کے بعد سے روس کے آرکٹک شمال کے دور دراز علاقے میں قائم ''پولر آؤل'' جیل میں رکھا گیا ہے۔ روس کی پینل سروس یا تعزیراتی سروس نے ٹیلیگرام میسینجر ایپ پر ہفتہ پانچ اپریل کو شائع ہونے والے ایک پیغام میں کہا کہ پیچوشکن نے تفتیش کاروں کو کہا ہے کہ وہ مزید 11 زن و مرد کو قتل کرنے کا اعتراف کرنے کے لیے تیار ہے۔ الیگزنڈر پیچوشکن نے اپنے مقدمے کی سماعت کے دوران 63 افراد کو جان سے مار دینے کا دعویٰ کیا تھا۔ تاہم استغاثہ نے اس پر صرف 48 قتل اور تین اقدام قتل کا الزام لگایا تھا۔ اگر اسے اضافی قتل کا مجرم قرار دے دیا گیا تو پیچوشکن روس کا دوسرا سب سے بڑا سیریل کلر ہوگا۔ پہلا روسی سیریل کلر میخائل پوپکوف ہے جو سابق پولیس اہلکار تھا اور اُسے 78 افراد کے قتل کا مجرم قرار دیا گیا تھا۔

میانمار زلزلہ: ہلاکتوں کی تعداد 3,300 سے بڑھ گئی

میانمار:(ایجنسی)۔میانمار میں گزشتہ ہفتے آنے والے طاقتور زلزلے کے سبب ہلاکتوں کی تعداد 300,3 سے تجاوز کر گئی ہے۔ یہ بات میانمار کے سرکاری میڈیا کی طرف سے آج ہفتہ پانچ اپریل کو بتائی گئی ہے۔ 28 مارچ کو آنے والے زلزلے نے پورے میانمار میں تباہی مچائی، عمارتیں زمیں بوس ہو گئیں اور انفراسٹرکچر کو بھی شدید نقصان پہنچا۔ میانمار کے سرکاری میڈیا کے مطابق اس زلزلے کے سبب اب تک ہونے والی ہلاکتوں کی تعداد 354,3 ہے جبکہ 508,4 زخمی ہیں۔ تازہ اعداد و شمار کے مطابق 220 افراد لاپتہ ہیں۔ خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق زلزلے کے ایک ہفتہ بعد بھی میانمار میں بہت سے لوگ پناہ گاہوں کے بغیر کھلے آسمان تلے زندگی گزار رہے ہیں، کیونکہ ان کے گھر بار اس زلزلے میں تباہ ہو گئے تھے۔ منڈالے میں ایک خاندان سڑک پر کھلے آسمان تلے موجود۔ منڈالے میں ایک خاندان سڑک پر کھلے آسمان تلے موجود۔ اقوام متحدہ کے اندازوں کے مطابق 7.7 کی شدت والے اس زلزلے نے میانمار میں 30 لاکھ سے زائد افراد کو متاثر کیا ہے۔ یہ پہلے ہی کئی برسوں سے جاری خانہ جنگی کے سبب شدید مشکلات کا شکار تھا۔ اقوام متحدہ کے امدادی سرگرمیوں کے سربراہ نے آج ہفتے کے دن منڈالے میں زلزلہ متاثرین سے ملاقات کی ہے۔ منڈالے زلزلے کے مرکز کے قریب ہی واقع ہے اور یہ شہر اس طاقتور زلزلے سے شدید متاثر ہوا ہے۔ ٹام فلیچر نے ایکس پر اپنی ایک پوسٹ میں لکھا، ''تباہی ناقابل یقین ہے، دنیا کو میانمار کے لوگوں کے لیے آگے بڑھنا چاہیے۔'' اقوام متحدہ کی امدادی ایجنسی کے سربراہ ٹام فلیچر اقوام متحدہ کی امدادی ایجنسی کے سربراہ ٹام فلیچر چین، روس اور بھارت ان اولین ممالک میں شامل ہیں جنہوں نے زلزلے کے بعد میانمار کی امداد میں پہل کی۔ ان میں زلزلے کے سبب تباہ ہونے والی عمارتوں کے ملبے تلے دبے افراد کو تلاش کرنے اور بچانے کے لیے امدادی ٹیمیں بھی بھیجی گئیں۔ واشنگٹن کی طرف سے جمعے کے دن بتایا گیا کہ وہ میانمار کے لیے دو ملین کی امدادی رقم میں مزید سات ملین ڈالر کا اضافہ کر رہا ہے۔

برطانوی کامیڈین رسل برینڈ پر 1999 سے 2005 کے مقدمات میں ریپ اور حملے کے الزامات عائد

لندن:(ایجنسی)۔برطانوی پولیس کا کہنا ہے کہ انہوں نے اداکار رسل برینڈ پر 1999 سے 2005 کے درمیان 4 خواتین سے متعلق مقدمات میں ریپ اور حملے کے متعدد الزامات عائد کیے ہیں۔ ڈان اخبار میں شائع برطانوی خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کی رپورٹ کے مطابق رسل برینڈ، جو کبھی برطانیہ کے سب سے ہائی پروفائل براڈ کاسٹرز میں سے ایک تھے، اور امریکی پاپ گلوکارہ کیٹی پیری کے سابق شوہر ہیں، انہوں نے ان الزامات کی تردید کی، جب یہ الزام پہلی بار 2023 میں سامنے آئے تھے، رسل نے کہا تھا کہ انہوں نے کبھی بھی غیر رضامندی سے جنسی تعلقات قائم نہیں کیے۔ الزامات کے بعد، رسل برینڈ نے 'ایکس' پر اپنے پیغام کا آغاز قانون کو ایک قسم کا 'ہتھیار' قرار دیتے ہوئے کیا اور کہا کہ جب میں کم عمر تھا تو احمق تھا، میں کبھی بھی ریپسٹ نہیں تھا، میں نے کبھی بھی غیر رضامندی کی سرگرمی میں حصہ نہیں لیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ جنوبی انگلینڈ کے شہر آکسفورڈ شائر میں رہنے والے برینڈ پر ریپ کا ایک الزام، نازیبا حملے کا ایک کیس، اورل ریپ کا ایک اور جنسی حملے کے 2 الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ پولیس نے بتایا کہ رسل برینڈ کو 2 مئی کو پہلی سماعت کے لیے عدالت میں پیش ہونا ہے۔ 2000 کی دہائی میں، رسل برینڈ برطانوی اسکرینوں پر باقاعدگی سے نظر آتے تھے۔

'ڈبل ایجنٹس اور جیمز بانڈ جیسے آلات'، برطانوی خفیہ ایجنسی نے 115 سال میں پہلی بار کچھ راز افشا کردیے

لندن:(ایجنسی)۔ایم آئی فائیو کی 115 سالہ تاریخ میں پہلی بار معروف برطانوی خفیہ ایجنسی نے لندن کے ایک شو میں اپنے کچھ راز افشا کیے ہیں، جن میں 'ڈبل ایجنٹس اور جیمز بانڈ جیسے آلات' کے اعترافات شامل ہیں۔ ڈان اخبار میں شائع فرانسیسی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کی رپورٹ کے مطابق سب کی توجہ کا مرکز کارل ملر ہیں، جو 1915 میں ملکی انٹیلی جنس ایجنسی کے ہاتھوں پکڑے جانے والے پہلے بڑے دشمنوں میں سے ایک تھے۔ ایجنٹوں کو ملر پر جرمن جاسوس ہونے کا شبہ تھا لیکن 'ایم آئی 5: آفیشل سیکریٹس' نمائش میں دکھایا گیا یہ ایک معمولی ٹکڑا تھا جس نے اسے گرا دیا۔ ملر نے دعویٰ کیا کہ اس نے اپنے دانت صاف کرنے کے لیے اس پھل کا استعمال کیا جو گرفتاری کے بعد اس کے کوٹ میں پایا گیا تھا۔ لیکن درحقیقت انہوں نے اس پھل کے جوس کو ایک عام خط پر نظر نہ آنے والی سیاہی کے طور پر استعمال کیا تھا جسے ایم آئی فائیو نے روک لیا تھا، جس میں جنگ کے دوران برطانوی فوجیوں کی نقل و حرکت کے بارے میں اپنے اعلی حکام کو مطلع کیا گیا تھا۔ اس ایجنسی کی بنیاد اس واقعے سے چند سال قبل جرمن حملے کے خدشے کے پیش نظر رکھی گئی تھی اور فوجی افسر ورنن کیل اس کے پہلے سربراہ تھے۔ آج 5 ہزار سے زیادہ افراد ایجنسی کے لیے کام کرتے ہیں جو جیمز بانڈ کے ذریعہ مشہور ایم آئی 6 فارن سروس کے 'کزن' ہیں۔ مغربی لندن کے شہر کیو میں نیشنل آرکائیوز کے زیر اہتمام نمائش کے ایک پری ویو میں ایم آئی فائیو کے ڈائریکٹر کین میک کلم نے کہا کہ تقریباً 30 سال تک ایم آئی فائیو کے لیے کام کرنے کے بعد میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ ہمارے کام کی حقیقت اکثر افسانوں سے مختلف ہوتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایم آئی 5 کی زندگی عام انسانوں کے بارے میں ہے، جو ہمارے ملک کو محفوظ رکھنے کے لیے غیر معمولی کام کرتے ہیں۔ ہفتہ کو شروع ہونے والی یہ نمائش ایجنسی کی کچھ کم شاندار اقساط سے گریز نہیں کرتی۔ نمائش میں سرد جنگ کے سیکشن میں ایک پاسپورٹ اور ایک ذاتی بریف کیس دکھایا گیا ہے جو برطانوی سفارت کار گائی برگس نے لندن کے ایک کلب میں چھوڑا تھا، جو دوسری جنگ عظیم کے بعد سے روسی ڈبل ایجنٹ تھے جو 1951 میں ماسکو فرار ہو گئے تھے۔ نمائش میں ایک نوٹ بھی پیش کیا گیا جس میں اس بات کی تصدیق کی گئی ہے کہ ملکہ الزبتھ دوم کے نجی سیکریٹری نے 1970 کی دہائی کے اوائل میں بادشاہ کو بتایا تھا کہ ان کے آرٹ ایڈوائزر انتھونی بلنٹ سوویت ایجنٹ ہیں۔ نمائش میں موجود حالیہ اشیا میں آئرش ریپبلکن آرمی (آئی آر اے) کی جانب سے 1991 میں وزیر اعظم کی رہائش گاہ 10 ڈاؤننگ اسٹریٹ کے باغ میں فائر کیا گیا مارٹر گولا بھی شامل ہے۔ نمائش میں گمنام ایم آئی 5 ایجنٹوں کے تبصرے شامل ہیں، ایک شخص نے گزشتہ سال لکھا تھا کہ ایجنٹ ایم آئی 5 کے ذریعے استعمال ہونے والے انٹیلی جنس کے سب سے اہم ذرائع میں سے ایک ہیں۔ لیکن مینیجنگ ایجنٹس اب بھی 'پیچیدہ' ہیں۔

دین اور ہم" کلاسز کا تقسیم انعامات کا پروگرام مکمل

لکھنؤ: رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں منعقد ہونے والی مذہبی کلاسز "دین اور ہم" کا انعامات تقسیم کا پروگرام گولڈن پیلس، وکٹوریہ سٹریٹ میں منعقد ہوا۔ اس پروگرام میں بڑی تعداد میں طلباء و طالبات (نوجوان لڑکے/لڑکیوں) نے شرکت کی۔اس کے علاوہ چھ مراکز (باغ سکینہ (لیول-1)، الماس میرج ہال (لیول-1)، گولڈن پیلس (لیول-1)، ملن میرج ہال (لیول-1)، الماس میرج ہال (لیول-2)، اور گولڈن پیلس (ایڈوانس کلاس)) میں طلباء کو تعلیم دینے والے اساتذہ مولانا حسنین باقری صاحب، مولانا موسیٰ رضا یوسفی صاحب، مولانا محمد یاسر صاحب، اور مولانا علی عباس خان صاحب بھی موجود تھے۔ تاہم مولانا مشاہد عالم رضوی صاحب اور مولانا عقیل عباس معروفی صاحب کچھ وجوہات کی بنا پر حاضر نہیں ہو سکے۔ اس کے علاوہ مولانا نظر عباس صاحب، مولانا ارشد حسین موسوی صاحب، اور دیگر بھی موجود رہے۔ پروگرام کا آغاز قاری محمد عباس صاحب کی تلاوتِ قرآن سے ہوا۔ اس کے بعد الماس میرج ہال (لیول-1) کے طالب علم محمد ارمان ظفر، باغِ سکینہ (لیول-1) کی طالبہ حورہ نقوی، ملن میرج ہال (لیول-1) کے طالب علم سید محمد طالب زیدی، الماس میرج ہال (لیول-2) کے طالب علم علی ظفر کاظمی، گولڈن پیلس (لیول-1) کی بشرہ عباس، اور گولڈن پیلس (ایڈوانس کلاس) سے تسنیم فاطمہ نے پروگرام سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد کلاسز میں تلاوتِ قرآن کرنے والے قاریوں، فارم سینٹر، اور کلاسز کے لیے جگہ فراہم کرنے والوں کو اعزازات سے نوازا گیا۔ اس کے بعد "دین اور ہم" کے نویں دور میں 100٪ حاضری دکھانے والے 65 طلباء و طالبات کو اعزازات دیے گئے۔ پھر اچھے نظم و ضبط کا مظاہرہ کرنے والے طلباء کے ناموں کے اعلان کے بعد ہر مرکز سے 2-2 طلباء کو انعامات دیے گئے۔ اس کے بعد اسلامی حجاب کی پابندی کرنے والے ہر مرکز سے 4-4 طلباء و طالبات اور ساتھ ہی بہترین نوٹ بک بنانے والے 11 طلباء و طالبات کو انعامات سے نوازا گیا۔ اس کے بعد انتظامی کمیٹی کے رکن جناب طہٰ حسین صاحب نے "دین اور ہم" کی رپورٹ پیش کی۔ پروگرام کے دوران مرحوم ڈاکٹر کلبِ صادق صاحب کو یاد کرتے ہوئے ان کے نام کا "ڈاکٹر کلب صادق ایوارڈ" طہٰ فاؤنڈیشن کو ان کی تعلیمی خدمات کے اعتراف میں دیا گیا۔ اس موقع پر مرحوم کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا اور لوگوں نے ان کی دوراندیشی کو یاد کرتے ہوئے جذباتی لمحات گزارے۔ پروگرام کو آگے بڑھاتے ہوئے انعامات کی تقسیم کا آغاز ہوا، جس میں چھ مراکز کے مالکان کو انعامات دینے کے بعد 100٪ حاضری دکھانے والے طلباء و طالبات کو مریم میگزین کی ایک سالہ رکنیت دی گئی۔ اس کے علاوہ چھ مراکز میں امتحان میں 80٪ سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے 8 طلباء و طالبات کو بھی انعامات دیے گئے۔ امتحان میں ہر مرکز پر پہلی 5 پوزیشنز حاصل کرنے والوں میں باغ سکینہ (لیول-1) سے شفاعت حسین، الماس میرج ہال (لیول-1) سے فاطمہ بتول، ملن میرج ہال (لیول-1) سے سید عمران عباس، گولڈن پیلس (لیول-1) سے تحریر عباس نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ اسی طرح الماس میرج ہال (لیول-2) سے تصویر فاطمہ اور گولڈن پیلس (امامِ زمانہ ا.ط.ف.س اور ہم) سے محترمہ تسنیم فاطمہ نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ چھ مراکز پر طلباء و طالبات کی بڑی تعداد میں شرکت سے نوجوانوں میں دینی اور روحانی علم کے تئیں بڑھتی ہوئی دلچسپی کا اظہار ہوتا ہے۔ پروگرام کے اختتام پر مولانا علی عباس خان صاحب نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور ملک میں امن و سکون کی دعا کی۔ ذکر رہے کہ یہ پروگرام عین لحیات ٹرسٹ اور حیدری ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی، تنزیل اکیڈمی، طہٰ فاؤنڈیشن، اور جمات الزہرہ کے تعاون سے منعقد ہوا۔

روضۂ فاطمین میں انہدام جنت البقیع کے سلسلہ کا آغاز

لکھنؤ۔ ۵ /اپریل، ۲۰۲۵ء۔ انجمن شمشیر حیدری و خدامِ حسینی کے زیر اہتمام سال ہائے قدیم سے رسول خدا کی اکلوتی بیٹی جناب فاطمہ زہراؑ اور ہمارے چار ائمہ کی قبور مطہر پر آلِ سعود کے ظلم کے خلاف احتجاج کرتے آرہے ہیں۔ ہر سال کی طرح امسال بھی انہدام جنت البقیع کے سلسلہ کی مجالس ۵ /شوال سے ۸ /شوال تک ہوں گی۔اس سلسلہ کی پہلی مجلس کو ۵ /شوال مطابق ۴ /اپریل، ۲۰۲۵ء، بروز جمعہ، شب میں ۸ / بجے روضۂ فاطمین میں مولانا ڈاکٹر یعسوب عباس صاحب قبلہ نے خطاب کیا۔مجلس میں کثیر تعداد میں مومنین و مومنات موجود تھے انجمن شمشیر حیدری و خدامِ حسینی کے تمام ممبران بھی کثیر تعداد میں موجود رہے۔ یہ اطلاع انجمن کے سکریٹری ذوالفقار حسین 'شہزل' نے دی۔

دبستانِ اہل قلم لکھنؤ کا طرحی عید ملن مشاعرہ 6 اپریل کو

لکھنؤ پریس ریلیز۔ دبستانِ اہل قلم لکھنؤ کے تحت بر مصرعہ (معید رہبر لکھنوی) ٭ میرے لئے تو یار کا دیدار عید ہے

قافیہ: دیدار، ردیف: عید ہے

پر طرحی عید ملن مشاعرہ 6 اپریل بروز اتوار سہ پہر 3 بجے سینٹ روز پبلک اسکول گڑھی پیر خاں ٹھاکر گنج لکھنؤ میں صدر دبستانِ اہل قلم ڈاکٹر مخمور کاکوروی کی صدارت میں منعقد ہوگا جس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے فاروق جاذب لکھنوی اور ڈاکٹر وضاحت حسین رضوی شرکت کریں گے۔ جبکہ مہمان اعزازی کے طور پر زاہد آزاد جھنڈا نگری کی شرکت متوقع ہے اس پروگرام کی نظامت ڈاکٹر ہارون رشید کریں گے اس موقع پر ڈاکٹر منصور حسن خاں اور وسیم جہانگیر آبادی کو اعزاز سے نوازا جائے گا لکھنؤ کے علاوہ بیرون شہر کے شعراء بھی اپنے مطروحہ کلام پیش کریں گے جنرل سکریٹری معید رہبر لکھنوی نے مذکورہ بالا پروگرام میں شعراء سے پابندیٔ وقت کے ساتھ شرکت کی گزارش کی ہے اور صدر دبستان ڈاکٹر مخمور کاکوروی کی درخواست ہے کہ جن شعراء کو دعوت نامہ نہیں پہنچا وہ اس خبر کو دعوت نامہ سمجھ کر تشریف لائیں اور پروگرام کو کامیاب بنائیں پروگرام کا اختتام عشائیہ اور لوازمات عید پر ہوگا۔

ریاست کے تمام اضلاع کے مرکزی مندروں میں مذہبی رسومات کا آغاز: جیویر سنگھ

لکھنؤ: 05 اپریل، 2025 سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ نے کہا کہ چیترا نوراتری کے پرمسرت موقع پر شری رام نومی کے موقع پر مذہبی اور ثقافتی پروگراموں کی وجہ سے ریاست کا ماحول عقیدت مند ہو گیا ہے۔ آج، اشٹمی تیتھی سے، ریاست بھر کے مندروں میں شری رامچرت مانس کی مسلسل تلاوت شروع کی گئی، جس کا اختتام 6 اپریل کو پرناہوتی کی صورت میں شری رام للا کے سوریہ تلک کے ساتھ ہوگا۔ اتر پردیش کے ثقافت اور سیاحت کے وزیر جیویر سنگھ نے کہا کہ اشٹمی اور شری رام نوامی کے خاص موقع پر ریاست کے تمام 75 اضلاع میں اکھنڈ رامائن پاٹھ، سندر کنڈ پاٹھ اور دیوی گیان جیسی مذہبی رسومات کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ مندروں میں عقیدت مندوں کی بھیڑ جمع ہو رہی ہے۔ بھگوان رام کے تئیں عقیدت اور عقیدت کا ماحول پوری ریاست میں اپنے عروج پر ہے۔ شری رام نومی کے تہوار کو لے کر عقیدت مندوں میں کافی جوش و خروش ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ریاست کے تمام بڑے رام مندروں، ہنومان مندروں، دیوی مندروں، والمیکی مندروں اور شکتی پیٹھوں میں خصوصی دعائیں اور رسومات شروع ہو گئی ہیں۔ محکمہ ثقافت کی پہل پر تمام اضلاع میں کمیٹیاں تشکیل دی گئیں جن کے ذریعے مقامی بھجن گروپوں اور لوک فنکاروں کی پرفارمنس کو یقینی بنایا گیا ہے۔ جناب جیویر سنگھ نے بتایا کہ ریاستی حکومت کی طرف سے منتخب فنکاروں کو 5000 روپے کا اعزازیہ دیا جا رہا ہے۔ 5000 اور روپے کی اضافی رقم۔ پروگرام کے انتظامات کے لیے 5000۔ یہاں دارالحکومت میں خصوصی رسومات کا انعقاد کیا گیا۔ وزیر سیاحت نے بتایا کہ دیگر بڑے مندروں میں بھیان دیوی مندر، عالم باغ، بھوت ناتھ مندر، اندرا نگر، ماں چندریکا دیوی مندر بخشی کا تالاب، ماں درگا مندر، راکاب گنج، ماکبگاں، ماکبگاں سمیت دیگر بڑے مندروں میں اکھنڈ رامائن پاٹھ، سندر کنڈ پاٹھ اور دیوی گیان جیسی مذہبی رسومات کا اہتمام کیا گیا۔ دیوی مندر، مہندی گنج، ماں سنکتا دیوی مندر، چوک، ماں سنتوشی ماتا مندر، گنیش گنج، ماں سندوہن مندر چوپائی، مونی بابا مندر چندر نگر، سنتوشی ماتا مندر چوک، ہنومنت دھام، کلارک اودھ کے پیچھے۔

اپنا دل (ایس) یوپی میں اپنی تنظیم کو وسعت دینے پر توجہ مرکوز کر رہا ہے

لکھنؤ: حال ہی میں اپنا دل (ایس) کی مدھیہ پردیش یونٹ کی ایک اہم میٹنگ ہوئی۔ پارٹی کی قومی صدر اور مرکزی وزیر مملکت انوپریہ پٹیل کی ہدایات کے مطابق اس میٹنگ کا اہتمام قومی جنرل سکریٹری (یووا منچ) ڈاکٹر اکھلیش پٹیل کی رہنمائی اور سیاسی حکمت عملی کے ماہر ڈاکٹر اتل مالکرام کی قیادت میں کیا گیا۔ میٹنگ میں ریاستی اور ضلعی ایگزیکٹو کے سرکردہ اراکین اور کارکنان نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ جہاں ہزاروں نئے ممبران کا اندراج کیا گیا اور ایک زونل آفس کا بھی افتتاح کیا گیا۔ میٹنگ کے دوران، ڈاکٹر اکھلیش پٹیل نے کارکنوں کو یہ کہتے ہوئے حوصلہ افزائی کی کہ "اپنا دل (ایس) کو ریاست کی دوسری سب سے بڑی سیاسی پارٹی بنانے کے لیے ہمیں منظم کوششیں کرنی ہوں گی۔" اتر پردیش میں پارٹی کی طاقت کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے نعرہ دیا یہ یوپی میں چل رہا ہے، ایم پی کی باری ہے ٭، جس نے کارکنوں میں نئی توانائی پیدا کی۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر اتل مالکم نے دلت، پسماندہ اور کمزور طبقات کی آواز اٹھانے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا، "اپنا دل (ایس) معاشرے کے پسماندہ طبقات کی بہتری کے لیے پرعزم ہے اور ہم سب کو تنظیم کو مضبوط کرنے کے لیے متحد ہو کر کام کرنا ہوگا۔" میٹنگ میں ریاستی ایگزیکٹو کمیٹی سے بالکرشن گوڑ، راجیشور مشرا، منجیت لکھیکر، انیل سونی، کیلاش گاوندے، وندنا نام دیو، مکیش مراٹھا، ایس. R. ناگلے، ہریش طلریجا، لیش کمار، مسکان سنگھ، روہت چندیل اور اقبال پٹیل سمیت کئی سینئر لیڈر موجود تھے۔ اس کے ساتھ ہی ضلع ایگزیکٹو کے مکیش جاٹ، ترلوکی سنگھ، ببلو یادو، راجیش کمار پال، منیش سنگھ راجپوت، دھنی رام کیوٹ، منیش سیرودیا، مہیش سنگھ سمیت کئی ضلعی عہدیداروں نے اپنی موجودگی درج کروائی۔ ملاقات میں تنظیم کی توسیع، آئندہ کی حکمت عملی اور عوامی رابطہ مہم پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس تقریب نے کارکنوں کو ایک نئی سمت دینے کا کام کیا، جس کی وجہ سے مدھیہ پردیش میں پارٹی کی توسیع کے امکانات مضبوط ہو گئے ہیں

لکھنؤ کا ایک روشن ستارہ ٹوٹ گیا: ڈاکٹر احتشام احمد خاں
رام کشور جی کی یاد میں 'شہر ادب' کے زیر اہتمام تعزیتی جلسہ کا انعقاد

لکھنؤ 05 اپریل، اردو۔ہندی ادب کے معروف سرپرست و مربی رام کشور جی بھی داغ مفارقت دے گئے، رام کشور جی لکھنؤ کی ہر دلعزیز شخصیت اور سیکولرزم کے حقیقی علمبردار تھے، ہندوستانی گنگا جمنی تہذیب کے سچے مجاہد اور فرقہ پرستی کی مخالفت کرتے ہوئے ہمیشہ اتحاد و محبت کی باتیں کرنے والے دورِ حاضر کے مرد مجاہد تھے ۔مذکورہ خیالات کا اظہار ڈاکٹر احتشام احمد خان نے امریکن انسٹی ٹیوٹ آف انڈین اسٹڈیز میں تنظیم 'شہر ادب' کے زیر اہتمام رام کشور کی یاد میں منعقد ایک تعزیتی جلسے کی صدارت کرتے ہوئے کیا۔ مسٹر خان نے مزید کہا کہ رام کشور جی نے 'ہندوستانی ساہتیہ سبھا' کی بھی بنیاد ڈالی، جس کے ذریعے وہ ہندی۔اردو ادب کو فروغ دینے کا کام کیا کرتے تھے، اور دونوں زبانوں کی ادبی محفلوں میں موجود رہتے اور نہایت فعال اور متحرک کردار ادا کرتے تھے۔ اسی لئے رام کشور جی کی شخصیت دونوں ہی حلقوں میں بہت مقبول تھی۔ اگر کہا جائے کہ دورِ حاضر میں چند سچے سیکولر افراد میں ان کا شمار ہوتا تھا تو یہ غلط بیانی نہ ہوگی۔ ان کا اس دنیا سے جانا ہندی ۔اردو ادب کا ناقابل تلافی نقصان ہے۔ رام کشور جی کی شکل میں لکھنؤ کا ایک روشن ستارہ ٹوٹ گیا۔ رام کشور جی جیسی شخصیات جب تک دنیا میں رہتی ہیں اپنے آپ کو آفتاب و مہتاب کی طرح روشن رکھتی ہیں اور جب اس دنیا سے رخصت ہوتی ہیں تو صفحۂ ہستی پر ایسے نقوش چھوڑ جاتی ہیں جو ان کو امٹ اور لازوال شخصیات بنا دیتی ہیں۔ تنظیم 'شہر ادب' کے جنرل سکریٹری پرویز ملک زادہ نے جلسہ میں اپنی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ رام کشور جی ڈاکٹر راہی معصوم رضا اکیڈمی کے جنرل سیکریٹری تھے، اور ہندی اور اردو دونوں زبانوں کو یکساں اہمیت دیتے تھے اور ان زبانوں کے ادب کے فروغ کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے تھے، نہایت ملنسار اور صاف و شفاف شخصیت کے مالک تھے، اور ہم لوگوں سے نہایت شفقت و محبت فرماتے تھے۔

بی جے پی خدمت کی بنیاد پر دنیا کی سب سے بڑی پارٹی بن گئی ہے

لکھنؤ۔ خدمت کی بنیاد پر بی جے پی دنیا کی سب سے بڑی پارٹی بن گئی ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی نے ہمیشہ قومی خدمت اور لگن کے جذبے سے کام کرتے ہوئے مسلسل ترقی کی ہے۔ خدمت کی بنیاد پر بی جے پی دنیا کی سب سے بڑی پارٹی بن گئی ہے۔ اپنے قیام کے بعد سے، بی جے پی نے سب سے پہلے قوم کے جذبے کے ساتھ کام کیا ہے۔ بی جے پی نے اقتدار حاصل کرنے کے لیے اپنی اخلاقی اقدار سے کبھی سمجھوتہ نہیں کیا۔ پارٹی نے الیکشن جیتنے کے لیے کبھی غیر منصفانہ طریقے استعمال نہیں کیے۔ یہ باتیں نو تعینات ضلع صدر وجے موریہ نے یوم تاسیس سے ایک دن قبل منعقدہ پریس کانفرنس میں کہیں۔ بی جے پی کے قیام کے 45 سال مکمل ہونے کے موقع پر ہفتہ کو پاہیہ اعظم پورگاؤں میں واقع ضلع دفتر میں ایک پریس کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں ضلع صدر وجے موریہ نے بتایا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کا قیام 6 اپریل 1980 کو ہوا تھا، بھارتیہ جنتا پارٹی سے پہلے جن سنگھ کا قیام 31 اکتوبر 1951 کو ڈاکٹر شیاما پرساد مکھرجی کی صدارت میں ہوا تھا۔ جن سنگھ 1977 میں جنتا پارٹی میں ضم ہو گیا اور اس کے بعد 6 اپریل 1980 کو بھارتیہ جنتا پارٹی کا قیام عمل میں آیا۔ پارٹی کے قیام کے بعد پہلے الیکشن میں بھارتیہ جنتا پارٹی کو صرف دو سیٹیں ملیں۔ بی جے پی نے کبھی غیر منصفانہ طریقہ استعمال نہیں کیا۔ اس کی بہترین مثال یہ ہے کہ 1998 کے عام انتخابات میں بھارتیہ جنتا پارٹی نے 182 نشستیں حاصل کیں اور شری اٹل بہاری واجپائی کی قیادت میں قومی جمہوری اتحاد کی حکومت نے حلف اٹھایا۔ لیکن جے للتا کی قیادت میں اے آئی اے ڈی ایم کے کی حمایت واپس لینے کی وجہ سے لوک سبھا میں اعتماد کے ووٹ کے دوران حکومت ایک ووٹ سے گر گئی۔ اپنی حکومت کو بچانے کے لیے، شری اٹل بہاری واجپائی نے کسی بھی قسم کا غیر منصفانہ طریقہ استعمال نہیں کیا، جو بھارتیہ جنتا پارٹی کے نظریے کی نمائندگی کرتا ہے۔ ضلع صدر وجے موریہ جی نے بتایا کہ 6 اپریل کو ضلع دفتر پر پارٹی پرچم لہرایا جائے گا اور دفتر کو پھولوں کے ہاروں سے سجایا جائے گا اور دعوت کا اہتمام کیا جائے گا۔ 7 اپریل کو ہر بوتھ پر کارکنان اپنے گھروں پر پارٹی پرچم لہرائیں گے اور بوتھ پر بوتھ کمیٹی کی میٹنگ کریں گے اور مستحقین سے رابطہ کریں گے۔ 8 اپریل کو ضلع دفتر میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی وکاس یاترا کی نمائش کا انعقاد کیا جائے گا۔ 13 اپریل کو لکھنؤ ضلع میں نصب بابا صاحب کے تمام مجسموں کی پارٹی کارکنان صفائی اور پینٹ کریں گے۔ 14 اپریل کو پارٹی کارکنان ہر بوتھ پر بابا صاحب کے مجسمے اور تصویر پر پھول چڑھائیں گے اور سماجی ہم آہنگی اور انصاف کے لیے بھارتیہ جنتا پارٹی کے کاموں کے بارے میں بتائیں گے۔ اس موقع پر ضلع نائب صدر اروند یادو، رام ولاس راوت، ہنس راج لودھی، سابق ڈویژنل صدر روی راج لودھی اور میونسپل کونسل کے صدر کا کوری روہت ساہو سمیت دیگر عہدیدار اور کارکنان موجود تھے۔

اتر پردیش ریاستی شطرنج چیمپئن شپ کا انعقاد

سیتاپور: مقامی دہلی پبلک اسکول، سیتاپور میں کھیلی جا رہی یوپی اسٹیٹ شطرنج چیمپئن شپ کے انڈر 9 اوپن اور انڈر 7 گرلز زمرے کا افتتاح ڈی پی ایس سیتاپور کے پرنسپل شری آر کے سنگھ نے چراغ جلا کر کیا اور بورڈ پر پہلا قدم اومیرا ترویدی گرا کے ساتھ کھیلا۔ انڈر 7 گرلز زمرہ میں، ارنا ترپاٹھی اور گرویتا کپور کے درمیان تیسرا راؤنڈ آخر کار تعطل پر ختم ہوا، جس کے نتیجے میں مقابلہ ڈرا ہوا۔ اس دوران ایان نے رادھیا نارنگ کو ہرا کر پورے پوائنٹس حاصل کیے۔ تیسرے راؤنڈ کی تکمیل کے بعد، ایوانا 3 پوائنٹس کے ساتھ واحد برتری پر ہے، جب کہ گارویتا، چاہک، ارنا اور کاشوی 5.2-5.2 پوائنٹس کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہیں۔ انڈر 9 اوپن کیٹیگری میں 13 بین الاقوامی درجہ بندی والے کھلاڑیوں کی موجودگی کی وجہ سے سخت مقابلہ دیکھنے کو مل رہا ہے۔ تیسرے راؤنڈ کی تکمیل کے بعد، اتائے اگروال (1519 ریٹنگ)، چترش ملہوترا (1488 ریٹنگ)، انش کابرا (1574 ریٹنگ)، سنسکرت یادیو (1549 ریٹنگ)، ہمن پانڈے (1428 ریٹنگ) اور شیوائے سنگھ (ریٹنگ 1705) ہر ایک کے ساتھ مشترکہ طور پر 1703 پوائنٹس کے ساتھ برتری پر ہیں۔

ڈی ایم کی صدارت میں سمپورن سمادھان دیوس منعقد

رائے بریلی۔ تحصیل لال گنج میں ضلع مجسٹریٹ ہرشیتا ماتھر کی صدارت میں ایک مکمل حل دن کا انعقاد کیا گیا۔ ضلع مجسٹریٹ نے کہا کہ مقامی سطح پر عوامی شکایات کا ازالہ حکومت کی اولین ترجیح ہے اس لئے تحصیلوں اور تھانوں میں سمپورن سمدھن دیوس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ مقامی شہری اس میں شرکت کر کے اپنے مسائل حل کر سکتے ہیں۔ ضلع مجسٹریٹ نے کہا کہ تمام افسران اس بات کو یقینی بنائیں کہ ان عوامی شکایات کو ایک ہفتہ کے اندر فوری اور بروقت حل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر شکایات کے ازالے میں کوئی مسئلہ ہے تو اس کی وجہ واضح کی جائے اور اس سے آگاہ کرنے کو یقینی بنایا جائے۔ ضلع مجسٹریٹ نے بتایا کہ تحصیل لال گنج میں منعقدہ سمپورن سمدھن دیوس میں کل 87 کیسز موصول ہوئے جن میں سے 6 کیسوں کو موقع پر ہی نمٹا دیا گیا۔ باقی کیسز متعلقہ محکموں کو نمٹانے کے لیے دستیاب کرائے گئے اور ہدایت کی گئی کہ وہ ایک ہفتے میں نمٹانے کو یقینی بنائیں۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر یشویر سنگھ نے بھی پولیس سے متعلق معاملات کو سنا اور متعلقہ افراد کو ضروری ہدایات دیں۔ اس موقع پر چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر نوین چندر، ایس ڈی ایم لال گنج متعلقہ تحصیلدار کمار ترپاٹھی اور دیگر متعلقہ افسران موجود تھے۔

تحصیل بانگر مئو میں سمپورن سمادھن دیوس منعقد

اناؤ۔ حکومت اتر پردیش کے ارادے کے مطابق، تحصیل بانگر مئو میں منعقدہ ضلعی سطح کے سمپورن سمادھن دیوس کے موقع پر، عوامی مسائل اور شکایات کے موثر، معیاری اور بروقت حل کے لیے، معزز ایم ایل اے بنگارماؤ شری کانت، ضلع پولیس کے سپرنٹ شری کانت، دیپ رایکانت اور دیپ رانگسٹ کی موجودگی میں سنا گیا۔ عوام کے مسائل اور شکایات۔ سمپورن سمدھن دیوس کے موقع پر، ڈی ایم نے تحصیل اونا بنگارماو میں محکمہ ریونیو کی 96 شکایات، محکمہ پولیس کی 19، محکمہ ترقیات کی 21، محکمہ کنسولیڈیشن کی 19، فوڈ اینڈ لاجسٹکس ڈپارٹمنٹ کی 13 اور دیگر محکموں کی 26 شکایات/مسائل کی نگرانی کی۔ اس موقع پر کل 194 شکایات موصول ہوئیں جن میں سے 19 شکایات کا موقع پر ہی ازالہ کیا گیا۔ اس موقع پر معزز ایم ایل اے بنگارماؤ نے علاقے کے لوگوں کے مسائل سنے اور متعلقہ عہدیداروں کو شکایات کے معیاری، تسلی بخش اور بروقت حل کو یقینی بنانے کی ہدایات دیں۔ ڈی ایم نے کہا کہ سمپورن سمدھن دیوس، چیف منسٹر ہیلپ لائن/آئی جی آرز پورٹل سے موصول ہونے والی شکایات کو حل کرتے وقت خاص خیال رکھا جائے۔ آئی جی آر ایس کی جانب سے موصول ہونے والی شکایات کے نمٹانے کے دوران جو بھی غیر مطمئن فیڈ بیک موصول ہوتا ہے، افسران کو اسے غور سے پڑھنا چاہیے اور اس کے بعد معیاری نمٹانے کو یقینی بنانا چاہیے۔ ضلعی سطح کے افسران کو ہدایت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ فروری کے مقابلے مارچ میں غیر مطمئن فیڈ بیکس کی تعداد زیادہ ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شکایات کے ازالے میں معیار کا فقدان ہے۔ اس لیے متعلقہ محکمے کے افسران غیر مطمئن فیڈ بیک کو سنجیدگی سے لیں اور اس کا دوبارہ جائزہ لینے کے بعد تسلی بخش فیڈ بیک کو پورٹل پر اپنی جانب سے چلائی جانے والی عوامی فلاحی اسکیموں سے عوام کو فائدہ پہنچایا اور ضرورت مندوں میں ضروری ادویات تقسیم کیں۔ اس دوران ضلع مجسٹریٹ اور معزز ایم ایل اے بنگارماؤ نے سال 2024-25 کے لیے ماہی گیری کے الاٹمنٹ لیز کے دو مستفید ہونے والوں کو سرٹیفکیٹ اور روپے کے قبول نامہ فراہم کیا۔ کرشک بیما حادثہ اسکیم کے تحت چار مستفیدین کو پانچ لاکھ روپے۔ سمپورن سمدھن دیوس کے دوران ضلع پروگرام آفیسر راکیش کمار مشرا، ضلع سپلائی آفیسر راج بہادر سنگھ، ڈسٹرکٹ بیسک ایجوکیشن آفیسر سنگیتا سنگھ، ضلع سماجی بہبود آفیسر ڈاکٹر نیلم سنگھ، ضلع اقلیتی بہبود آفیسر آکانکشا دوبے، ڈسٹرکٹ پروبیشن آفیسر کشما ناتھ رائے، ڈسٹرکٹ پراجیکٹ آفیسر کرشنا سنگھ، ڈپٹی پراجیکٹ آفیسر کرشنا سنگھ، ڈسٹرکٹ پراجیکٹ آفیسر کرشنا سنگھ اور دیگر موجود تھے۔ آفیسر بی کے دوبے، ایس او سی ڈاکٹر سریش ساگر، ایڈیشنل چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر ہریندر پرساد، ضلع پنچایت راج آفیسر رامادھر، ضلع ایکسائز آفیسر روی شنکر، ضلع اسکول انسپکٹر شری سوریہ پرتاپ سنگھ، ایگزیکٹیو انجینئر پی ڈبلیو ڈی سبودھ کمار، ایگزیکٹیو انجینئر ٹیوب ویل دواریکا پرساد، سب ڈویژنل پرویش جنگلات کے سب ڈویژنل پرساد، سانڈیپ باندی کے ضلعی افسر گرماؤ ساکشی رائے کے ساتھ دیگر ضلع سطح کے افسران اور مقامی ملازمین وغیرہ موجود تھے۔

نیا وقف قانون: اوقافی جائیدادوں پر شب خون

معصوم مرادآبادی

> یوپی کی جو وقف املاک محکمہ مالیات میں درج نہیں ہیں، ان پر اب وقف بورڈ کی جگہ ضلع مجسٹریٹ کو فیصلہ لینے کا مجاز قرار دیا گیا ہے۔ نئے وقف ایکٹ میں ایسی ترامیم کی گئی ہیں جن سے اوقافی جائیدادوں پر مسلمانوں کی بجائے حکومت کا کنٹرول ہوجائے گا۔ سب سے زیادہ تشویش ناک بات یہ ہے کہ اس کی زد مسجدوں، درگاہوں اور قبرستانوں پر بھی پڑے گی۔ یہی وجہ ہے کہ وقف ترمیمی بل 2025 کے خلاف مسلمان سراپا احتجاج ہیں۔ کشمیر سے کنیا کماری تک احتجاج کی صدائیں بلند ہورہی ہیں۔ نیا قانون چونکہ دستوری تحفظات کے بھی صریحاً خلاف ہے، اس لیے اسے سپریم کورٹ میں چیلنج کردیا گیا ہے۔

پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے منظور ہونے کے بعد وقف بل نے ایک ایسے قانون کی شکل اختیار کرلی ہے جو پورے ملک میں ہزاروں کروڑ کی وقف جائیدادوں کا تیاپانچہ کردے گا۔ اس کا سب سے زیادہ اثر اترپردیش میں ہوگا، جہاں پچاس ہزار سے زیادہ وقف جائیدادیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس بل پر صدر جمہوریہ کی مہر لگنے سے قبل ہی اترپردیش کی یوگی سرکار سرگرم ہوگئی ہے۔ سبھی ضلع مجسٹریٹ کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ غیر قانونی طور پر وقف قرار دی گئی جائیدادوں کی نشان دہی کرکے انھیں بحق سرکار ضبط کریں۔ واضح رہے کہ یوپی کی جو وقف املاک محکمہ مالیات میں درج نہیں ہیں، ان پر اب وقف بورڈ کی جگہ ضلع مجسٹریٹ کو فیصلہ لینے کا مجاز قرار دیا گیا ہے۔ نئے وقف ایکٹ میں ایسی ترامیم کی گئی ہیں جن سے اوقافی جائیدادوں پر مسلمانوں کی بجائے حکومت کا کنٹرول ہوجائے گا۔ سب سے زیادہ تشویش ناک بات یہ ہے کہ اس کی زد مسجدوں، درگاہوں اور قبرستانوں پر بھی پڑے گی۔ یہی وجہ ہے کہ وقف ترمیمی بل 2025 کے خلاف مسلمان سراپا احتجاج ہیں۔ کشمیر سے کنیا کماری تک احتجاج کی صدائیں بلند ہورہی ہیں۔ نیا قانون چونکہ دستوری تحفظات کے بھی صریحاً خلاف ہے، اس لیے اسے سپریم کورٹ میں چیلنج کردیا گیا ہے۔ اس کی پہل ایم آئی ایم کے صدر بیرسٹر اسدالدین اویسی نے کی ہے، جنھوں نے لوک سبھا میں اس بل پر نہایت مدلل تقریر کی تھی اور اس کی کاپی پھاڑ ڈالی تھی۔ اس بل کی حمایت کرنے والے نام نہاد سیکولر لیڈروں چندرا بابو نائیڈو اور نتیش کمار کو اپنے اپنے صوبوں میں شدید مزاحمت کا سامنا ہے۔ نتیش کمار کی پارٹی میں شامل کئی مسلم عہدیدار پارٹی چھوڑ چکے ہیں اور وجے واڑہ کی سڑکوں پر نائیڈو کے خلاف احتجاج جاری ہے۔ سپریم کورٹ میں اس غیر آئینی بل کو چیلنج کرنے والوں میں ڈی ایم کے، کانگریس پارٹی، مسلم لیگ اور آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ بھی شامل ہیں۔ سپریم کورٹ میں اگر اس بل کے خلاف مضبوط پیروی کی گئی تو پوری امید ہے کہ یہ قانون کالعدم ہوجائے گا کیونکہ اس کی بہت سی شقیں دستوری تحفظات سے متصادم ہیں۔

تین طلاق کو قابل سزا جرم قرار دینے کے بعد یہ دوسرا موقع ہے جب مودی سرکار نے مسلمانوں کے داخلی معاملات میں مداخلت کا دروازہ کھولا ہے۔ اس کے بعد یکساں سول کوڈ کا نمبر ہے جو بی جے پی کے انتخابی منشور کا اہم حصہ ہے۔ پچھلے گیارہ سال کا جائزہ لیا جائے تو اس حکومت نے ہر وہ کام کیا ہے جس کی ضرب مسلمانوں کے مفادات پر پڑتی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ملک میں مسلم آبادی کے بنیادی شہری حقوق پر ڈاکہ زنی کرنا ہی اس حکومت کا بنیادی مقصد ہے۔ وقف ترمیمی بل کی منظوری کے بعد کھربوں روپوں کی وقف جائیدادوں کا مستقبل تاریکی میں چلا گیا ہے۔ رات کی تاریکی میں منظور کی گئی ترمیمات مسلم حقوق پر شب خون کے مترادف ہیں۔

اقلیتی امور کے مرکزی وزیر کرن رجیجو نے لوک سبھا میں وقف ترمیمی بل پر بحث کا آغاز کرتے ہوئے جو کچھ کہا اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ حکومت مسلمانوں کی سب سے بڑی خیر خواہ ہے اور ان کی فلاح وبہبود چاہتی ہے۔ کرن رجیجو کا کہنا ہے کہ ہندوستان دنیا کا واحد ملک ہے جہاں سب سے زیادہ وقف املاک ہیں، پھر کیا وجہ ہے کہ آزادی کے اتنے برسوں بعد بھی مسلمانوں کی بدحالی دور نہیں ہوسکی؟ ان کے اس بیان سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وقف ترمیمی قانون کے وجود میں آنے کے بعد ملک گیر سطح پر مسلمانوں کی بدحالی دور ہوجائے گی، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اس قانون کے ذریعہ اوقاف کی جائیدادوں کو مسلمانوں سے چھین لینے کا ایک انتہائی تکلیف دہ عمل شروع ہوگا۔ اس جھوٹ کو بار بار بولا گیا ہے بولا گیا ہے کہ وقف کے نام پر مسلمانوں نے سرکاری زمینوں پر قبضے کر رکھے ہیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ بے شمار ایسی سرکاری عمارتیں ہیں جو وقف کی زمینوں اور قبرستانوں پر بنائی گئی ہیں۔ کرن رجیجو کی ایک گھنٹہ طویل تقریر کا منہ توڑ جواب دیتے ہوئے کانگریس پارلیمانی پارٹی کے ڈپٹی لیڈر گورو گوگوئی نے درست ہی کہا ہے کہ ''رجیجو کی تقریر گمراہ کن اور جھوٹی تھی۔'' انھوں نے رجیجو کے جھوٹ کا پردہ چاک کرتے ہوئے کہا ہے کہ ''جو حکومت مسلمانوں کو عید کی نماز پڑھنے سے روکتی ہے اور جس کا لوک سبھا میں ایک بھی ممبر مسلمان نہیں ہے، وہ آخر مسلمانوں کی خیر خواہ کیسے ہوسکتی ہے۔'' قابل ذکر بات یہ ہے کہ وزیر داخلہ امت شاہ نے لوک سبھا میں اپنی تقریر کے دوران دہلی میں وقف کی 123 قیمتی جائیدادوں کو سرکاری املاک قرار دے دیا ہے۔ واضح رہے کہ ان قیمتی جائیدادوں کو 2013 کے وقف بل میں دہلی وقف بورڈ کو سونپا گیا تھا۔ مگر نئے بل میں اس پر سرکاری قبضہ بحال کردیا گیا ہے۔ 2007 میں سچر کمیٹی نے ان اوقافی جائیدادوں کی قیمت کا تخمینہ چھ ہزار کروڑ روپے لگایا تھا، جن سے اب مسلمان محروم کردیئے جائیں گے۔ مرکزی وزیر انوراگ ٹھاکر نے وقف جائیدادوں کو 'لینڈ جہاد' سے تشبیہ دے ڈالی ہے اور یہی کام یوپی کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ بھی کررہے ہیں۔

حکومت کے ان ہی عزائم کے پیش نظر گزشتہ برس اگست میں وقف ترمیمی بل کی پارلیمنٹ میں زبردست مخالفت ہوئی تھی۔ اپوزیشن پارٹیوں کی زبردست مزاحمت کے بعد حکومت اس بل کو جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی (جے پی سی) کو بھیجنے پر مجبور ہوئی تھی۔ بی جے پی ممبر جگدمبیکا پال کی سربراہی والی اس کمیٹی میں حکومت اور اپوزیشن دونوں کے ممبران شامل تھے، لیکن جب اس کمیٹی کی رپورٹ پیش کی گئی تو اس میں اپوزیشن ممبران کے اعتراضات کو درکنار کرتے ہوئے صرف سرکاری ممبران کی رائے کو ہی اہمیت دی گئی۔ یہ سب کچھ ایک طے شدہ حکمت عملی کا حصہ تھا۔ حکومت پہلے ہی طے کرچکی تھی کہ وہ ہر صورت میں وقف ترمیمی بل کو پارلیمنٹ سے پاس کروالے گی۔ اس سے پہلے کم وبیش پانچ کروڑ مسلمانوں نے ای میل بھیج کر وقف ترمیمی بل کی مخالفت کی تھی۔ خود اقلیتی امور کے مرکزی وزیر کرن رجیجو نے یہ تسلیم کیا کہ انھیں اس بل کے سلسلے میں 97 لاکھ عرضداشتیں موصول ہوئی ہیں۔ اس دوران حکومت نے مسلمانوں جیسے نام رکھنے والے کچھ ضمیر فروشوں کو اس بل کی حمایت میں بیان جاری کرنے کو کہا۔ اس میں درگاہ اجمیر اور فتحپور سیکری کی درگاہ کے نام نہاد سجادہ نشین بھی شامل تھے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا کام مسلم مفادات کے خلاف حکومت کے ہر غلط کام کی تائید کرنا ہے۔ ایسے ہی گندم نما جو فروش پارلیمنٹ میں بحث کے دوران وقف ترمیمی بل کی حمایت میں مودی کی تصویریں لے کر جگہ جگہ مظاہرہ کررہے تھے اور گودی میڈیا کے چینل انھیں خوب نمایاں کرکے دکھا رہے تھے۔ اسی قسم کے لوگوں نے نتیش کمار کے افطار کے بائیکاٹ کی اپیل کے باوجود پوری بے شرمی کے ساتھ اس میں شرکت کی تھی۔ سب سے زیادہ افسوس ناک بات یہ ہے کہ جس نتیش کمار سے مسلمانوں نے ان کے 'سیکولر' ہونے کی بنا پر بڑی امیدیں باندھی تھیں ان کے نمائندے للن سنگھ نے پارلیمنٹ میں بی جے پی ممبران سے زیادہ جوش وخروش کے ساتھ وقف ترمیمی بل کی حمایت کی اور وزیراعظم کی شان میں قصیدے پڑھے۔ اس کے برعکس اپوزیشن پارٹیوں کے ممبران نے اوقافی جائیدادوں کے معاملے میں حکومت کے خفیہ ایجنڈے کو بے نقاب کیا۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ حکومت کی ہمنوا جن نام نہاد سیکولر پارٹیوں سے مسلمانوں نے اس بل کی مخالفت کی امیدیں باندھی تھیں انھوں نے سب سے پہلے اپنے ممبران کو ہدایت دی کہ وہ وقف ترمیمی بل کے حق میں ووٹ دیں۔ مسلمانوں کا ایک بڑا مسئلہ یہ ہے کہ وہ بار بار ایک ہی قسم کے لوگوں سے دھوکہ کھاتے ہیں۔ اس میں قصور دھوکہ دینے والوں کا نہیں بلکہ بے جا اعتبار کرنے والے مسلمانوں کا ہوتا ہے۔ مسلمان جنھیں سیکولر سمجھ کر ووٹ دیتے ہیں وہ سب سے بڑے موقع پرست ثابت ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کو سب سے زیادہ تعجب بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار پر ہے۔ بہار میں اسمبلی انتخابات کی آمد آمد ہے اور مسلمانوں کو یقین تھا کہ وہ مسلم ووٹوں کے لالچ میں وقف ترمیمی بل کی مخالفت کریں گے۔ اس سلسلہ میں مسلم پرسنل لاء بورڈ نے پٹنہ میں ایک احتجاجی پروگرام بھی کیا تھا مگر نتیش نے مسلمانوں کی امیدوں پر پانی پھیرتے ہوئے اپنے سیاسی آقاؤں کو خوش کرنے کا کام کیا۔ حکومت کے دوسرے اتحادی چندرا بابو نائیڈو نے تو باقاعدہ وجے واڑہ میں جمعۃ الوداع کی نماز میں شرکت کی اور چوغہ پہن کر مسلمانوں کو یقین دہانی کرائی تھی کہ وہ وقف کے معاملہ میں مسلمانوں کے ساتھ ہیں، لیکن پارلیمنٹ میں انھوں نے بھی نتیش کمار ہی راہ لی۔ اسی طرح چراغ پاسوان اور جینت چودھری سے بھی مسلمانوں کو کچھ امیدیں تھیں، لیکن انھوں نے بھی اس بل کی تائید کی۔ جن حقیقی سیکولر پارٹیوں نے پوری قوت کے ساتھ اس بل کی مخالفت کی ہے، مسلمانوں کو ان کا احسان مند ہونا چاہئے۔☆☆☆

masoom.moradabadi@gmail.com

وقف ترمیمی بل۔ احتجاج نہیں، صبر وضبط سے کام لیں

اختر جمال عثمانی

> کافی عرصے سے سوشل میڈیا پر وقف بورڈ کے خلاف تحریک چلائی جارہی ہے۔ بار بار بتایا جارہا ہے کہ وقف بورڈ کے پاس دفاع اور ریلوے سے زیادہ زمین ہے۔ آج کی تاریخ میں وقف کے پاس آٹھ لاکھ بہتر ہزار سے زیادہ رجسٹرڈ جائیدادیں ہیں جو تقریباً آٹھ لاکھ ایکڑ پر مشتمل ہیں جیسے یہ ظاہر کیا جارہا ہو کہ اس زمین پر وقف نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہو۔ بلکہ عوام میں اس طرح کے میسج بھیجے جارہے تھے کہ آپ کل صبح سو کر اٹھیں گے تو آپ کی زمین وقف بورڈ کی ہوچکی ہوگی۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ یہ ساری زمین وہ ہے جو مسلمانوں نے مسجدوں، مقبروں، درگاہوں، قبرستانوں اور دیگر فلاحی کاموں کے لئے وقف کی ہوئی ہے۔ تو دراصل معاملہ مسلمانوں کی فلاح بہبود کا کم اور بیش قیمتی زمینوں کا زیادہ ہے۔

وقف ترمیمی بل 2025 دونوں ایوانوں سے پاس ہوچکا ہے۔ صدر مملکت کے دستخط ہونے کے ساتھ ہی یہ نافذ ہو جائے گا۔ مسلمانوں نے NDA کے ہی کچھ اتحادیوں کو سیکولر سمجھ کر ان سے امید لگا رکھی تھی کہ وہ اس بل کی مخالفت کریں گر۔ ہائے رے معصومیت، سوال یہ اٹھتا ہے کہ اب مسلمان کیا کریں۔ اگرچہ حکومت کی طرف سے بل پیش کرتے ہوئے وزیر اقلیتی بہبود نے اس کی حمایت میں نہایت معصومانہ انداز میں اسے غریب مسلمانوں کے لئے فائدے مند بتایا۔ اگر حکومت کی منشاء مسلمانوں کی فلاح اور بہبود ہوتی تو مرکزی اور صوبائی حکومتیں وہ ساری قیمتی زمینیں خالی کر کے وقف بورڈ کو سونپ دیتیں جن پر وہ قابض ہیں۔ دراصل معاملہ اتنا سیدھا سادا نہیں ہے۔ وقف بورڈ کے پاس دفاع اور ریلوے کے بعد سب سے زیادہ زمینوں کی ملکیت ہے۔ 1923 میں مسلم وقف ایکٹ لایا گیا۔ اس کے بعد حکومت نے 1954 میں وقف ایکٹ نافذ کیا جس کے تحت 1955 میں مرکز میں ایک [illegible]

ہے۔ اسکے تین ممبران میں سے دو لوک سبھا سے اور ایک راجیہ سبھا سے ہوتا ہے۔ ان کے علاوہ صوبائی وقف بورڈوں کے تین چیرمین روٹیشن پر پر آتے رہتے ہیں۔ دو ممبران ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے جج ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ مسلم اسکالر اور ایکسپرٹ جن کو سرکار چاہے کونسل میں رکھ سکتی ہے۔ یہ وہ سینٹرل وقف کونسل ہے جو مرکزی حکومت کو وقف کے معاملات میں صلاح دیتی ہے۔ تقریباً اسی قسم کا ڈھانچہ صوبائی وقف بورڈوں کا بھی ہوتا ہے صوبائی وقف بورڈ کا ایک چیر میں ہوتا ہے۔ دو ممبر ریاستی حکومت نامزد کرتی ہے جس میں عام طور پر ایک مسلم ایم ایل اے اور ایک مسلم ایم پی ہوتا ہے۔ [illegible]

قانون سازی کی اہل ہے۔ دوسران کا یہ مغالطہ کہ مسلمانوں میں اضطراب جسے ان دنوں عام طور پر چوڑی ٹائٹ کرنا بولا جاتا ہے ان کے ووٹ بینک کی مظبوطی کا باعث بنتا ہے۔ اکثریت کے ایک بڑے طبقے کو یقین دلا دیا گیا ہے کہ ملک کی تقسیم کے بعد اس ملک پر مسلمانوں کو کوئی حق نہیں ہے۔ ادھر کافی عرصے سے سوشل میڈیا پر وقف بورڈ کے خلاف تحریک چلائی جارہی ہے۔ بار بار بتایا جارہا ہے کہ وقف بورڈ کے پاس دفاع اور ریلوے سے زیادہ زمین ہے۔ آج کی تاریخ میں وقف کے پاس آٹھ لاکھ بہتر ہزار سے زیادہ رجسٹرڈ جائیدادیں ہیں جو تقریباً آٹھ لاکھ ایکڑ پر مشتمل ہیں جیسے یہ [illegible]

شہروں اور راجدھانیوں میں یہی حال ہے۔ سرمایہ داروں کے ان زمینوں کے حصول میں سب سے بڑی رکاوٹ وقف بورڈ ہے۔ اسی لئے یہ ترمیمی بل بورڈ کے اختیارات میں تخفیف کرنے کے مقصد سے لایا گیا ہے۔ اس میں وقف بورڈ کے سروے اور ٹربیونل کے اختیارات میں تخفیف کی جا رہی ہے۔ وقف بورڈ کو کمزور کرنے کے بعد وہی آزمودہ نسخہ کہ تنازعہ کھڑا کر کے عدالت کے راستے زمین پر قبضہ کیا جائے اختیار کیا جائے گا۔ ابھی قانون باقاعدہ نافذ بھی نہیں ہوا ہے کہ اتر پردیش حکومت نے اضلاء کے حکام کو وقف جائدادوں کے سروے کا حکم دے دیا ہے۔

[illegible]

افسر غیر مسلم ہوں گے، یہ شق اشتعال انگیز ہے حالانکہ غیر مسلم ممبران سے کوئی دقت نہیں ہونی چاہئے لیکن کیا سرکار یہ پیمانہ رام مندر ٹرسٹ، ویشنو دیوی، تروپتی بالاجی، طجگناتھ پوری، بدری ناتھ، کیدارناتھ اور سدھی ونا یک مندر گرودوارا پربندھک کمیٹی اور دیگر کمیٹیوں پر بھی لاگو کرنے کی جسارت کرے گی کہ ان میں غیر ہندو یا غیر سکھ ممبران ہوں۔ بل میں ایک بات بہتر لگی کہ سارے رکارڈ کو ڈجیٹلائز کر کے پورٹل پر اپلوڈ کیا جانا چاہئے۔ ویسے بھی تحفظ کے لئے املاک کا باقاعدہ رجسٹریشن ضروری ہے۔

وقف ترمیمی بل 2025 پاس ہوجانا مسلمانوں کی ملک میں سماجی اور سیاسی حیثیت کی تنزلی کا مظہر ہے۔ جیسا کہ کچھ تنظیموں نے سڑکوں پر احتجاج کا منصوبہ بنایا ہے، یہ مناسب نہیں معلوم ہوتا ہے، کچھ شر پسندان مظاہروں میں داخل ہوکر بدامنی پیدا کر سکتے ہیں اور پھر جیسا کہ ماضی میں سی اے اے کے خلاف احتجاج اور حال میں سنبھل میں جامع مسجد کو لے کر ہوئے واقعات کے تجربات بتاتے ہیں، اس ملک میں مظاہرین اگر مسلمان ہوں تو وہ سخت پولیس ایکشن کی زد میں ہوتے ہیں اور گولیوں کے نشانہ بنتے ہیں، طرح طرح کی دفعات عائد کر کے گرفتاریاں ہوتی ہیں۔ نوجوانوں کے مستقبل برباد کر دئے جاتے ہیں جائیدادیں ضبط ہوتی ہیں گھروں پر بلڈوزر چلتے ہیں ان کے ساتھ ملک کے شہری کے بجائے دشمنوں جیسا سلوک کیا جاتا ہے۔ اس لئے سمجھ لیں کہ یہ [illegible]

(Mb.9450191754، بارہ بنکی)

اودھ نامہ

سیکولر کردار کی بدولت

وقف بل دونوں ایوانوں میں توقع کے مطابق منظور ہوگیا۔ آج یا کل بہرحال صدر جمہوریہ کے دستخط بھی ہوجائیں گے اور یہ بل قانونی شکل اختیار کرلے گا۔ اب اعلان ہورہا ہے کہ ملت کی ترجمانی کا دعوی کرنے والی غیر سیاسی جماعتیں سپریم کورٹ سے رجوع ہوں گی دو درخواستیں داخل بھی ہوگئی ہیں، اگر عدالت عظمی اس معاملہ کو سماعت کے لئے منظور کر بھی لیتی ہے تو وہ اس قانون پر حکم امتناعی تو دینے سے رہی، یعنی مقادمہ بھی چلتا رہے گا اور قانون بھی اپنا کام کرتا رہے گا۔ پھر یہ ہوگا کہ دو چار سال بعد سپریم کورٹ میں اسی طرح ذلت اور رسوائی ہوگی جس طرح سے بابری مسجد کے مقدمے میں ہوئی تھی۔ لگاتار مسلمانوں کے اور اسلامی شعائر کے خلاف صادر ہوتے احکامات اور پاس ہوتے بل اس امر کے غماز ہیں کہ اب کسی بھی ایوان انصاف کے در پر دستک دینا خود کو اور ملت کو جھوٹی تسلی دینا ہے، کیونکہ جمہوریت کے چاروں ستون آہستہ آہستہ زعفرانی رنگ میں رنگے جاچکے ہیں۔ بی جے پی اور اس کی حریف جماعتوں کے پاس پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں اتنی اکثریت ہے کہ وہ اب بابا امبیڈکر کے تدوین کیے گئے دستور ہند کو حسب مرضی بدل سکتے ہیں۔ نئے نئے قانون لاسکتے ہیں اور تعداد کی طاقت پر انھیں پاس بھی کراسکتے ہیں۔ آہستہ آہستہ سب کچھ وہی ہورہا ہے جو ایک ہندو راشٹرا میں کیا جاسکتا ہے۔

بال گنگادھر تلک، سوامی وویکانند، ساورکر اور گولکر نے بھارت کو ایک ہندو راشٹر بنانے کا خواب دیکھا تھا، جسے بھاجپائی وزرا نے حقیقت میں بدلنے کی کوشش کی اور اب موجودہ وزرا توقع ہیکہ اس خواب کو حقیقت میں بدل ہی دیں گے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جن سنگھ، آر ایس ایس، ہندو مہا سبھا، ہندو واہنی، بجرنگ دل، وشوا ہندو پریشد نے اپنے اپنے پلیٹ فارموں سے شدت کے ساتھ ہندو راشٹرا کے لیے تحریک چلائی۔ جبکہ سیکولرزم کا نقاب اوڑھے، کانگریس اور دوسری سیکولر جماعتوں نے ڈھکے چھپے طریقے سے ان کی مدد کی۔ بیشتر سیکولر سیاست دان اوپر سے کھدر اور اندر سے خاکی نیکر میں ہی نظر آئے۔ تازہ مثال چندرا بابو نائیڈو اور نتیش کمار کی سامنے ہے۔ جن کی بنیادیں مسلمانوں کے ووٹ پر کھری ہیں لیکن انھوں نے مسلمانوں کے ساتھ بڑی ڈھٹائی کے ساتھ غداری کی اور بے شرمی کی مکسراہٹ بکھیرتے رہے۔ آزادی کی تین چوتھائی صدی گذر جانے کے بعد آج مسلمان خود کو اکیلا اور بے بس محسوس کر رہا ہے۔ بیس تا پچیس فیصد آبادی کا تناسب رکھنے کے باوجود، اپنی حالت زار کے لیے کس کو الزام دے اسے سمجھ میں نہیں آرہا۔

اعلی تعلیم اور روزگار کے بہانے ہزاروں مسلم خاندان مغربی ممالک کو ہجرت کر چکے ہیں مگر گزشتہ بیس پچیس برس کے دوران ایک عالمی تحریک کے تحت ان مغربی ممالک میں بھی ان کا مستقبل محفوظ نہیں ہے۔ پچاس سے زائد مسلم ممالک ہیں جن کی ترقی میں ہندوستانی تارکین وطن نے اہم رول ادا کیا۔ اس سے ان کی معیشت بہتر ضرور ہوئی ساتھ ہی انہوں نے اپنے ملک کی معیشت کو بھی مستحکم کیا۔ ان مسلم ممالک سے ہندو تارکین وطن نہ صرف اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں بلکہ انہیں ہر قسم کی مذہبی آزادی حاصل ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق مسلم ممالک میں ہندوؤں کے مذہبی رواداری کا ثبوت یہ ہیکہ سعودی عرب میں ہندو آبادی کا 1.1٪ حصہ ہیں، اور اگلے 25 برس میں 6.1٪ ہوجائیں گے۔ کویت میں ساڑھے آٹھ لاکھ، قطر میں ساڑھے چار لاکھ، بحرین، یمن، عمان، یواے ای میں بھی آبادی قابل لحاظ ہے۔ ابوظہبی، دوبئی میں باقاعدہ مندروں کی تعمیر ہوچکی ہیں۔ جسے ہندوستان کی مرکزی حکومت اپنی سب سے بڑی کامیابی قرار دیتی ہے۔ ستم بالائے ستم یہ کہ مندر کی افتتاحی تقریب میں ابوظہبی کے شاہی خاندان کے افراد نے شرکت بھی کی اور رسومات میں حصہ بھی لیا۔ ان کا یہ کردار دیکھ کر کون یقین کرے گا کہ ان کی قیادت والے ہندوستان میں مسلمانوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا جارہا ہے۔ مساجد کی بنیادیں کھود کر مندر تلاش کیے جارہے ہیں، مساجد اور آستانوں کے احاطہ میں ہنومان چالیسہ پڑھا جارہا ہے، گنبدوں اور میناروں پر بھگوا جھنڈے لگائے جارہے ہیں، مسلمانوں پر حملے ہورہے ہیں، مودی جی کچھ بولتے نہیں، انہیں بولنے کی ضرورت بھی نہیں کیوں کہ جو کچھ بولنا اور زہر اگلنا ہے وہ ایک وزیر اعلی کررہے ہیں۔ انہیں یقین ہے کہ اس ملک کا اقتدار مسلم دشمنی پر ہی مل سکتا ہے چنانچہ آج ان کی ریاست مسلم دشمنی کا سب سے بڑا ماڈل بنتی جارہی ہے۔ مختلف علاقوں میں فسادات کے نام پر مسلمانوں کے گھروں، دکانات کو بلڈوزر اور آگ کے حوالے کیا گیا۔ پولیس فائرنگ میں ہلاک ہونے والے مسلمانوں کے ساتھ انصاف اس طرح کیا گیا کہ ان ہی کے ارکان خاندان کے خلاف مقدمہ دائر کرکے جیل بھیج دیا گیا۔

دوسری طرف نریندر مودی کے بارے میں قیاس آرائیاں جاری ہیں کہ اگلے سال جب وہ وزارت عظمیٰ کے عہدہ کے لئے عمر کے اعتبار سے اہل نہ ہونگے تو ملک کا صدر بنادیا جائے گا۔ پھر ممکن ہے کہ دستور میں تبدیلی لاکر ہندوستان میں صدارتی طرز حکومت کو قائم کیا جائے۔ بہرحال یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ اگر ہندوستان، بی جے پی کی کوششوں سے ہندو راشٹر بھی بن جائے تو وہ عالمی برادری میں تنہا رہ جائے گا۔ کیونکہ ہندوستان کی اہمیت قدر و قیمت اس کے سیکولر کردار کی بدولت ہے۔

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک پبلشر پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل مارکیٹ پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

یونانی دوائی مینوفیکچرنگ میں پائیداری کے چیلنجز

سید منیر عظمت

یونانی طب، جو ایک قدیم اور معتبر سسٹم پر مبنی ہے، اپنی تاثیر اور قدرتی اجزاء کے استعمال کے حوالے سے نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا بھر میں مقبول ہے۔

یہ صرف ایک طبی علم نہیں، بلکہ ایک مکمل فلسفہ ہے، جو انسان اور قدرت کے درمیان ہم آہنگی، توازن اور فلاح کا پیغام دیتا ہے۔ لیکن جیسا کہ ہر ترقی کی اپنی مشکلات اور چیلنجز ہوتے ہیں، یونانی طب کی صنعت بھی اپنی پائیداری کے مسائل سے نبرد آزما ہے۔

یہ مضمون ایک ایسے وقت میں لکھا جا رہا ہے جب یونانی دوائیوں کی مانگ میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے، لیکن اس کے ساتھ ہی اس صنعت کو درپیش پائیداری کے بحران نے اس کے مستقبل کو سوالیہ نشان بنا دیا ہے۔ یہ بحران نہ صرف اس علم کی بقاء کے لیے خطرہ بن چکا ہے بلکہ یہ ہمارے قدرتی وسائل اور ماحولیاتی توازن کے لیے بھی ایک سنگین چیلنج بن چکا ہے۔

یونانی طب کی بنیاد قدرتی وسائل پر ہے، اور جب یہ وسائل غیر متوازن طریقے سے استعمال ہونے لگیں تو نہ صرف طب کی اس قدیم روایت کو نقصان پہنچتا ہے بلکہ ہم ایک ناقابل تلافی ماحولیاتی بحران کی طرف بڑھنے لگتے ہیں۔ جنگلی جڑی بوٹیوں کی بے دریغ کٹائی، ماحولیاتی تبدیلیوں کی غیر متوقع رفتار، قانونی رکاوٹیں اور سپلائی چین کی کمزوریوں کے درمیان یہ صنعت اپنی بقاء کے لیے جدوجہد کر رہی ہے۔

لیکن یہ چیلنجز صرف مسائل نہیں ہیں، یہ ہمارے لیے ایک موقع بھی ہیں، ایک موقع کہ ہم اس علم کی بقاء کے لیے ایسے عملی اقدامات کریں جو نہ صرف اس کے ماضی کو محفوظ رکھیں بلکہ اس کی مستقبل کو بھی روشن بنائیں۔ ہم سب کو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ یونانی طب کی پائیداری کا راستہ صرف اس کے قدرتی وسائل کے صحیح استعمال میں نہیں، بلکہ ان طریقوں کے تعین میں ہے جو نہ صرف ماحول کے لیے سازگار ہوں، بلکہ وہ معاشرتی ذمہ داری بھی ادا کریں۔

یہ تحریر یونانی طب کی مینوفیکچرنگ کے پائیداری کے چیلنجز اور ان کے حل کی تفصیل پیش کرے گی، جس کا مقصد اس علم کو نہ صرف بچانا بلکہ اس کی روح کو بھی زندہ رکھنا ہے۔

1. بے دریغ کٹائی اور اس کے اثرات

یونانی طب میں استعمال ہونے والے بیشتر اجزاء قدرتی پودوں سے حاصل کیے جاتے ہیں، جن کی بے تحاشا کٹائی نے ان پودوں کی کمی کو جنم دیا ہے۔ یہ غیر پائیدار طریقہ نہ صرف مینوفیکچرنگ کی لاگت بڑھاتا ہے بلکہ ان پودوں کی نسلوں کے ناپید ہونے کا بھی خطرہ پیدا کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، کچھ اہم جڑی بوٹیاں اور پودے جن پر یونانی طب کا دارومدار ہے، اب ناپید ہونے کے خطرے سے دوچار ہیں۔ ان میں سے بہت سے پودے قدرتی ماحول میں اگتے ہیں اور ان کی بڑھوتری کی رفتار بھی خاصی سست ہوتی ہے، جس کی وجہ سے انہیں پائیداری سے حاصل کرنا ممکن نہیں رہا۔

جب تک ہم اس مسئلے پر قابو نہیں پاتے، یونانی دوائیوں کی پائیدار فراہمی کے لیے ایک گہری فکر و تدبیر کی ضرورت ہوگی۔ اگر وقت پر اقدامات نہ کیے گئے، تو یہ صنعت اپنے قدرتی وسائل تک رسائی کھو سکتی ہے۔ اس کے نتیجے میں نہ صرف قیمتوں میں اضافہ ہوگا بلکہ ان دواؤں کی تاثیر اور معیار بھی متاثر ہوسکتا ہے۔ اس سلسلے میں فوری اقدامات کی ضرورت ہے تاکہ کٹائی کے عمل کو منظم کیا جا سکے اور طبی پودوں کی کاشت کو فروغ دیا جا سکے۔

2. قانونی رکاوٹیں: تحفظ اور صنعتی ضروریات کے درمیان توازن

یونانی طب کے تحفظ کے لیے جو قوانین بنائے گئے ہیں، وہ قدرتی وسائل کے تحفظ کے حوالے سے اہم ہیں، مگر ان کے عمل درآمد میں مینوفیکچررز کو کئی مشکلات کا سامنا بھی ہوتا ہے۔ ناپید ہونے والی اقسام کی حفاظت کے لیے بنائے گئے قوانین اکثر خاص خام مال کی دستیابی کو محدود کر دیتے ہیں۔ یہ قوانین اگرچہ ماحولیاتی توازن کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہیں، مگر ان کی تعمیل میں پیچیدگیاں بڑھ جاتی ہیں۔ چھوٹے کاروبار جو ان سخت قوانین کو پورا کرنے کے لیے وسائل سے محروم ہیں، ان کے لیے یہ ایک بڑا چیلنج بن جاتا ہے۔

یونانی طب کی صنعت میں ان قوانین کا نفاذ ضروری ہے تاکہ حیاتیاتی تنوع کا تحفظ ہو سکے، لیکن اس کے ساتھ ہی مینوفیکچررز کو ان پابندیوں کے ذریعے پیدا ہونے والی مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ اس مسئلے کا حل یہ ہے کہ حکومت ایسی پالیسیوں کا نفاذ کرے جو ماحولیاتی تحفظ کے ساتھ ساتھ صنعتی ضروریات کو بھی پورا کر سکے۔ حکومتی تعاون اور اختراعی طریقوں سے ان قوانین کو ایک متوازن شکل دی جا سکتی ہے۔

3. کاشتکاری کی رکاوٹیں اور اس کا حل

طبی پودوں کی کاشت، بے شک پودوں کی بے دریغ کٹائی کے مسئلے کا ایک ممکنہ حل پیش کرتی ہے، مگر اس میں بھی کئی مشکلات پیش آتی ہیں۔ سب سے پہلی رکاوٹ زمین کی محدود دستیابی ہے، خاص طور پر وہ علاقے جہاں ان پودوں کی مخصوص اقسام اگتی ہیں۔ دوسری بڑی رکاوٹ موسمیاتی تغیرات ہیں، جو کاشت کے عمل میں بڑی مشکلات پیدا کر سکتی ہیں۔ اگر ہم یونانی طب کے لیے استعمال ہونے والے پودوں کی کاشت کو بڑھانا چاہتے ہیں تو ہمیں ان کی بڑھوتری کے لیے مناسب ماحولیاتی حالات پیدا کرنے ہوں گے۔

کاشتکاری کے ذریعے اس مسئلے کا حل تلاش کرنا بہت ضروری ہے، لیکن یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کسانوں کو جدید کاشتکاری کے طریقوں سے آگاہ نہ کیا جائے اور انہیں صحیح نوعیت کی ٹیکنالوجی فراہم نہ کی جائے۔ زمین کی بہتری، مناسب آبپاشی کے انتظامات، اور موسمیاتی لچکدار زراعت کے طریقوں کو فروغ دینا اس سمت میں اہم قدم ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت کو کسانوں کی معاونت کرنی ہوگی تاکہ وہ اس صنعت کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بھرپور طریقے سے کام کر سکیں۔

4. سپلائی چین (Chain) کی کمزوریاں: خام مال کے پائیدار ذرائع کی ضرورت

یونانی طب کی مینوفیکچرنگ میں ایک اور سنگین مسئلہ سپلائی چین کی کمزوری ہے۔ اگرچہ دنیا بھر میں یونانی دواؤں کی مانگ بڑھ رہی ہے، مگر خام مال کے پائیدار ذرائع ابھی تک استوار نہیں کیے گئے ہیں۔ کاشتکاروں اور مقامی کمیونٹی کے ساتھ شراکت داری کی کمی اور منصفانہ تجارت کے اصولوں کا نہ ہونا اس مسئلے کو مزید پیچیدہ بنا دیتا ہے۔ اس کے نتیجے میں خام مال کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ آتا ہے اور مارکیٹ میں اس کی مسلسل فراہمی متاثر ہوتی ہے۔

اس چیلنج کو حل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ مینوفیکچررز اخلاقی خریداری کے طریقوں پر عمل کریں۔ مقامی کسانوں اور پروڈیوسروں کے ساتھ شراکت داری کرنے سے نہ صرف خام مال کی مستحکم فراہمی کو یقینی بنایا جا سکتا ہے بلکہ مقامی کمیونٹیز کی سماجی و اقتصادی ترقی میں بھی مدد مل سکتی ہے۔ یونانی طب کے مینوفیکچررز کو اپنے خام مال کے ذرائع کی پائیداری کو یقینی بنانا چاہیے تاکہ یہ صنعت طویل مدتی طور پر قائم رہ سکے۔

5. ماحولیاتی تبدیلی: ایک نیا خطرہ

ماحولیاتی تبدیلی کے اثرات یونانی طب کی مینوفیکچرنگ کے لیے ایک نیا اور بڑھتا ہوا چیلنج ہیں۔ درجہ حرارت میں اضافے، بارش کے انداز میں تبدیلی، اور مٹی کے معیار کی گراوٹ کے سبب بہت سے طبی پودوں کی دستیابی اور اثرات میں کمی آئی ہے۔ کچھ پودے تو مکمل طور پر ناپید ہو چکے ہیں یا ان کے قدرتی مسکن متاثر ہو گئے ہیں، جس سے ان پودوں تک رسائی اور ان کی کارکردگی پر برا اثر پڑا ہے۔

یونانی دواؤں کی مینوفیکچرنگ کے لیے ضروری ہے کہ ماحولیاتی تبدیلیوں کے اثرات کو مدنظر رکھتے ہوئے موسمیاتی لچکدار زراعت میں سرمایہ کاری کی جائے اور متبادل پودوں کی تلاش کی جائے۔ اگر یہ اقدامات فوری طور پر نہ کیے گئے تو مستقبل میں یونانی طب کی مینوفیکچرنگ کے لیے اجزاء کی کمی ہو سکتی ہے۔

6. پائیدار مینوفیکچرنگ: ماحولیاتی اثرات میں کمی

یونانی دوائیوں کی مینوفیکچرنگ میں فضلہ کا انتظام بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔ جب بھی کسی پودے کو پراسیس کیا جاتا ہے تو اس کے کچھ حصے فضلہ کی صورت میں بچ جاتے ہیں، جنہیں صحیح طریقے سے ٹھکانے نہیں لگایا جاتا۔ اس فضلے کی نامناسب تصرف سے ماحولیاتی آلودگی کا سامنا ہو سکتا ہے۔ یونانی دواؤں کی صنعت کو اپنی مینوفیکچرنگ کے عمل کو زیادہ پائیدار بنانے کی ضرورت ہے، جس میں فضلہ کو ری سائیکل کیا جا سکے اور ماحول دوست ٹیکنالوجیز کا استعمال کیا جا سکے۔

بایوفرٹیلائزرز اور قابل تجدید توانائی کے ذرائع کو فروغ دے کر مینوفیکچرنگ کے ماحولیاتی اثرات کو کم کیا جا سکتا ہے۔ اس کے ذریعے نہ صرف صنعت کا ماحولیاتی اثر کم ہوگا بلکہ یہ ایک پائیدار اور اخلاقی پیداوار کا ماڈل بھی بنے گا، جو آنے والی نسلوں کے لیے فائدہ مند ثابت ہوگا۔

یونانی طب کی مینوفیکچرنگ میں پائیداری کے چیلنجز پیچیدہ ضرور ہیں، مگر یہ ناقابل حل نہیں ہیں۔ ان مسائل پر قابو پانے کے لیے حکومت، مینوفیکچررز، اور دیگر متعلقہ فریقین کو ایک مشترکہ کوشش کرنی ہوگی تاکہ اس قدیم علم کو محفوظ رکھا جا سکے۔ جدید ٹیکنالوجیز، ماحولیاتی تحفظ کے قوانین، اور اخلاقی تجارتی طریقوں کا استعمال یونانی طب کو ایک پائیدار اور جامع صنعت میں تبدیل کر سکتا ہے جو نہ صرف صحت کے شعبے میں انقلاب لائے بلکہ اس کے قدرتی ورثے کو بھی برقرار رکھے۔

☆☆☆☆☆

عاصم گونڈوی کی دوہا نگاری "بند ہوا بازار" کے حوالے سے

مصباح انصاری

دوہا ہندی شاعری کی قدیم ترین صنف سخن ہے۔ اس صنف کو ہندی میں "دوہا چھند" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ہندی ادب کے شاعروں نے "دوہا چھند" کے اصولوں کی روشنی میں دوہے لکھے ہیں۔ "دوہا چھند" کے دو مصرعے ہوتے ہیں اور ہر مصرع 24 ماتراؤں پر مبنی ہوتا ہے۔ دوہے کے دونوں مصرعے دو حصوں میں منقسم ہوتے ہیں۔ یعنی ایک دوہے کے چار حصے ہوتے ہیں۔ پہلے اور تیسرے حصے میں 13-13 ماترائیں، دوسرے اور چوتھے حصے میں 11-11 ماترائیں ہوتی ہیں۔ پہلے اور تیسرے حصے کو وشم اور دوسرے اور چوتھے حصے کو سم کہا جاتا ہے۔ پہلے اور تیسرے یعنی وشم حصوں کے آخر میں جگن 121 بروزن فعول کی صورت میں ماترائیں نہ آئیں اس کا خیال رکھا جاتا ہے۔ لیکن اس کی قید لازم نہیں اور سم حصوں کے آخر میں ایک لگھو یعنی ایک حرفی لفظ آنا چاہیے۔ مثال کے طور پر کبیر داس اور ندا فاضلی کے یہ دوہے دیکھیں:

بڑا ہوا تو کیا ہوا جیسے پیڑ کھجور
پنچھی کو چھایا نہیں پھل لاگے اتی دور
ماکھی گڑ میں گڑی رہی پنکھ رہے لپٹائے
ہاتھ ملے اور سر دھنے لالچ بری بلائے

(کبیر داس)

وہ صوفی کا قول ہو، یا پنڈت کا گیان
جتنی بیتے آپ پر، اتنا ہی سچ جان

(ندا فاضلی)

اردو میں دوہا لکھنے والے شاعروں نے دوہا لکھنے کے لیے "دوہا چھند" کے علاوہ "سرسی چھند" کا بھی انتخاب کیا۔ ماتراؤں کی تعداد کے سوا اس کے اجزائے ترکیبی میں دوہا سے کچھ مختلف نہیں۔ اس کے پہلے اور تیسرے حصے میں 16-16 اور دوسرے اور چوتھے حصے میں 11-11 ماترائیں ہوتی ہیں۔ یعنی ایک مصرعے میں 27 ماترائیں۔ اردو کے کئی دوہا گو شعرا خصوصاً پاکستان کے دوہا نگاروں نے دوہا لکھنے کے لیے 'سرسی چھند' کا استعمال کیا ہے۔ مثال کے طور پر جمیل عظیم آبادی کا یہ دوہا دیکھیے:

جیون پتھ پر گھوم رہا ہوں، برسوں سے ہلکان
بھاگ میں میرے لکھا نہیں کیا، جیون کا نروان

حالانکہ مراقم کا ماننا ہے دوہا لکھنے کے لیے 'دوہا چھند' کے اصول و ضوابط کی پابندی ہونی چاہیے۔ ہندوستان میں دوہا لکھنے والے اکثر شعرا نے دوہا کے اصول و ضوابط کی پابندی کی ہے۔ دوہا کی ہیت سے نکل کر اب اس کے موضوعات کی طرف رخ کرتے ہیں۔ ابتدائی دور کے دوہوں کے مضامین پر نظر ڈالتے ہیں تو واضح ہوتا ہے کہ، دوہا بھگوان کی بھگتی اور مندروں تک محدود تھا۔ لیکن تبدیلی وقت کے ساتھ ساتھ اس کے مضامین میں بھی تبدیلی آئی اور اس نے عوام کے جذبات و احساسات کے بیان میں اہم اور مؤثر کردار ادا کیا۔ دوہا کے موضوعات کے سلسلے میں سید ناصر شہزاد رقمطراز ہیں:

"یہ صنف اشلوک، کبت، سویا اور بھوگ کی طرح مندروں تک محدود تھی اور اس سے پرارتھنا کی پرتو کا کام لیا جاتا تھا۔ گر اسے حضرت بو علی قلندر، امیر خسرو، ملک الشعرا بہاری لال، سورداس، عبدالرحیم رحمن، پدماکر، بھوشن، سید غلام نبی رسلین اور ملک محمد جائسی جیسے شعرا نے مندروں کے ماحول سے نکال کر عوامی پرچوں سے آگاہ کیا۔"

("دوہا سنسار، جمیل عظیم آبادی صفحہ 18)

چند سیدھے سادے اور عام فہم الفاظ میں سبق آموز واقعات کو رقم کرنے اور حدایت کرنے کے لیے دوہا سے بہتر کوئی صنف نہیں رہی۔ یہی سبب ہے کہ دوہا صوفی سنتوں کی پسندیدہ صنف سخن رہی ہے۔ یہ صنف سمندر کو کوزے میں سمیٹنے کا ہنر خوب رکھتی ہے۔ اس کے اوصاف بیان کرتے ہوئے عرفان صدیقی لکھتے ہیں:

"دوہے کی روایت انسان دوستی، خلوص اور سادگی و پرکاری کی روایت ہے۔ یہ روایت تفکر اور فلسفے کے بوجھل پن اور عالمانہ اظہار سے دامن کش رہتی ہے اور جذبے کی صداقت اور بیان کی سادگی پر اصرار کرتی ہے۔"

("دوہا درپن" شمس فرخ آبادی صفحہ 7)

یہی سبب ہے کہ دوہا کی معنویت اور اہمیت ہر دور میں برقرار رہی۔ عوام نے اسے سر آنکھوں پہ بٹھایا۔ اس کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ یہ دل سے نکل کر سیدھا دل پر اثر کرتی ہے۔ اردو میں دوہا لکھنے والوں میں جمیل الدین عالی، کرشن بہاری نور، عظمت اللہ خاں، ندا فاضلی، ظفر گورکھپوری، فراق گورکھپوری، مخمور سعیدی، قتیل شفائی، بھگوان داس اعجاز، ساغر نظامی، پرتو روہیلہ اور شہریار وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ لیکن انکے علاوہ بھی بہت سے ایسے نام ہیں جنہوں نے اپنی دوہا نگاری سے اس صنف کی آبیاری کی ہے۔ لیکن زمانہ ان کے نام سے انجان ہے یا پھر ان کی شہرت کا دائرہ محدود ہے۔ ایسی ہی ایک شخصیت کا نام عاصم گونڈوی ہے۔ جنہوں نے دوہے کو اپنے جذبات و خیالات کے اظہار کا ذریعہ بنایا۔

عاصم گونڈوی کا پورا نام حافظ محمد مسیح الدین ہے۔ موجودہ دور میں گورکھپور کی سرزمین پر بزرگ شاعر جالب نعمانی کے بعد اگر کسی شاعر کو استاد شاعر کہا جا سکتا ہے تو بلاشبہ وہ شخصیت عاصم گونڈوی کی ہے۔ عاصم گونڈوی بیک وقت نثر اور نظم دونوں پر یکساں دسترس رکھتے ہیں۔ اب تک ان کے گیارہ شعری مجموعے اور سات نثری تصانیف منظر عام پر آ کر مقبولیت حاصل کر چکی ہیں۔ نعتیہ شاعری پر مشتمل انکا پہلا شعری مجموعہ "گل فردوس" کے نام سے 1980ء میں شائع ہوا۔ اس کے بعد موصوف نے کبھی پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا اور ایک کے بعد ایک دیگر ادبی کارنامہ انجام دیا۔ انکا تازہ ترین شعری مجموعہ "بند ہوا بازار" 2021ء میں منظر عام پر آیا۔ یوں تو "بند ہوا بازار" عاصم گونڈوی کی تازہ ترین تصنیف ہے لیکن اسکا مسودہ 1997ء میں تیار ہو چکا تھا۔ کسی دشواری کے سبب اس وقت شائع نہ ہو سکا۔ اس سلسلے میں وہ خود لکھتے ہیں:

"دوہوں اور چند رباعیات کا مجموعہ بند ہوا بازار' 1997ء میں شائع کرنے کا ارادہ تھا، جس پر جناب شبنم گورکھپوری مرحوم نے ایک مختصر مقدمہ بھی تحریر کیا تھا لیکن ناگزیر وجوہات سے اس کی طباعت اس وقت نہ ہو سکی۔"

("بند ہوا بازار" عاصم گونڈوی صفحہ 06)

ایک بار جو کام رک جاتا ہے وہ کس قدر مشکل ہو جاتا ہے اسکا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ "بند ہوا بازار" کو از سر نو منظر عام پر آنے میں پورے 24 سال لگ گئے۔ بحر حال اب جبکہ یہ کتاب ہمارے سامنے ہے اس کا حق ادا کرنا ہمارا فریضہ ہے۔ کتاب کی اشاعت میں تاخیر ہوئی تو ایک مثبت پہلو یہ رہا کہ پہلے جہاں اس میں رباعیات و دوہے شامل تھے اب رباعیات و دوہوں کے ساتھ اس میں قومی یکجہتی، حب الوطنی اور اخلاقی موضوعات پر مبنی نظمیں بھی شامل ہیں۔ 140 صفحات پر مشتمل اس کتاب میں 330 دوہے، 30 رباعیاں اور 26 نظمیں ہیں۔ اس مضمون میں ہم عاصم گونڈی کی دوہا نگاری کے سلسلے میں گفتگو کریں گے۔

"بند ہوا بازار" میں کل 330 دوہے ہیں۔ جس میں 18 دوہے حمد کے عنوان سے، 06 دوہے نعت اور 04 دوہے منقبت کے عنوان کے تحت رقم کیے گئے ہیں۔ باقی دوہوں میں سماجی، سیاسی، مذہبی اور اخلاقی پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ گو کہ ان کے دوہے کی دنیا اپنے اندر ہر رنگ رکھتی ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ عاصم گونڈی کس قدر سماج و معاشرے پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ انہیں وطن سے بے پناہ محبت ہے اور قوم و معاشرے کی بدحالی کا دکھ بھی۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ خدا پرست دل کے مالک بھی ہیں۔ جس کی ثبوت ان کے دوہے بار بار پیش کرتے ہیں۔ اس ضمن میں چند دوہے ملاحظہ ہوں:

مشکل میں اللہ کا دل سے جو لے نام
بن جائے پھر آن میں اس کے بگڑے کام
مانو مانو ایک ہیں کوئی نہیں ہے غیر
اپنے ساتھ اللہ سے سب کی مانگو خیر
دونوں گھر اللہ کے کیا مسجد کیا دیر
پھر کیوں اپنا ایک کو ایک کو سمجھو غیر
اس سے پہلے کر چلے بیری جگ نابود
گرونا کا در کھول دے اے میرے معبود

☆

اپنے رب کے سامنے رکھا اپنا کشکول
کرپا سے وہ بھیک میں دیگا تجھ کو تول

خدا پرست دل بھلا عشق رسول سے کیسے خالی رہ سکتا ہے۔ خدا سے محبت کرنے والے شخص کو اس کے محبوب سے خود بہ خود محبت ہو جاتی ہے۔ نبی کریم ﷺ سے اپنی عقیدت کا اظہار کچھ اس طرح کرتے ہیں:

الگ نہ کرنے کی کرے عاصم کوئی بھول
جڑا ہے رب کے نام سے نامی نام رسول

☆

دل میں خواہش ہے اگر ٹھہرے خلد مقام
ہر لحظہ محبوب پر بھیج درود سلام

"بند ہوا بازار" کے مطالعے سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ عاصم گونڈوی نے دین و دنیا کا مطالع سنجیدگی سے کیا ہے۔ دین سے محبت ہو یا دین کے نام پر پھیلائے جانے والے پاکھنڈ یا پھر مذہب کے نام پر معاشرے میں بڑھتا ہوا تناؤ اور تعصب۔ سماج میں پھیلی بدعنوانی، اخلاقی اقدار کی پامالی اور سیاسی رہنماؤں کا ڈگمگاتا ایمان۔ ان سب پر ان کی گہری نظر ہے۔ اس کو لیکر وہ فکر مند بھی ہیں اور اس سے نجات کے لیے دعا گو بھی۔ ان کے دوہے اپنے اندر تمام کائنات سمیٹے ہوئے ہیں۔ ہر موضوع پر انہیں نے قلم اٹھایا ہے اور عام فہم زبان میں اپنا پیغام عوام تک پہنچانے کی کوشش کی۔ وہ اپنے دوہے کے ذریعے دنیا کو محبت کا پیغام دینا چاہتے ہیں۔ ان کے دل میں قوم و ملت کا درد رچا بسا ہے۔ ان کی شخصیت میں متانت اور سنجیدگی ہے۔ جو ان کے کلام میں جگہ جگہ دکھائی دیتی ہے۔ وہ کبیر کی طرح پریم بھائی چارا اور یکجہتی کے خواہاں ہیں۔ ان کے نزدیک تمام مذاہب، انسانیت اور بھلائی کا پیغام دیتے ہیں۔ لیکن ہم انسان دھرم کے اصل پیغام کو بھولے ہوئے ہیں۔ وہ مذہب اور انسانیت کا اصل پیغام دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

چاہے جتنے مختلف لوگوں کے ہوں دھرم
مذہب کی تعلیم ہے دل کو رکھیں نرم
کیسی ذات برادر کیسے رنگ و نسل
آدم کے اولاد کی مار گئی کیا عقل

☆

ایندھن عاصم تیاگ کا سمے سمے سے ڈال
آگ بجھا کر پیار کی مت ہو جا کنگال

☆

کالے گورے ایک ہیں عربی عجمی ایک
بڑا او دھک ہے پروہی جو ہے سب میں نیک

عاصم گونڈوی نے دوہے کو اپنے جذبات و احساسات کے بیان کا ذریعہ بنایا اور اس میں بہت حد تک کامیاب نظر آتے ہیں۔ چند روزہ زندگی کی حقیقت سے اچھی طرح واقف ہیں، یہی وجہ ہے کہ وہ بار بار زندگی کے بہتر استعمال کی صلاح دیتے ہیں۔ وہ دنیاوی زندگی کو یوں ہی ضائع نہیں کرنا چاہتے۔ ان مقصد اس کے ذریعے آخرت سنوارنا ہے۔ وہ دنیا کو بھی یہی پیغام دیتے ہیں:

اس سے پہلے قبر میں لیٹ کے چادر تان
پیاری میٹھی نیند کا کر لے کچھ سامان

☆

کب آئیں گے کام کل عاصم تجت وتاج
جتنی تجھ سے ہو سکے نیکی کر لے آج

☆

آنکھیں ہوں تو درس کے دونوں ہیں استھان
گھاٹ وہ شمشان کا یا ہو قبرستان

عاصم گونڈوی اس بات سے پوری طرح باخبر ہیں کہ آج کے دور میں سبھی دوسروں میں کیڑے نکالنے کے خواہاں ہے۔ کسی کو اپنی کمی دکھائی نہیں دیتی یا یوں کہا جائے کہ کوئی اپنی خامیوں پر نظر نہیں ڈالنا چاہتا۔ عاصم سماج کو بدلنے کے لیے پہلے خود میں بدلاؤ ضروری سمجھتے ہیں۔ ان کا ماننا ہے اگر ہم اپنے آپ کو بہتر بنالیں تو پورا سنسار بہتر ہو جائے گا:

عاصم چھپا غیر کو کہہ کر مت ہانپ
اپنے من کی بھی کبھی گہرائی تو ناپ

☆

بدلو اپنے آپ کو سوچ چھوڑ اور
اچھائی سے بھرا اٹھے یہی تمہارا دور

☆

اپنے عیبوں کی نہیں کرتا کوئی ٹوہ
اوروں کے ہی داغ سے کیوں ہے سب کو موہ

مذکورہ دوہوں کے مضامین پرانے ضرور ہیں لیکن اپنے اندر ایک نیا انداز رکھتے ہیں۔ عاصم گونڈوی انسان دوستی کے خواہش مند ہیں۔ ملک کی خوش حالی اور ترقی کے لیے قومی یکجہتی کو لازمی قرار دیتے ہیں۔ مذہبی رہنماؤں اور فرقہ پرست سیاسی رہنماؤں کے جھانسے میں نہ آنے کی صلاح دیتے ہوئے قومی یکجہتی کے بندھن کو مضبوط کرنے کا مشورہ بڑے خوبصورت انداز میں دیتے ہیں:

کبھی نہ جس کے کر سکے دانے کوئی شمار
یکجہتی کا گوندھ لیں آؤ ایسا ہار

ان کا کہنا ہے اگر کوئی تمہاری طرف محبت سے قدم بڑھائے تو تمہیں بھی خوشی خوشی اس کی طرف قدم بڑھا دینا چاہیے۔ دنیا کو پریم کا پیغام دینے کے لیے وہ لوگوں سے اپیل کرتے ہوئے کہتے ہیں:

دو پگ آگے ہم چلیں آپ بڑھیں دو گام
یوں سارے سنسار کو پریم کا دیں پیغام

عاصم گونڈوی وقت اور حالات کی ناآسودگی سے واقف ہیں۔ لیکن امید کا دامن ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ انہیں خدا پر کامل یقین ہے۔ وہ پُر امید ہیں کہ ایک نہ ایک دن ظالموں کا خاتمہ ہو کر رہے گا۔ ان کا ماننا ہے:

ایک اکیلا شاہ وہ باقی جگت فقیر
سب اس کے محتاج ہیں ولی پیمبر پیر

☆

بھاگے رستہ پا نہیں سکیں گے ظلم و زور
بیت رہے گا ایک دن فرعونوں کا دور

جس طرح عہد قدیم میں صوفی سنتوں نے اس صنف کو درس کا ذریعہ بنایا اسی طرح دور حاضر میں عاصم گونڈوی اپنے دوہوں سے عوام کو بیدار کرتے، قومی یکجہتی کا پاٹھ پڑھاتے، انسانیت اور بھلائی کے سیدھے رستے پر چلنے کی ترغیب دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ان کے دوہے دنیا و مافیہا کا احاطہ کرتے ہیں۔ وہ اپنے اردگرد ہو رہے واقعات کے منفی اور مثبت دونوں پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے عوام کو بیدار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دھرم مذہب کے نام پر ہونے والی لوٹ کھسوٹ سے بخوبی واقف ہیں۔ اسی لیے بلاتفریق مذہب و ملت مذہبی رہنماؤں پر طنز کے تیر چلانے سے پرہیز نہیں کرتے۔ ان کا مقصد معاشرے کی اصلاح اور فلاح و بہبود ہے۔ بطور مثال چند دوہے پیش خدمت ہیں:

پچھتائے گا بعد میں ہوئی جو تجھ سے چوک
رشوت خوری سے مٹا مامور کھنہ اپنی بھوک

☆

نہیں ہے دھن کے واسطے سادھو ہی سرگرم
مُلّا بھی تو بیچ کے بیٹھ چکا ہے دھرم

اس کے علاوہ عاصم گونڈوی کے دوہوں میں عشقیہ مضامین بھی جگنو کی مانند ٹمٹماتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ایسے دوہوں کی تعداد کم ضرور ہے۔ لیکن قاری کو متاثر کیے بغیر نہیں رہتے۔ ان میں ان کا ایک الگ رنگ نظر آتا ہے۔ یہ دوہے ملاحظہ ہوں:

ہائے وہ آرام کے پہلو کئی ہزار
ہنس کر جو سہہ سکے پریتم کے آزار
پیارا پیارا حسن کا پیکر مکھ کا چاند
ہوا ہے تیرے روپ کے آگے کیسا ماند

عاصم گونڈوی کے دوہوں میں زبان و بیان عام فہم، سادہ سلیس اور رواں ہے۔ تمام دوہا گو شعرا کی طرح انہوں نے بھی ہندی زبان کے لفظوں کا جا بہ جا برمحل استعمال کیا ہے۔ ہندی کے الفاظ کو انہوں نے اپنے دوہے میں اس خوبصورتی سے پرویا ہے کہ اردو زبان کی شیرینی متاثر نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کا وقار مجروح ہوتا ہے۔ بلکہ زبان اثر انگیز اور حسین ہو جاتی ہے۔

8858273875:

وقف ترمیمی بل نے جے ڈی یو کو بے نقاب کر دیا: راجیش کمار کا الزام

نئی دہلی: پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے وقف ترمیمی بل کی منظوری کے بعد اپوزیشن کی طرف سے جنتا دل یونائیٹڈ (جے ڈی یو) پر تنقید کا سلسلہ جاری ہے۔ بہار پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر راجیش کمار نے جے ڈی یو کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ اس قانون نے پارٹی کی نام نہاد سیکولر شبیہ کو پوری طرح سے بے نقاب کر دیا ہے۔ آئی اے این ایس سے گفتگو کرتے ہوئے راجیش کمار نے کہا، "یہ سوال جے ڈی یو سے پوچھا جانا چاہیے کہ اس نے ایسا کیوں کیا، لیکن میں صرف ایک جملے میں کہنا چاہوں گا کہ وقف بورڈ کا معاملہ ان کے سیکولر ہونے کے ڈرامے کو سامنے لے آیا ہے۔ یہ بل اُن تمام جماعتوں کو بے نقاب کر رہا ہے جو اقلیتوں کی ہمدرد بننے کا دعویٰ کرتی ہیں، مگر اصل میں ان کے مفادات کے خلاف قانون سازی میں حصہ دار بنتی ہیں۔" دریں اثنا، بابو جگجیون رام کی جینتی کے موقع پر راجیش کمار نے سمتا دیوس کے حوالے سے بھی اپنی رائے ظاہر کی۔ انہوں نے کہا، "بابو جگجیون رام کی وراثت اس بات میں مضمر ہے کہ انہوں نے سماج کے کمزور اور پسماندہ طبقات کو آگے بڑھانے کے لیے کس طرح کام کیا۔

وقف ترمیمی بل کے بہار اور آندھرا پردیش میں سیاسی ہلچل تیز

بل کی حمایت پر تنقید کا سامنا کر رہی جنتا دل یو نے بلائی مسلم لیڈران کی پریس کانفرنس، لیکن میڈیا کے کسی بھی سوال کا نہیں دیا جواب

پٹنہ (ایجنسی) وقف ترمیمی بل پارلیمنٹ سے پاس ضرور ہو گیا ہے، لیکن بہار اور آندھرا پردیش میں ایک ہنگامہ برپا ہو گیا ہے۔ جنتا دل یو اور ٹی ڈی پی نے جس طرح اس بل کی حمایت پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں کی ہے، اس سے مسلم طبقہ حیران ہے۔ خاص طور سے بہار کی سیاسی ہلچل بہت بڑھ گئی ہے، کیونکہ رواں سال اسمبلی انتخاب ہونا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تنقید کا سامنا کر رہی نتیش کمار کی پارٹی جنتا دل یو نے پارٹی اقلیتی سیل کی پریس کانفرنس بلائی اور مسلم لیڈران کو اس میں بیٹھا دیا۔ حالانکہ اس پریس کانفرنس میں میڈیا کے کسی بھی سوال کا جواب کسی جنتا دل یو لیڈر نے نہیں دیا۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ اس پریس کانفرنس میں جنتا دل یو 3 ایسے مسلم لیڈران بھی موجود تھے جو کچھ دنوں سے لگاتار وقف ترمیمی بل کی مخالفت میں آواز اٹھا رہے تھے۔ جب ان سے پریس کانفرنس میں موجودگی سے متعلق سوال کیا گیا تو وہ خاموشی سے اٹھ کر نکل گئے۔ اس معاملے میں آر جے ڈی نے طنز کرتے ہوئے کہا ہے کہ ڈیمیج کنٹرول کے لیے زبردستی پریس کانفرنس کروائی گئی۔

دراصل پارلیمنٹ میں وقف ترمیمی بل پر حمایت سے ناراض جنتا دل یو کے کم از کم 5 بڑے لیڈران نے استعفیٰ دے دیا ہے، اور ذیلی سطح پر بھی کئی مسلم لیڈران و کارکنان نے پارٹی کا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔ کئی دیگر ناراض ہیں، جو کبھی بھی استعفیٰ کا اعلان کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پارٹی اعلیٰ کمان نے ناراض لیڈران کو سمجھانے کی کوششیں تیز کر دی ہیں۔ ان ناراض لیڈران میں ایم ایل سی غلام غوث اور سابق راجیہ سبھا رکن اشفاق کریم بھی شامل ہیں جو لگاتار وقف ترمیمی بل کے خلاف آواز اٹھاتے رہے ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ آج جنتا دل یو اقلیتی سیل کی پریس کانفرنس میں غلام غوث اور اشفاق کریم بھی موجود تھے۔ ان کے علاوہ شیعہ وقف بورڈ کے چیئرمین افضل عباس، جنتا دل یو اقلیتی سیل کے صدر اشرف انصاری، سنی وقف بورڈ صدر انجم آرا، کہکشاں پروین اور سلیم پرویز وغیرہ بھی پریس کانفرنس میں موجود تھے۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انجم آرہ نے کہا کہ جنتا دل یو نے وقف ترمیمی بل کو لے کر جو 5 مشورے جے پی سی میں دیے تھے، وہ سبھی مشورے مان لیے گئے، تبھی اس بل کی حمایت کا فیصلہ پارلیمنٹ میں کیا گیا۔ اشرف انصاری نے بھی کچھ اسی طرح کا اظہار خیال کیا اور کہا کہ نتیش کمار نے ہمیشہ اقلیتی سماج کی بہتری کے لیے قدم اٹھائے ہیں، ان کے خلاف ناانصافی وہ کبھی برداشت نہیں کریں گے۔ جب پریس کانفرنس کرنے والے لیڈران سے میڈیا نے سوال پوچھنا شروع کیا تو سبھی اس سے بچتے نظر آئے۔ اس پر تنازعہ بھی ہو گیا اور کچھ جنتا دل یو لیڈران نامہ نگاروں سے بحث کرتے دکھائی دیے۔

ہندی نیوز پورٹل 'آج تک' نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ جب اس کے نامہ نگار نے اشفاق کریم سے سوال پوچھا کہ کیا وہ وقف ترمیمی بل کی حمایت میں ہیں، تو وہ بغیر کوئی جواب دیے اپنی کار میں بیٹھ کر چلے گئے۔ شیعہ وقف بورڈ کے سربراہ اور جنتا دل یو لیڈر افضل عباس سے بھی سوال پوچھا گیا کہ کیا ان کا اسٹینڈ وقف بل پر بدل گیا ہے؟ وہ بھی بغیر کوئی جواب دیے دائیں بائیں کرتے ہوئے کار میں بیٹھ کر چلے گئے۔ اس پورے معاملے میں آر جے ڈی لیڈر تیجسوی یادو کا ردعمل بھی سامنے آیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ مسلم لیڈران کو زبردستی پریس کانفرنس میں بٹھایا گیا۔ انھیں دھمکی دی گئی کہ ایم ایل سی بنے رہنا ہے یا نہیں، اسی دھمکی کا اثر تھا کہ پریس کانفرنس میں سبھی بیٹھے دکھائی دیے۔

'بی جے پی نے وقف ترمیمی بل پر شیوسینا یو بی ٹی سے حمایت کیلئے پورا زور لگایا'، سنجے راؤت کا دعویٰ

ممبئی (ایجنسی) وقف ترمیمی بل پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے پاس ہو چکا ہے، لیکن اس کے خلاف مسلم تنظیموں اور اپوزیشن پارٹیوں کا احتجاج جاری ہے۔ اس درمیان شیوسینا یو بی ٹی رکن پارلیمنٹ سنجے راؤت نے دعویٰ کیا ہے کہ وقف بل پر ان کی پارٹی سے حمایت حاصل کرنے کے لیے بی جے پی لیڈران نے آخر وقت تک کوشش کی تھی۔ سنجے راؤت نے کہا کہ بی جے پی کے مرکزی اور مہاراشٹر کے سرکردہ لیڈران ادھو ٹھاکرے کی قیادت والی پارٹی کے رابطے میں تھے۔ شیوسینا یو بی ٹی لیڈر نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ یہ بل قانونی ڈھانچے میں بدعنوانی کو لانے اور 2 لاکھ کروڑ روپے کی زمین بی جے پی کے قریبی صنعت کاروں کو دینے کے لیے لایا گیا ہے۔ یہ دعویٰ سنجے راؤت نے 5 اپریل کو میڈیا سے بات چیت کے دوران کیا۔ ساتھ ہی انھوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ بی جے پی نے نوین پٹنایک کی قیادت والی بی جے ڈی پر بھی دباؤ بنایا تھا، اور لوک سبھا میں وقف بل پر بی جے ڈی کی حمایت طلب کی تھی۔ حالانکہ بی جے ڈی نے بل کی مخالفت کا ہی فیصلہ کیا۔ پھر بھی انھوں نے اپنی پارٹی کے اراکین پارلیمنٹ کو وہپ جاری نہیں کرتے ہوئے انھیں اپنی دانشمندی سے ووٹ کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ سنجے راؤت کا کہنا ہے کہ بی جے ڈی کی طرح ہی بی جے پی والوں نے ہمارے ساتھ بھی کیا تھا، لیکن ہم تیار نہیں ہوئے۔

شندے پر تبصرے کا معاملہ

کنال کامرا تیسرے سمن کے باوجود پولیس کے سامنے حاضر نہیں ہوئے

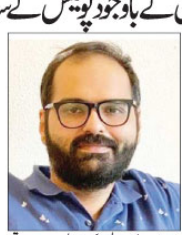

ممبئی۔ معروف اسٹینڈ اپ کامیڈین کنال کامرا مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کے خلاف مبینہ طور پر قابل اعتراض تبصرہ کرنے کے سلسلے میں درج مقدمے کی تفتیش کے لیے ممبئی پولیس کے سامنے ہفتہ 5 اپریل کو پیش نہیں ہوئے۔ ممبئی کے کھار پولیس تھانے نے کامرا کو سمن بھیج کر اسی روز پوچھ گچھ کے لیے طلب کیا تھا۔ تاہم، یہ تیسرا موقع تھا جب کنال کامرا سمن ملنے کے باوجود پولیس کے سامنے حاضر نہیں ہوئے۔ پولیس ذرائع کے مطابق کامرا نے پولیس کو ایک خط بھی لکھا تھا، جس میں انہوں نے درخواست کی تھی کہ انہیں ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے بیان دینے کی اجازت دی جائے لیکن پولیس نے ان کی یہ درخواست مسترد کر دی۔

کھار پولیس کے ایک افسر نے بتایا کہ پولیس نے کنال کامرا کو پانچ اپریل کو پیش ہونے کے لیے تیسری بار سمن جاری کیا تھا۔ اس سے پہلے وہ دوسرے سمن پر بھی پیش نہیں ہوئے تھے، جس کے بعد کھار پولیس کی ایک ٹیم ماہم میں واقع ان کی رہائش گاہ پر پہنچی تھی تاکہ ان سے رابطہ کیا جا سکے۔ ادھر، مدراس ہائی کورٹ نے کامرا کو سات اپریل تک عبوری پیشگی ضمانت دے دی ہے۔ کامرا کا مستقل پتہ تمل ناڈو کا ہے۔ ان کے خلاف نندگاؤں (ناسک)، جلگاؤں اور ناسک دیہی علاقے میں تین ایف آئی آر درج کی گئی تھیں، جنہیں اب ممبئی کے کھار پولیس تھانے منتقل کر دیا گیا ہے۔

کامرا پر الزام ہے کہ انہوں نے ایک پروگرام کے دوران نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کے خلاف طنزیہ تبصرہ کیا تھا۔ اس معاملے میں شیوسینا کے رکن اسمبلی مورجی پٹیل نے کھار پولیس میں شکایت درج کروائی تھی۔ بتایا جاتا ہے کہ کنال کامرا نے اپنے شو میں ایک پیروڈی گانا گایا تھا، جس میں شندے پر پارٹی میں دراڑ ڈالنے کا طنز کیا گیا تھا۔ یہ پروگرام کھار کے ایک ہوٹل میں موجود اسٹوڈیو میں 23 مارچ کو منعقد کیا گیا تھا۔ اسی دن شیوسینا کارکنان نے پروگرام کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے نہ صرف اسٹوڈیو بلکہ ہوٹل میں بھی توڑ پھوڑ کی تھی۔ اس واقعے کے بعد کامرا کے خلاف مختلف علاقوں میں مقدمات درج کیے گئے، جنہیں اب ممبئی منتقل کر دیا گیا ہے تاکہ تفتیش کو آگے بڑھایا جا سکے۔ کھار پولیس اب یہ طے کر رہی ہے کہ کنال کامرا کے خلاف مزید قانونی کارروائی کیسے کی جائے، کیونکہ وہ مسلسل پولیس کے سمن کو نظر انداز کر رہے ہیں۔

بابو جگجیون رام کے یومِ پیدائش پر راہل گاندھی، کھڑگے سمیت کئی رہنماؤں کا خراجِ عقیدت

نئی دہلی: کانگریس کے سینئر رہنماؤں راہل گاندھی، ملکارجن کھڑگے اور دیگر نے ہفتہ کے روز بابو جگجیون رام کے یومِ پیدائش کے موقع پر ان کی آخری آرام گاہ پر جا کر خراج عقیدت پیش کیا۔ خیال رہے کہ بابو جگجیون رام کے یومِ پیدائش 5 اپریل کو 'سمتا دیوس' (یومِ مساوات) کے طور پر منایا جاتا ہے، جو نہ صرف ان کے نظریات اور جدوجہد کو یاد کرنے کا دن ہے بلکہ سماجی انصاف اور برابری کے پیغام کو فروغ دینے کا موقع بھی ہے۔ راہل گاندھی، جو اس وقت لوک سبھا میں حزبِ اختلاف کے لیڈر ہیں، نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پیغام جاری کیا جس میں انہوں نے بابو جگجیون رام کو ان کی جینتی پر خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھا، "بابو جگجیون رام جی نے اپنی پوری زندگی محروم، مظلوم اور دلت طبقوں کے حقوق کے لیے وقف کر دی۔ انہوں نے ان طبقوں کو بااختیار بنا کر ہندوستانی جمہوریت اور آئینی اقدار کو تقویت دی۔ ان کے خیالات اور جدوجہد ہمیشہ ہمیں تحریک دیتے رہیں گے۔"

اسی موقع پر کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے بھی 'ایکس' پر بابو جگجیون کو یاد کرتے ہوئے لکھا، "سماجی انصاف کے علمبردار، عظیم مجاہدِ آزادی اور سابق نائب وزیرِ اعظم بابو جگجیون رام کو ان کی جینتی پر دل سے خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔" انہوں نے مزید لکھا کہ بابو جگجیون نے سماجی برابری کے لیے اپنی پوری زندگی وقف کی۔ وہ کمزور، پسماندہ اور دبے کچلے طبقات کے لیے مسلسل آواز اٹھاتے رہے اور انصاف دلانے کی جدوجہد میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ کھڑگے نے ان کے سیاسی اور انتظامی کردار کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ وہ ایک عظیم منتظم، بصیرت رکھنے والے رہنما اور پارلیمانی جمہوریت کے مضبوط ستون تھے۔ ایک اور پیغام میں کھڑگے نے کہا کہ بابو جگجیون رام نے تقریباً پانچ دہائیوں تک مظلوم طبقات کے حقوق کے لیے جدوجہد کی۔ ان کی وابستگی سماجی انصاف کے لیے مکمل اور مخلصانہ تھی۔ آزادی کے مجاہد اور ایک ماہر منتظم کے طور پر انہوں نے 1971 کی بنگلہ دیش آزادی کی جنگ میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ یہ دن ان کے اصولوں، قربانیوں اور خدمات کو یاد کرنے کا موقع ہے۔ بابو جگجیون نہ صرف آزادی کے ہیرو تھے بلکہ انہوں نے ملک میں سماجی انصاف، مساوات اور عوامی شرکت کی بنیادوں کو مضبوط کیا۔ ان کے نظریات آج بھی ملک کے سیاسی اور سماجی منظرنامے کو متاثر کرتے ہیں اور عوامی رہنماؤں کو رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ کانگریس پارٹی کی جانب سے اس موقع پر مختلف پروگرام منعقد کیے گئے جن میں بابو جگجیون کی خدمات اور زندگی پر روشنی ڈالی گئی۔ مختلف ریاستوں میں بھی کانگریس رہنماؤں اور کارکنوں نے یومِ مساوات پر تقاریب منعقد کیں۔

حکومت نے پرائیویٹ اسکولوں کو لوٹنے کا ٹھیکہ دیا ہوا ہے: سیلجا

چنڈی گڑھ۔ (یو این آئی) کانگریس کی جنرل سکریٹری اور سرسا سیٹ سے رکن پارلیمنٹ کماری سیلجا نے ہفتہ کو الزام لگایا کہ ہریانہ حکومت نے نجی اسکولوں کو لوٹنے کا ٹھیکہ دیا ہوا ہے اور مہنگی نوٹ بک اور کتابیں بیچ کر والدین کو لوٹا جا رہا ہے۔ انہوں نے یہاں جاری ایک بیان میں کہا کہ والدین نجی اسکول انتظامیہ کی تجویز کردہ دکانوں سے مہنگی قیمت پر نوٹ بکس، کتابیں اور اسکول یونیفارم خریدنے پر مجبور ہیں۔ نرسری سے آٹھویں جماعت تک کاپیوں اور کتابوں کی خریداری پر تقریباً تین سے سات ہزار روپے خرچ ہو رہے ہیں۔

سی بی آئی کو پرائیویٹ اسکولوں اور بی جے پی حکومت کے درمیان سازباز کی جانچ کرنی چاہئے: منیش سیسودیا

نئی دہلی۔ (یو این آئی) عام آدمی پارٹی (اے اے پی) نے دہلی کے پرائیویٹ اسکولوں میں فیسوں میں بے تحاشہ اضافے کی مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) سے تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ اے اے پی کے سینئر لیڈر اور دہلی کے سابق وزیر تعلیم منیش سسودیا نے ہفتہ کو کہا کہ جب سے دہلی میں بی جے پی کی حکومت بنی ہے، وہ دہلی کے لوگوں کے مفادات کے خلاف ہر روز کچھ نہ کچھ کر رہی ہے۔ سابق وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال نے کئی عوامی فلاحی اسکیمیں شروع کی تھیں۔ ان میں خواتین کو بسوں میں مفت ٹکٹ ملنا بند ہو گیا ہے، محلہ کلینک بند ہو گئے، ہسپتالوں میں ادویات ملنا بند ہو گئیں، ٹیسٹ ہونا بند ہو گئے۔ بی جے پی حکومت ہر روز کوئی نہ کوئی ایسا قدم اٹھا رہی ہے جس کی وجہ سے دہلی کے لوگ پریشان ہو رہے ہیں۔ مسٹر سسودیا نے کہا کہ اب دہلی کے پرائیویٹ اسکولوں نے من مانی فیسوں میں اضافہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا، "جب میں 2015 میں دہلی کا وزیر تعلیم بنا تو پرائیویٹ اسکولوں کے من مانی رویے اور فیسوں میں اضافے کو روکا گیا، اے اے پی کی حکومت سے پہلے پرائیویٹ اسکولوں کا کھلا راج تھا، اگر 2015 سے پہلے کسی بچے کو پرائیویٹ اسکول میں داخلہ دیا جاتا تو پرائیویٹ اسکول ہر سال والدین کو لوٹ سکتے تھے اور والدین بے بس محسوس کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اے اے پی حکومت نے پرائیویٹ اسکولوں کی من مانی کو روکنے کے لیے ہر اسکول کا آڈٹ کرایا۔ ہر پرائیویٹ سکول کو ہدایت دی گئی کہ کوئی بھی اسکول حکومت کی اجازت کے بغیر فیس نہیں بڑھائے گا۔ فیس بڑھانے سے پہلے حکومت سے اجازت لینا لازمی قرار دے دیا گیا تھا۔ اے اے پی کے لیڈر نے کہا کہ ہر پرائیویٹ اسکول من مانی طور پر 10 سے 30 فیصد فیس بڑھا رہے ہیں۔ آخر پرائیویٹ اسکولوں کے ساتھ بی جے پی حکومت کی کیا ساز باز ہے؟ دہلی میں عوام کو لوٹنے کی کھلی بدعنوانی شروع ہو گئی ہے۔ دہلی کے عوام کی جیب پر ڈاکہ ڈالنے کا کام کھلے عام جاری ہے اور یہ کام بی جے پی کروا رہی ہے۔ جو لوگ ملازمت کرتے ہیں وہ بڑی مشکل سے پیسے بچاتے ہیں اور اپنے بچوں کی فیس ادا کرتے ہیں۔ ہر ماہ والدین سے 30 سے 40 فیصد کی لوٹ میں اضافہ کرنا بدعنوانی ہے اور اس کی سی بی آئی تحقیقات ہونی چاہئے۔

مغربی بنگال میں رام نومی کو لے کر ہائی الرٹ، ہندو تنظیم کو جلوس نکالنے کی مشروط اجازت

کولکاتہ (ایجنسی) مغربی بنگال میں رام نومی کو لے کر زبردست کشیدگی کا ماحول ہے۔ بی جے پی نے 2000 جلوس اور شوبھا یاترا نکالنے کا دعویٰ کیا ہے جبکہ ممتا بنرجی نے الزام لگایا ہے کہ بی جے پی فساد کرانے کی سازش کر رہی ہے۔ وہیں کلکتہ ہائی کورٹ نے رام نومی پر ہندو تنظیم کو جلوس نکالنے کی مشروط اجازت دے دی ہے۔ اس حکم کے بعد جمعہ کو مغربی بنگال حکومت نے سیکورٹی ایجنسیوں کو ہائی الرٹ کر دیا ہے۔ ریاستی حکومت نے رام نومی کے لیے حفاظتی انتظامات سخت کر کے حساس علاقوں میں 29 آئی پی ایس افسروں کو تعینات کیا ہے۔ ساتھ ہی کولکاتا میں پانچ ہزار پولس اہلکار تعینات کرنے کی بھی ہدایت دی گئی ہے۔ رام نومی جلوسوں کی تصویریں لینے اور ویڈیو بنانے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔ سینئر پولیس افسر کے مطابق رام نومی کے بہانہ سے بدامنی پھیلانے کی سازش کی خفیہ رپورٹ سامنے آنے کے بعد سیکورٹی بڑھا دی گئی ہے۔ اس میں کولکاتا، مرشد آباد، ہوڑہ، مغربی میدنی پور، شمال۔جنوب 24 پرگنہ، علی پوردوار، کوچ بہار وغیرہ میں اضافی پولیس دستے اور ریپڈ ایکشن فورس کی تعیناتی کی گئی ہے۔ اتوار کو رام نومی پر ریاست میں اس مرتبہ 2 ہزار جلوس/شوبھا یاترا نکالنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ بی جے پی رہنما شوبھندو ادھیکاری نے ڈیڑھ کروڑ ہندوؤں کے گھروں سے نکلنے کا دعویٰ کیا ہے۔ کسی بھی ناخوشگوار واقعہ کو روکنے کے لیے کنٹرول روم بنایا گیا ہے۔ جلوس پر ڈرون سے نظر رکھنے کی تیاری ہے۔ واضح رہے کہ مغربی بنگال میں گزشتہ دو برسوں میں رام نومی جلوس میں تشدد کے واقعات ہو چکے ہیں۔ 2023 میں ہگلی اور ہوڑہ میں جلوس کے دوران ہوئے تشدد میں 3 لوگوں کی موت ہو گئی تھی۔ رام نومی کو لے کر بنگال میں سیاست بھی تیز ہو گئی ہے۔ شوبھندو ادھیکاری نے نندی گرام میں ایودھیا کی طرز پر رام مندر بنانے کا اعلان کیا ہے۔ اس کی بنیاد رام نومی کے موقع پر رکھنے کی بات کہی گئی ہے۔

مہاراشٹر حکومت انل دیشمکھ کی کتاب پر پابندی پر غور کر رہی ہے، سپریا سولے کا دعویٰ

ممبئی۔ (یو این آئی) نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد پوار گروپ) کی سینئر لیڈر اور بارامتی سے رکن پارلیمنٹ سپریا سولے نے ہفتہ کو الزام عائد کیا کہ مہاراشٹر حکومت سابق وزیر داخلہ انل دیشمکھ کی کتاب "ڈائری آف ہوم منسٹر" پر پابندی عائد کرنے پر غور کر رہی ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کی گئی ایک پوسٹ میں سپریا سولے نے دعویٰ کیا کہ مہاوکاس اگھاڑی حکومت کے دوران ریاستی وزیر داخلہ کے طور پر خدمات انجام دینے والے انیل دیشمکھ کی اس کتاب میں کئی سنسنی خیز انکشافات کیے گئے ہیں، جس کے سبب حکومت اس پر پابندی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ انہوں نے لکھا، "یہ اطلاع ملی ہے کہ حکومت سابق وزیر داخلہ انیل دیشمکھ کی کتاب 'ڈائری آف اے ہوم منسٹر' پر پابندی لگانے پر غور کر رہی ہے۔ انہوں نے اپنی کتاب میں کئی سنسنی خیز انکشافات کیے ہیں۔ اگر اس کتاب پر پابندی عائد کی جاتی ہے تو یہ واضح طور پر آزادی اظہار رائے کو دبانے کی کوشش ہوگی۔" سپریا سولے نے مزید کہا کہ حکومت کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ چاہے وہ سچ کو دبانے کی کتنی ہی کوشش کیوں نہ کرے، حق کی آواز کو ہمیشہ کے لیے خاموش نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ آخرکار سچائی کی ہی جیت ہوتی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ انل دیشمکھ کی یہ کتاب مراٹھی زبان میں ہے اور گزشتہ سال شائع ہوئی تھی۔ اس میں انہوں نے 100 کروڑ روپے کی رشوت طلبی، صنعت کار مکیش امبانی کے گھر انٹیلیا کے باہر دھماکہ خیز مواد کی موجودگی اور منی لانڈرنگ کیس میں ان کی گرفتاری جیسے معاملات کا احاطہ کیا ہے۔

زبانیں تہذیبی تنوع میں اہم کردار ادا کرتی ہیں: پروفیسر شہاب عنایت ملک

دو روزہ چنڈی گڑھ لینگویج کانگریس، پنجاب یونیورسٹی میں مختلف زبانوں کے ادیبوں کا اجتماع!

چنڈی گڑھ۔ پنجاب یونیورسٹی، چنڈی گڑھ میں پنجاب آرٹس کونسل اور RUSA کے اشتراک سے دو روزہ چنڈی گڑھ لینگویج کانگریس کا انعقاد کیا گیا۔ جس کا موضوع "زبان و ادب اور تہذیبی تنوع" تھا، جس میں اردو، ہندی، پنجابی، انگریزی، روسی، سنسکرت اور فرانسیسی ادیبوں نے شرکت کی۔ اس پروگرام میں ماہرین کے ساتھ ساتھ اساتذہ اور طلبہ بھی بڑی تعداد میں شامل رہے۔ اردو ادب کی نمائندگی شعبہ اردو، جموں یونیورسٹی کے صدر پروفیسر شہاب عنایت ملک اور پنجابی یونیورسٹی، پٹیالہ کے ریٹائرڈ پروفیسر ناشر نقوی نے کی۔ استقبالیہ تقریر پروگرام کی چیف کوارڈی نیٹر پروفیسر یوجنا راوت (ڈی۔یو۔آئی) نے کی۔ جبکہ اجلاس کی تفصیلات پر ڈین فیکلٹی آف لینگویجز اور پروگرام کے کوآرڈی نیٹر پروفیسر یوگراج انگریش نے روشنی ڈالی۔ کلیدی خطبہ پروفیسر روحنی اگروال نے دیا۔ انہوں نے زبان و ادب کے تہذیبی رشتے اور دنیا کی مختلف زبانوں اور ان کی تخلیقات کے حوالے سے ایک جامع گفتگو کی۔ افتتاحی اجلاس کے بعد پینل ڈسکشن میں اردو کی نمائندگی کرتے ہوئے اردو کے مستقبل، امکانات اور چیلنجز پر تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے زبان و ادب میں ثقافتی تنوع پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ "ادب اور ثقافت کا رشتہ بہت گہرا ہے۔ اس سیشن میں دیگر زبانوں کے مقررین نے بھی موضوع متعلق اہم نکات پر روشن کیے۔ جن میں خواتین کی جدوجہد، روحانی تناظر، نظریاتی تنقید، جدید ابلاغی دور، اور نقادوں کے کردار جیسے مسائل شامل تھے۔ اجلاس کے دوسرے دن مصنف سے ملاقات کے سیشن میں مختلف زبانوں کے مصنفین سے ان کی تخلیقات اور ادبی خدمات پر مکالمے ہوئے۔ اردو کے مہمان مصنف پروفیسر شہاب عنایت ملک (صدر شعبہ اردو، جموں یونیورسٹی) سے ڈاکٹر علی عباس نے ان کی ادبی زندگی، تخلیقات، اور ادبی جہات کے حوالے سے گفتگو کی۔ پروفیسر شہاب عنایت ملک اردو زبان و ادب تناظر میں تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ زبان و ادب کسی بھی قوم کی ثقافت کا آئینہ ہوتے ہیں، تہذیبیں قوموں کی شناخت ہوتی ہیں اور زبانیں تہذیبوں کا سرمایہ ہوتی ہیں۔ اس لیے ادب میں ثقافتی مطالعے کا کردار نہایت اہم ہو جاتا ہے۔ پروگرام کے آخر میں ایک مشاعرہ کا انعقاد بھی ہوا، جس میں مختلف زبانوں کے شعرا نے اپنے اپنے کلام پیش کیے۔ اردو کی نمائندگی کرتے ہوئے پروفیسر ناشر نقوی نے اپنی شاعری سے سامعین کو خوب محظوظ کیا۔ جبکہ مشاعرے کی نظامت اردو شاعر شمز تبریزی نے کی۔

عصمت دری کے معاملے میں پرجول ریونا کی رہائی کی عرضی خارج

بنگلور۔ (یو این آئی) بنگلور کے ٹرائل کورٹ نے جنتا دل (سیکولر) کے معطل لیڈر پرجول ریونا کی اس عرضی کو خارج کر دی ہے جس میں انہوں نے اپنی سابق گھریلو ملازمہ کے ساتھ عصمت دری کیس سے بری ہونے کی درخواست تھی۔ اس سے اس کے خلاف مکمل فوجداری ٹرائل کی راہ ہموار ہوئی ہے۔ ایڈیشنل سٹی سول اینڈ سیشن جج سنتوش گجان بھٹ کی طرف سے 3 اپریل کو دیے گئے حکم میں کہا گیا کہ بادی النظر میں ریونا کے خلاف الزامات عائد کرنے کے لیے کافی ثبوت موجود ہیں۔ ریونا پر الزام ہے کہ اس نے اپنی نوکرانی کے ساتھ متعدد بار زیادتی کی اور اسے ویڈیو میں ریکارڈ کیا۔ عدالت نے تعزیرات ہند کی دفعات کے تحت مسٹر ریونا کے خلاف الزامات طے کیے ہیں، جن میں اثر و رسوخ رکھنے والے شخص کے ذریعے عصمت دری کے لیے دفعہ 376(2)(اے)، بار بار جنسی زیادتی کے لیے دفعہ 376(2)(این)، جنسی طور پر ہراساں کرنے کے لیے 354 اے، برہنہ کرنے کے ارادے سے حملہ کرنے کے لیے دفعہ 354 بی، تاک جھانک کرنے کے لیے دفعہ 354 سی، جرم کی دھمکی کے لیے دفعہ 506 اور ثبوتوں کو غائب کرنے کے لیے دفعہ 201 شامل ہیں۔

مزید، عدالت نے انفارمیشن ٹیکنالوجی ایکٹ، 2008 کی دفعہ 66ای کا بھی حوالہ دیا، جو ذاتی تصاویر کو پھیلانے سے رازداری کی خلاف ورزی سے متعلق ہے۔ یہ مقدمہ ایک خاتون کی طرف سے لگائے گئے الزامات سے متعلق ہے جو کہ 2021 میں کووڈ-19 کے لاک ڈاؤن کے دوران ریونا فیملی کے فارم ہاؤس پر کام کر رہی تھی۔ شکایت کنندہ نے ملزم ریونا پر متعدد مواقع سے جنسی زیادتی کرنے کا الزام لگایا اور کہا کہ اس نے مبینہ طور پر ان حرکتوں کو فلمایا اور اسے عام کرنے کی دھمکی دی، اس لیے وہ بدنامی کے خوف سے خاموش رہی۔ اسی طرح کی ایک ویڈیو آن لائن منظر عام پر آنے کے بعد اس نے گزشتہ سال شکایت درج کروائی تھی۔ اس کے بعد، ملزم ریونا کے خلاف چار ایف آئی آر درج کی گئیں، جس میں خصوصی تفتیشی ٹیم (ایس آئی ٹی) نے اگست 2024 میں تفصیلی چارج شیٹ داخل کی تھی۔ بڑھتے ہوئے عوامی غم و غصے کے درمیان، ملزم ریونا نے لوک سبھا انتخابات کے فوراً بعد ملک چھوڑ دیا تھا لیکن 31 مئی 2024 کو جرمنی سے واپسی کے بعد اسے گرفتار کر لیا گیا تھا اور تب سے وہ عدالتی تحویل میں ہے۔

سینئر ایڈوکیٹ ارونا شیام اور ایڈوکیٹ ارون جی نے ملزم ریونا کی طرف سے پیش ہو کر دلیل دی کہ ان الزامات میں کوئی حقیقت نہیں ہے اور ان کا مقصد مسٹر ریونا کی شبیہ کو خراب کرنا ہے۔

دہلی آیوشمان بھارت میں شامل

نئی دہلی۔ (یو این آئی) نیشنل ہیلتھ اتھارٹی نے ہفتہ کو دہلی میں مرکزی حکومت کی ہیلتھ انشورنس اسکیم آیوشمان بھارت۔ پردھان منتری جن آروگیہ یوجنا کو نافذ کرنے کے لیے دہلی حکومت کے ساتھ مفاہمت کی ایک یادداشت پر دستخط کیے۔ اس کے ساتھ ہی دہلی آیوشمان بھارت اسکیم کو نافذ کرنے والی 35ویں ریاست بن گئی۔ اس سلسلے میں یہاں مرکزی وزیر صحت اور خاندانی بہبود جگت پرکاش نڈا اور دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا کی موجودگی میں ایک معاہدے پر دستخط کیے گئے۔ اس موقع پر کارپوریٹ امور اور سڑک ٹرانسپورٹ اور شاہراہوں کے مرکزی وزیر مملکت ہرش ملہوترا، صحت اور خاندانی بہبود اور کیمیکل اور کھاد کی مرکزی وزیر مملکت انوپریہ پٹیل اور صحت اور خاندانی بہبود، ٹرانسپورٹ اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے وزیر ڈاکٹر پنکج کمار سنگھ بھی اس موقع پر موجود تھے۔ دہلی کے ممبران پارلیمنٹ بنسوری سوراج، پروین کھنڈیلوال، کملجیت سہراوت، منوج کمار تیواری، رامویر سنگھ بیدھوری اور یوگیندر چندولیا بھی موجود تھے۔

سی ڈی او کی صدارت میں سمپورن سمادھان دیوس منعقد

بہرائچ 05 اپریل۔ عوامی مسائل کے فوری حل کے لیے تحصیل پیاگ پور میں چیف ڈیولپمنٹ آفیسر مکیش چندر کی صدارت میں مکمل حل ڈے کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر چیف ڈیولپمنٹ آفیسر نے ایس ڈی ایم پیاگ پور راکیش کمار موریہ، پی ڈی ڈی آر ڈی اے ارون کمار سنگھ اور دیگر عہدیداروں کے ساتھ شکایت کنندگان کے مسائل کو سنجیدگی سے سنا اور ان کے حل کے لئے متعلقہ افسران کو ضروری ہدایات دیں۔ سمپورن سمدھن دیوس کے دوران تحصیل ایڈووکیٹ ایسوسی ایشن کے وفد نے سی ڈی او سے ملاقات کی اور پہلے سے منظور شدہ پبلک ٹوائلٹ کی تعمیر کے کام کو جلد شروع کرنے کی درخواست کی۔ اس سلسلے میں چیف ڈیولپمنٹ آفیسر نے نگر پنچایت کو ہدایت دی کہ وہ تعمیراتی کام جلد شروع کریں تاکہ وکلاء کو کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ سی ڈی او نے تمام متعلقہ افسران کو ہدایت کی کہ وہ عوامی مسائل کو پوری حساسیت کے ساتھ حل کریں اور غریب اور مصیبت زدہ لوگوں کو فوری انصاف فراہم کریں اور انہیں ترجیحی بنیادوں پر سرکاری سکیموں کے تحت کور کریں۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی ہدایات پر عمل کیا جانا چاہیے۔ سی ڈی او نے افسران کو یہ بھی ہدایت کی ہے کہ وہ عوامی سماعت کے لیے آنے والے تمام غریب، نادار اور بے سہارا لوگوں کی ہر ممکن مدد کریں اور انہیں ان کی اہلیت کے مطابق سکیموں سے فائدہ بھی فراہم کریں۔ اس موقع پر ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر نریندر تیواری، ڈسٹرکٹ شوگر کین آفیسر آنند کمار شکلا، ڈسٹرکٹ پروبیشن آفیسر ونود رائے، اسسٹنٹ ڈائرکٹر فشریز ڈاکٹر جتیندر کمار، ڈسٹرکٹ ایگریکلچر آفیسر صوبیدار یادو، ڈسٹرکٹ سوشل ویلفیئر آفیسر شردھا پانڈے کے ساتھ دیگر ضلع سطح کے افسران، متعلقہ بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر، تحصیلدار، سی ڈی پی او کے علاوہ دیگر افسران بھی موجود تھے۔ قابل ذکر ہے کہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورو رنجن شریواستو کی صدارت میں تحصیل قیصر گنج میں منعقدہ سمپورن سمدھن دیواس میں موصول ہونے والی 75 درخواستوں میں سے 08، پیاگ پور میں موصول ہونے والی 83 میں سے 04 درخواستیں، 16 میں سے 02 کو تحصیل صدر بہرا پور میں، 07 میں سے 03 ایم آئی پور میں موصول ہوئیں۔ مہسی میں موصول ہونے والی 25 اور نانپارہ میں موصول ہونے والی 24 درخواستوں میں سے 05 کو موقع پر ہی نمٹا دیا گیا۔

سڑک اور قبرستان روڈ کی نالیوں کی تعمیر کا افتتاح

امروہہ۔ سابق ممبر قانون ساز کونسل اتر پردیش پرویز محبوب علی نے بجنور روڈ پر راج بینکٹ ہال کے پاس امین خان کے آبائی قبرستان تک کی سڑک اور قبرستان روڈ کی نالیوں کی تعمیر کا افتتاح کیا یہ کام انکے والد سابق کیبنٹ وزیر صدر ممبر اسمبلی لوک لیکھا سمیتی اتر پردیش حاجی محبوب علی کے فنڈ سے ہونا ہے اس موقعے پر پرویز محبوب علی نے کہا کہ یہ سڑک کافی خراب ہو چکی تھی لوگوں کو آنے جانے میں کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا عوامی ضرورت کے مد نظر اسکی تعمیر کا کام کرایا جا رہا ہے انہوں نے یہ بھی کہا کہ انکا مقصد امروہہ اسمبلی حلقے کی ترقی اور خوشحالی ہے لوگوں کو راحت پہنچانا بیحد ضروری ہے اس موقعے پر امین خان رادھے لال رگھونشی نسیم چودھری بفرقان سیفی سمیع لیش حاجی محبوب علی کے فنڈ سے ہونا ہے اس موقعے پر پرویز محبوب علی نے کہا کہ یہ سڑک کافی خراب ہو چکی تھی لوگوں کو آنے جانے میں کافی پریشانی کا کافی تعداد میں لوگ موجود تھے جنہوں نے پرویز علی کی گل پوشی کر استقبال کیا۔

مولانا سید ولی الحسن رضوی بنارسی کے انتقال پر ایک تعزیتی نشست

بارہ بنکی (نامہ نگار) شیعہ عالم دین تہران ریڈیو سے وابستہ رہے مولانا سید ولی الحسن رضوی بنارسی کے انتقال پر ایک تعزیتی نشست علی غدیر رضوی کی رہائش گاہ پر منعقد ہوئی۔ جس سے خطاب کرتے ہوئے المصطفیٰ فاونڈیشن ٹرسٹ کے چیئر مین مولانا سید جوہر عباس نے انتہائی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ایک اور چراغ علم وادب خاموش ہو گیا، ان کے انتقال کی خبر جیسے ہی کانوں میں گونجی دل مغموم ہو گیا اور ایسا محسوس ہوا کہ ایک عالم نہیں پورا عالم ختم ہو گیا ہو۔ انہوں نے کہا کہ مولائی و شیدائی اہل بیت عالم با عمل، صاحب تقویٰ شفیق و مہربان استاذ، منکسر المزاج و پیکر حسن و اخلاق، ادیب و خطیب اہل بیت، ساتھ ہی ہر ایک سے مشفقانہ انداز، بڑھ کر گلے لگانا اور اپنے بچوں کی طرح ہر طالب علم سے پیار و محبت سے پیش آنا مولانا مرحوم کا خاصہ تھا۔ تعزیتی نشست سے المصطفیٰ فاونڈیشن ٹرسٹ کے سکریٹری علی غدیر رضوی ایڈوکیٹ نے کہا کہ ایک عالم کی موت عالم کی موت ہوتی ہے، مولانا مرحوم بہت ہی نیک صفت انسان ہونے کے ساتھ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور مہمان نواز انسان تھے ان کے اندر ایثار ہمدردی کوٹ کوٹ کر پیوست تھی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ مولانا کا انتقال عید الفطر کو ہارٹ فیل ہو جانے سے تہران میں ہوا گیا جنکی نماز جنازہ آیت اللہ سید ریاض الحکیم کی اقتداء میں ادا کی گئی بعدہ گلزار شہداء میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مولانا مرحوم سید شمیم الحسن بنارسی کے چھوٹے بھائی اور مولانا زہیر ظفر رضوی کے والد تھے۔ اس موقع پر تعزیت پیش کرنے والوں میں کاظم سجاد بڑی سرکار، چودھری طالب نجیب، فضل انعام مدنی، سید محمد حارث، نجم الحسن سمیت لوگ شامل رہے۔

اے ایم یو بارہویں جماعت کے امتحان میں کرتیکا کوشل ٹاپر، ابتدائی تینوں مقامات پر طالبات کا قبضہ

علی گڑھ، 5 اپریل: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے تعلیمی سال 2024-25 کے سینئر سیکنڈری اسکول سرٹیفکیٹ (بارہویں جماعت) کے بورڈ امتحان کے نتائج کا آج اعلان کیا گیا، جس میں سینئر سیکنڈری اسکول (گرلز) میں سائنس کی طالبہ کرتیکا کوشل نے 500 میں سے 493 نمبروں کے ساتھ پہلی پوزیشن حاصل کی ہے، جبکہ اے ایم یو گرلز اسکول کی رمشہ ظفر خان نے 491 نمبر اور سینئر سیکنڈری اسکول (گرلز) کی زویا بشیر نے 490 نمبر حاصل کر کے بالترتیب دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی۔ ان دونوں طالبات کا تعلق ہیومینیٹیز اسٹریم سے ہے۔ سائنس، کامرس اور ہیومینیٹیز تینوں اسٹریمز کی مشترکہ فہرست میں ابتدائی تینوں مقامات پر طالبات نے قبضہ کیا ہے۔ سائنس اسٹریم میں کرتیکا کوشل سرفہرست رہیں، ان کے بعد سینئر سیکنڈری اسکول (گرلز) کی ارحمہ فاطمہ اور سید حامد سینئر سیکنڈری اسکول (بوائز) کے سید ایان رضا نے 488 نمبر حاصل کیے۔ سینئر سیکنڈری اسکول (گرلز) کی عفرہ خبیر نے 485 نمبر حاصل کیے۔ کامرس اسٹریم میں سینئر سیکنڈری اسکول (گرلز) کی عائشہ سدرہ نے 478 نمبروں کے ساتھ پہلی پوزیشن حاصل کی، جبکہ سینئر سیکنڈری اسکول (گرلز) کی یاشیکا اور ایس ٹی ایس اسکول کے دشنت شرما نے 475 نمبر حاصل کیے۔ سینئر سیکنڈری اسکول (گرلز) کی ناہید رضوان اور ایس ٹی ایس اسکول کے آشرے وارشنے نے 466 نمبر حاصل کیے۔ ہیومینیٹیز اسٹریم میں رمشہ ظفر خان پہلے نمبر پر رہیں، ان کے بعد زویا بشیر کا مقام رہا۔ سینئر سیکنڈری اسکول کی وبھا بالیان نے 489 نمبرات کے ساتھ تیسری پوزیشن حاصل کی۔ اے ایم یو وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون نے طلبہ وطالبات کو ان کی نمایاں کامیابی پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ یہ ان کی سخت محنت، نظم و ضبط اور لگن کا ثبوت ہے۔ انہوں نے سبھی طلبہ و طالبات کے روشن مستقبل، اچھی صحت اور خوشحال زندگی کی دعا کی۔ ڈائریکٹر اسکول ایجوکیشن پروفیسر اصغر علی خاں نے طلبہ وطالبات کی کوششوں کو سراہتے ہوئے انہیں حوصلہ دیا کہ وہ اسی جذبے اور لگن کے ساتھ آگے بڑھتے رہیں۔ انہوں نے کہا کہ مستقبل سفر مواقع سے بھرپور ہے، اور طلبہ کو اعتماد اور حوصلے کے ساتھ ان کا سامنا کرنا چاہیے۔ کنٹرولر امتحانات ڈاکٹر مجیب اللہ زبیری نے بتایا کہ تعلیمی سال 2024-25 کے بارہویں جماعت کے بورڈ امتحان میں کل 3091 طلبہ وطالبات نے شرکت کی، جن میں 1386 طالبات اور 1705 طلبہ شامل تھے۔ انہوں نے بھی طلبہ وطالبات کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ان کی کامیابی محنت، نظم وضبط اور عزم کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے ان کے روشن مستقبل کی دعا کی۔

ڈاکٹر طاہر ایچ پٹھان نے مہاراشٹر میں مراٹھی ادب اور روشن خیالی کی روایت پر خطبہ دیا

علی گڑھ، 5 اپریل: شعبہ جدید ہندوستانی السنہ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے مراٹھی سیکشن کے انچارج ڈاکٹر طاہر ایچ پٹھان نے "مہاراشٹر میں مراٹھی ادب اور روشن خیالی کی روایت" کے موضوع پر ایک قومی کانفرنس میں آن لائن خصوصی خطبہ دیا۔ اس کانفرنس کا انعقاد اکھل بھارتیہ مراٹھا شکشن پریشد کے زیر انتظام شری شاہو مندر مہاودیالیہ، پونے، مہاراشٹر نے کیا تھا۔ ڈاکٹر پٹھان نے بھکتی تحریک کی پائیدار میراث اور سنتوں کے ادبی اظہار کے ذریعہ عوامی روشن خیالی کی روایت کو فروغ دینے میں اس کے اہم کردار پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ سنتوں نے سماج کے اجتماعی شعور کو براہ راست متاثر کیا اور ثقافتی ورثے میں رچے بسے عناصر جیسے عقیدت، ایمان، توہمات، لوک کہانیوں، دیوی دیوتا، گیت اور رسومات کو استعمال کرتے ہوئے عام فہم اور جذباتی طور پر اثر انگیز زبان اپنائی۔ ڈاکٹر پٹھان نے کہا کہ ان ادبی تخلیقات کو محض مذہبی اظہار نہ سمجھا جائے، بلکہ یہ سماجی اصلاح اور اخلاقی احتساب کے ذرائع تھے۔ انہوں نے کہا کہ گھریلو زندگی (گرہست آشرم)، سنتوں کی صحبت (سنت سنگتی)، اور سماجی دوغلے پن پر تنقید جیسے موضوعات اس ادبی روایت کا اہم حصہ ہیں۔ ڈاکٹر پٹھان نے اس بات پر زور دیا کہ سنتوں کا ادب، چاہے وہ کیرتن، خطبے یا ابھنگا کی صورت میں ہوں کبھی مسلط کرنے کے لیے نہیں تھا، بلکہ ان کا مقصد رہنمائی کرنا تھا۔ اس کا مقصد باطنی سکون، سماجی ہم آہنگی، اور ہمدردانہ نقطہ نظر کو فروغ دے کر فرد اور معاشرے دونوں کا وقار بلند کرنا تھا۔

ڈاکٹر تنوج ماتھر نے ایسوسی ایشن آف فزیالوجسٹس آف انڈیا کی سالانہ کانفرنس میں اے ایم یو کی نمائندگی کی

علی گڑھ، 5 اپریل: جواہر لعل نہرو میڈیکل کالج، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے شعبہ فزیالوجی کے اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر تنوج ماتھر نے ایس این میڈیکل کالج، آگرہ کے زیر اہتمام آگرہ کلب میں ایسوسی ایشن آف فزیالوجسٹس آف انڈیا کی سالانہ کانفرنس میں خطبہ دیا اور ایک سائنسی سیشن کی صدارت کی۔ ڈاکٹر ماتھر نے "مرر نیورونز اور آٹزم" کے موضوع پر اپنے پرزنٹیشن میں مرر نیورونز کے کردار پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے واضح کیا کہ یہ مخصوص دماغی خلیات، جو بنیادی طور پر پری موٹر کورٹیکس اور انفریئر پیریٹل لوبیول میں پائے جاتے ہیں۔

گوتم بدھ نگر بہترین پولیسنگ میں سب سے آگے، سی پی لکشمی سنگھ کی قیادت میں سبھی تھانے نمبرون

گوتم بدھ نگر: 5 اپریل (پی این ایس) اتر پردیش کے گوتم بدھ نگر کمشنریٹ کی پولیس نے ایک نئی حصولیابی حاصل کی ہے۔ کمشنر آف پولیس لکشمی سنگھ کی قیادت میں ضلع کے سبھی تھانوں نے آئی جی آر ایس رینکنگ میں پہلا مقام حاصل کیا ہے۔ یہ پہلی بار ہے جب ریاست کے کسی ضلع کے سبھی تھانے نمبرون پر رہے ہیں۔ گوتم بدھ نگر کمشنریٹ گزشتہ ایک سال سے ٹاپ تین میں برقرار ہے اور مارچ مہینے کی رینکنگ انتظامیہ کے ذریعہ جاری کی گئی ہے۔ یہ حصولیابی انتظامیہ کی بہترین سروس اور لاء اینڈ آرڈر بنائے رکھنے میں ان کی صلاحیت کا ثبوت ہے۔ سی پی لکشمی سنگھ نے پولیس اہلکاروں کی کوششوں کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ یہ کامیابی پوری ٹیم کی محنت اور لگن کا نتیجہ ہے۔ ضلع میں مؤثر پولیسنگ، فوری کارروائی اور عوام کے ساتھ تعاون نے اس حصولیابی کو ممکن بنایا ہے۔ گوتم بدھ نگر کی یہ مثال دیگر اضلاع کے لیے ایک تحریک ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صحیح قیادت اور عزم کے ساتھ بہترین نتائج حاصل کیے جا سکتے ہیں۔

ساغر وارثی میموریل ٹرسٹ کے زیر اہتمام محفل مشاعرہ کا انعقاد

شاہجہاں پور (پریس ریلیز) رامپور سے آئے معروف شاعر و ادیب مظہر میاں مظہر رامپوری کے اعزاز میں محفل مشاعرہ کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی صدارت جی ایف کالج کے صدر شعبہ فارسی ڈاکٹر جی اے قادری نے کی۔ ساغر وارثی میموریل ٹرسٹ کے زیر اہتمام گزشتہ شام محلہ ایمن زئی جلال نگر واقع مرحوم ارشاد احمد خاں ساغر وارثی کی رہائش گاہ پر منعقدہ مشاعرہ میں شاعر و ادیب مظہر میاں مظہر رامپوری کو فروغ اردو زبان وادب کے لئے ڈاکٹر یوسف گوہر ادبی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ ٹرسٹ کی جانب سے انھیں شال و مومنٹو پیش کیا گیا۔ مظہر رام پوری نے اوارڈ ملنے پر اسے اپنے لیے فخر مسرت کا باعث قرار دیا اور کہا کہ یہ ایوارڈ ان کے لیے کسی قیمتی سرمایہ سے کم نہیں ہے۔ فہیم بسمل نے ان کے فن شخصیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ مظہر رام پوری کی ادبی خدمات انہیں دوسروں سے ممتاز کرتی ہیں۔ صدر محفل جی اے قادری نے کہا کہ ایسی ادبی محفلوں سے اردو زبان وادب کو فروغ ملتا ہے اور نوجوانوں کی تربیت ہوتی ہے۔ اس کے محفل میں شعراء نے اپنے گیتوں اور غزلوں سے سامعین کو محظوظ کیا۔ منتخب اشعار نذر قارئین ہیں۔

ابھی حرفِ بیاں تابندگی اپنی نہ کھوئے گا
ابھی یاسر جمے گی محفلِ شعر و سخن برسوں
اصغر یاسر

زمانے بھر میں ہے باطل پرستوں کی پذیرائی
بڑی ناقدریاں ہیں آج کل اربابِ ایماں کی
وسیم مینائی

مت ڈھونڈ اپنے قتل کا ساماں اِدھر اُدھر
اپنی ہی آستین میں خنجر تلاش کر
مظہر میاں مظہر رام پوری

سکون دل کی باتیں اب فقط خوابوں کی باتیں ہیں
گھروں میں آ گئے ہوں بم تو کیسے نیند آئے گی
حمید خضر

میری ہر پلک قلم ہے میرے اشک روشنائی
تو غزل میں ڈھل رہی ہے میں کلام لکھ رہا ہوں
خلیق شوق

ہم کو محفوظ رکھو باغ کی زینت ہیں ہم
کوئی موسم ہو ثمر بار رہا کرتے ہیں
شاہد رضا

اسی خیال سے دل کو سکون ملتا ہے
دروغ گوئی کا مجھ کو ہنر نہیں آیا
اسلم طارق

مت لگائیں قہقہے بزم طرب میں سب کے ساتھ
دیکھ کر دشمن جلیں گے شادمانی آپ کی
راشد حسین راہی

چار آنا چار آنا آٹھ آنا ہو گئے
دونوں بھائی جس گھڑی شانہ بہ شانہ ہو گئے
شمشاد عاطف

کستور با گاندھی ودیالیہ سے لاپتہ تینوں طالبات برامد،

میرٹھ: 5 اپریل (پی این ایس) 7ویں کلاس کی تین طالبات جو جمعرات کی شام بھوانی گاؤں کے کستور با گاندھی گرلز ریزیڈنشیل اسکول سے لاپتہ ہوئی تھیں، جمعہ کی دیر رات گڑھ روڈ پر امبیڈکر نگر میں مل گئیں۔ اس معاملے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے ڈی ایم نے وارڈن رینا اور کل وقتی ٹیچر بندیا کی خدمات ختم کر دی ہیں۔ بی ایس اے کی جانب سے ان دونوں کے خلاف لاپرواہی کی ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ سرور پور کے بی ای او اجے کمار کو سرور پور بلاک سے ہٹا دیا گیا ہے اور اسکول میں تعینات دو خواتین ہوم گارڈز کو تعینات کیا گیا ہے۔ بی ایس اے آشا چودھری اور ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر گرلز ایجوکیشن ہیمپال سنگھ سے وضاحت طلب کی گئی ہے۔ قصوروار پائے جانے پر ان کی خدمات بھی ختم کر دی جائیں گی۔ ڈی ایم نے جانچ سی ڈی او نوپور گوئل اور اے ڈی ایم انتظامیہ بلرام سنگھ کو سونپ دی ہے۔ اس سلسلے میں لکھنؤ کی ضلع انتظامیہ سے بھی مکمل معلومات مانگی گئی ہے۔ ایس ایس پی ڈاکٹر وپن ٹاڈا نے بتایا کہ جمعہ کی رات گیارہ بجے تینوں طالب علموں کی لاش شہر کے میڈیکل پولیس اسٹیشن کے تحت جاگرتی وہار کے قریب جے بھیم نگر کے امبیڈکر نگر سے ملی۔ طالبات کی تلاش کے لیے پانچ ٹیمیں تعینات کی گئی تھیں۔ وارڈن رینا نے طالبات کے لاپتہ ہونے کے سلسلے میں بی این ایس کی دفعہ 137 (2) کے تحت سرور پور پولیس اسٹیشن میں اغوا کا مقدمہ درج کرایا۔ ایس ایس پی کا کہنا ہے کہ تفتیشی افسر لڑکیوں سے پوچھ گچھ کر رہے ہیں کہ انہوں نے اسکول کیوں چھوڑا۔ طلباء کی تلاش کے حوالے سے ان کے اہل خانہ کو معلومات فراہم کر دی گئی ہیں۔

عید خوشی کا نام ہے اور ایک دوسرے سے ملے بغیر عید کی خوشی مکمل نہیں ہو سکتی

دیوبند: 5/اپریل (فیروز خان)۔ عید خوشی کا نام ہے اور ایک دوسرے سے ملے بغیر عید کی خوشی مکمل نہیں ہو سکتی۔ ان خیالات کا اظہار معروف شاعر و اردو ٹیچر شمیم کرتپوری نے سینئر صحافی حاجی فیروز خان کو ان کی رہائش گاہ پر عید کی مبارکباد دیتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ مختلف مذاہب کے لوگ ایک دوسرے کے ساتھ خوشی اور غم میں شریک ہوتے ہیں۔ کثرت میں وحدت کا منظر ہندوستان کے علاوہ شاید کسی دوسرے ملک میں نظر آئے گا۔ یہی اس ملک کی خوبی ہے جسے ہمیشہ قائم رہنا چاہئے۔ استاذ شاعر دلشاد خوشتر نے کہا کہ ہندوستان ایک چمن کی مانند ہے، جس میں طرح طرح کے پھول کھلتے ہیں۔ یہ چمن کے مالی کی ذمہ داری ہے کہ وہ تمام پھولوں کی آبیاری کو یقینی بنائے۔ بعض نادان پھولوں کے درمیان بھید بھاو کرتے ہیں۔ اسلام انسانوں کے درمیان احترام کی تعلیم دیتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔ اللہ کے کنبہ کے ساتھ بھید بھاو اور تعصب کو روا رکھنا کسی بھی شریعت میں درست نہیں ہو سکتا۔ نوجوان شاعر تنویر اجمل دیوبندی نے کہا کہ آج نوجوانوں اور بچوں کے ذہن کو پراگندہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ایسے میں عید ملن جیسی تقریب وقت کا تقاضا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت یکجہتی اور بھائی چارے کو بنائے رکھنے کی ضرورت ہے۔ حالات کو بہتر بنانے میں ہم سب کو مل جل کر کوشش کرنی چاہئے۔ سماج کو مضبوط کرنا اور آگے لے جانا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ اسی سے ہم صحت مند نسل تیار کر سکتے ہیں۔ آخیر میں حاجی فیروز خان نے تمام دوست احباب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ آج حالات پہلے سے زیادہ نازک ہیں۔ ایسے میں ہمیں سماجی رشتوں کو اور مضبوط کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس کے لئے ہمیں وقفہ وقفہ سے ٹی پارٹیوں کا اہتمام کرنا چاہیے جہاں ہم مل بیٹھ کر بات کر سکیں۔ آخر میں مہمانوں کی ضیافت سویوں اور دیگر پکوان کی گئی۔ اس دوران شکیل انصاری، مبین احمد، طاہر حسن، احسان انصاری، انیل سمش، راہل، سنجیو، منوج، عبدالستار، ذوالفقار، ونود، نوشاد انصاری اور محمد عظیم خان وغیرہ موجود تھے۔

ہاتھرس: آگ بجھانے کے لیے ڈالے گئے پانی کی وجہ سے تالاب بنے کولڈ اسٹوریج کے چیمبر

ہاتھرس: 5 اپریل (پی این ایس) 4 اپریل کو ساسنی کے کولڈ اسٹوریج میں لگی آگ کو بجھانے کے لیے محکمہ فائر بریگیڈ اور ماہرین نے دو حکمت عملیوں پر کام شروع کر دیا۔ اول تو چیمبر نمبر پانچ کے بعد چیمبر نمبر چار تک پھیلنے والی آگ کو مزید پھیلنے سے روکا گیا، دوم کولڈ سٹوریج میں رکھی ہوئی آلو کی ڈھائی لاکھ بوریوں کو بچانے کی کوشش کی گئی۔ صورتحال یہ ہے کہ چار روز سے آگ بجھانے کے لیے مسلسل پانی ڈالنے سے کولڈ اسٹوریج کے ایوان تالاب میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ گاؤں امر پور گھنا کے رہائشی کسان کالو کا کہنا ہے کہ ان کی سال بھر کی محنت کولڈ اسٹوریج میں محفوظ ہے۔ اس آمدنی سے خاندان کی کفالت کرنی پڑتی ہے۔ اگر آلو خراب ہو جائیں تو انہیں فاقہ کشی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ کسان صابر کا کہنا ہے کہ کولڈ اسٹوریج دھوئیں سے اس قدر بھرا ہوا ہے کہ اس کے پاس سے گزرنا بھی مشکل ہے۔ آلو کی بوریاں گیلی ہونے کی وجہ سے ان کے گلنے کا خطرہ ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ اگر اس سے کوئی نقصان ہوتا ہے تو کون ذمہ دار ہوگا۔ آلو کے کاشتکار رنجیت سنگھ کا کہنا ہے کہ کولڈ سٹوریج میں چاروں طرف تالاب کی طرح پانی بھرا ہوا ہے اور اگر آلو کی کوٹھری بھی پانی سے بھر جائے تو بڑا نقصان ہوگا۔ سانس لینے میں دقت ہو رہی تھی، پالے داروں کو قے ہو گئی کولڈ اسٹوریج سے آلو نکالنے کے دوران پورٹر درگیش، وجے کمار، سوربھ اور سونو کی حالت بگڑ گئی۔ اسے قے آنے لگی۔ چیمبر سے باہر آتے ہی وہ بے ہوش ہو گیا۔ موقع پر موجود محکمہ صحت کی ٹیم نے ابتدائی طبی امداد فراہم کی۔ جب ان کی حالت بہتر ہوئی تو وہ گھر چلا گیا۔ درگیش نے بتایا کہ آلو نکالتے وقت اس کی حالت بگڑ گئی، اس کے دوست اسے باہر لے آئے۔ مجھے قے کی وجہ سے بہت برا لگا۔ ان کا کہنا تھا کہ چیمبرز میں اتنا دھواں تھا کہ اس سے دم گھٹ رہا تھا اور وہ ٹھیک سے سانس بھی نہیں لے پا رہے تھے۔ وہاں رکھی آلو کی بوریاں گیلی ہو گئی ہیں۔ میری آنکھوں میں جلن کا احساس ہو رہا ہے۔ پانی سے باہر آتے ہوئے میں نے اپنے پیروں میں جلن محسوس کی۔ کھیتوں میں پڑا سامان جل کر راکھ ہو گیا کولڈ سٹوریج میں آگ لگنے سے مرچ مصالحہ، گڑ، دھنیا، سونف، کشمش، کھجور، بادام، اخروٹ وغیرہ کی اشیاء جل کر راکھ ہو گئیں۔ آگ میں جلنے والے ملبے کو جمعہ کو کولڈ اسٹوریج کے پیچھے کھیت میں پھینک دیا گیا۔ اس میں گروسری کا سامان بھی تھا۔

بزم شعرائے میثم کی مطروحہ منقبتی نشست

سرسی۔ ہندوستان کی مشہور و معروف ادبی تنظیم بزم شعرائے میثم کی مطروحہ منقبتی نشست مولانا سید صفی اصغر مجمی کی میزبانی میں عزاخانہ امام رضا علیہ السلام منعقد ہوئی آغاز تلاوت حدیث کساء سے جناب سید آفتاب احمد والانی نے کیا نعت پاک کا نذرانہ حسین سرسوی نے پیش کیا مسند صدارت پر بزرگ شاعر حیدر سرسوی جلوہ افروز تھے نظامت کے فرائض تاثیر سرسوی نے انجام دیے علماء ادبا مومنین کی کثیر تعداد نے شعراء کی حوصلہ افزائی فرمائی اختتام پرنذر مولا کا اہتمام تھا منتخب اشعار نذر قارئین ہیں

نہ چلے گی ظلم کی جادوگری دربار میں
جب عصائے موسیٰ لے کے فخر موسیٰ ائے گا
سمیر سرسوی

صبح عاشورہ کا سورج بعد میں ہوگا طلوع
اس سے پہلے حر کی قسمت میں سویرا ائے گا
اعیان اصغر

دیکھ لینا کس کی چوکھٹ پہ ستارہ ائے گا
منفرد انداز سے زہرا کا رشتہ ائے گا
اعجاز مہدی

تھام کر ناد علی کی انگلیاں چلتا ہوں میں
کیا میری قسمت کا گردش میں ستارہ ائے گا
وفا سرسوی

داغ ماتم دیکھ کر بولے فرشتے قبر میں
عاشق سرور ہے یہ لے کر اجالا ائے گا
شرف سرسوی

مجلس شبیر میں لایا کرو بچوں کو ساتھ
ذکر اصغر کا سنیں گے تو سلیقہ ائے گا
معصوم سرسوی

افتاب حشر نے پوچھا شب عاشور سے
سامنے کب تک میرے اکبر کا چہرہ ائے گا
زمن سرسوی

نقطہ با کی فضیلت جان کے انجان ہے
حافظ قران تجھ کو کب سلیقہ ائے گا
شمشیر سرسوی

پاؤں رکھ دینا ترائی پر شہنشاہ عطش
تیرے استقبال میں خود چل کے دریا ائے گا
نور سرسوی

زندگی تو شکر کا سجدہ کرے گی خاک پر
موت کے ماتھے پر دیکھو گے پسینہ ائے گا
کاظم سرسوی

پردہ غیبت سے وہ فرزند زہرا ائے گا
اے زمانے سن ہمارا بھی زمانہ ائے گا
ذوالفقار حسین

عارف اصغر بنا دو گے اگر اطفال کو
موت کے ماحول میں بھی مسکرانا ائے گا
عباس سرسوی

کفر کو معلوم تھا یوں وار سجدے میں کیا
جنگ میں حیدر سے بچ کے قوم زندہ ائے گا
اسلام سرسوی

چھوٹ جائیں گے سبھی اپنے پرائے راہ میں
راہ حق پر جو بھی ائے گا اکیلا ائے گا
ببر سرسوی

فاطمہ کا گھر جلانے میں تھے جتنے بھی شریک
ان کے حصے میں ہمیشہ ہی تبرا ائے گا
شبیہ عباس

رفتہ رفتہ ایتوں کی ہم کو ہوگی معرفت
رفتہ رفتہ مدح مولا کا سلیقہ ائے گا
مولانا سبحان اصغر

مسکرانے کا ہمارے بھی زمانہ ائے گا
جب گلے میں قاتل زہرا کے پھندہ ائے گا
منور سحر

صاحب عزت کبھی مرتا نہیں ہے قاتلو
یہ بتانے کو محمد کا نواسہ ائے گا
مولانا شمیم شوذب

کربلا سے جب علی اصغر کا صدقہ ائے گا
تب کہیں انسان کے منہ میں نوالہ ائے گا
شوبی سرسوی

اشک لینے کے لیے رومال زہرا ائے گا
اس عریضے کے لیے خود چل کے دریا ائے گا
معروف سرسوی

دیکھ کر گھر میں میرے فرش عزا کی رونقیں
عرش اعظم سے محمد کا گھرانہ ائے گا
وقار مہدی

جا رہا ہوں امتحان دینے کو اے نانا رسول
ایک پل کو بھی میرے لب پر نہ شکوہ ائے گا
ظہیر انور

پھر حکومت ظلم کی گر جائے گی تم دیکھنا
جب ہوائے کربلا کا ایک جھونکا ائے گا
ثامن سرسوی

ہر خزاں کے بعد ہی اتی ہے گلشن میں بہار
رات گزرے گی تو گلشن میں سویرا ائے گا
رضی سرسوی

اب مچھر مافیا کے بجائے وکاس اور صحت کیلئے ہو رہی ہے ضلع کی شناخت

سلامتی کے ماحول کی وجہ سے اتر پردیش سرمایہ کاری کے لیے ایک بہترین مقام بن گیا ہے، سی ایم یوگی نے گورکھپور میں 1640 کروڑ روپے سے زائد کی لاگت سے 107 ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح کیا

گورکھپور/لکھنؤ۔ گورکھپور میں نوراتر کی آٹھویں تاریخ پر گورکھپور کو روڈ کنیکٹیویٹی، میزبانی وسیاحت، رہائشی منصوبوں اور دیگر ترقیاتی اقدامات کے طور پر کئی اہم تحائف دینے والے یوگی آدتیہ ناتھ نے اس موقع پر ایک بڑے عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کے وژن کے تحت وراثت اور ترقی کا سنگم ایک نئی شکل اختیار کر چکا ہے۔ ان کے مطابق، 2017 سے اب تک، یوپی نے ملک کی معیشت کا ایک اہم محرک بن کر اپنی ترقی کی نئی راہیں تلاش کی ہیں۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ اب یوپی میں ذات پات، خاندان پرستی اور مافیا کی طاقتوں کے ہاتھوں حکومت نہیں چلے گی، بلکہ یہ ریاست ملک کی معیشت کو آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کرے گا اور ترقی یافتہ بھارت کے خواب کو حقیقت میں بدلنے کے لیے اہم اقدامات اٹھائے گا۔ ان کے مطابق، یوپی نے جو ترقیاتی منصوبے شروع کیے ہیں، ان کا مقصد ریاست کی معیشت کو نئی بلندیوں تک پہنچانا اور یہاں کے عوام کو بہتر زندگی فراہم کرنا ہے۔ سی ایم یوگی نے گورکھپور میں 1640 کروڑ روپے سے زائد کی لاگت سے 107 ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح کیا اور سنگ بنیاد رکھا۔ ان منصوبوں میں اہم منصوبے شامل ہیں جن میں رامگڑھ تال رنگ روڈ کے پہلے مرحلے کا آغاز، رامگڑھ تال میں کارنیول آف ڈریمز پارک، گورکھ اینکلیو کے رہائشی منصوبے اور عالمی معیار کا کنونشن سینٹر شامل ہیں۔ ان منصوبوں کے ذریعے گورکھپور شہر کی ترقی اور عوام کی سہولت کے لیے ایک نیا سنگ میل قائم کیا جا رہا ہے۔

سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ نے اپنی تقریر میں سابقہ حکومتوں کے دور کا موازنہ کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت تک کی حکومتیں خاندان کی فلاح کے لئے کام کر رہی تھیں اور صوبے کے وسائل کا بے دریغ استعمال کر رہی تھیں۔ ان کے مطابق، سابقہ حکومتوں کی دور میں نہ تو بجلی کی فراہمی تھی اور نہ سڑکوں کی حالت بہتر تھی۔ جب تہوار آتے تھے، تو پورے صوبے میں خوف کا ماحول ہوتا تھا، لیکن اب حالات بدل چکے ہیں اور تہواروں کا جشن امن و سکون کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ سی ایم نے اس بات پر زور دیا کہ یوپی میں ترقی کی رفتار میں تیزی آچکی ہے اور 25 کروڑ عوام کی فلاح کے لیے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ترقی کے اس سفر میں پریشان وہ لوگ ہیں جو دنگا فساد کی سیاست کرتے تھے، کیونکہ ان کے کاروبار اب تباہ ہو چکے ہیں اور امن وسکون کا راج قائم ہو چکا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یوپی نے جو ترقی کی ہے، وہ صرف اعداد وشمار نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ یوپی میں اقتصادی ترقی کے اعداد وشمار پر شک کرنے والے افراد کی سوچ میں خرابی آچکی ہے۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ یوپی اب ایک محفوظ اور ترقی پذیر ریاست بن چکا ہے جس میں سرمایہ کاری کے مواقع ہیں اور یہاں کے عوام کی حفاظت یقینی بنائی جا رہی ہے۔ سی ایم یوگی نے کہا کہ 2017 سے قبل، یوپی کی معیشت مسلسل پستی کی طرف جا رہی تھی، لیکن 2017 کے بعد، یوپی نے کورونا جیسی عالمی وباء کے باوجود ترقی کی رفتار کو برقرار رکھا ہے۔ آج یوپی ملک کی دوسری سب سے بڑی معیشت بن چکا ہے اور ترقی کی رفتار میں سب سے آگے ہے۔ انہوں نے کہا کہ 2017 سے پہلے یوپی مرکزی حکومت کی اسکیموں میں سب سے پیچھے تھا، لیکن اب یہ اسکیموں میں صف اول پر پہنچ چکا ہے۔

اس موقع پر یوگی آدتیہ ناتھ نے یہ بھی کہا کہ آج یوپی میں ہر ضلع میں ایک نئی صحت مند مقابلہ کی فضا ہے، جس کا مقصد ریاست میں بہترین کام کرنا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ گورکھپور، وارانسی، پریاگراج، آیودھیا، لکھنؤ، کانپور، آگرہ، میرٹھ، بریلی، مراد آباد، سہارنپور اور غازیہ آباد سمیت دیگر تمام اضلاع میں ترقی کی نئی لہر دوڑ چکی ہے، اور یہی ترقی یوپی کو ملک کی سب سے بڑی معیشت بنانے کی طرف لے جائے گی۔ یوگی نے اس بات پر بھی زور دیا کہ 1947 سے 2017 تک جو حکومتیں خاندان پرستی، ذات پات کی سیاست اور تذلیل کی سیاست کرتی رہیں، ان کے دور میں یوپی کی معیشت مسلسل گر رہی تھی۔ تاہم، 2017 کے بعد یوپی نے خود کو بدل کر دکھایا ہے اور اب وہ ایک نئے اور ترقی یافتہ یوپی کے طور پر سامنے آچکا ہے۔

گورکھپور میں ترقیاتی منصوبوں کے افتتاح اور سنگ بنیاد کی تقریب میں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کا خیر مقدم کرتے ہوئے رکن پارلیمنٹ روی کیشن شکر نے کہا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے گورکھپور کو ترقی کے پیمانے پر صفر سے اوج تک پہنچایا ہے۔ کبھی گورکھپور کی شناخت جرائم کی بدنامی سے جڑی تھی، لیکن آج یہ شہر ترقی کی مثال بن چکا ہے۔ روی کیشن شکر نے مزید کہا کہ کالی ورشنی دھام، آیودھیا، متھرا۔ برانداون کے نواں تشکیلی منصوبے اور پریاگراج مہاکمبھ کے انتظامات میں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت سے آستھا اور معیشت کے درمیان تعلق کا پہلا پتہ عالمی سطح پر چلا ہے۔ تقریب میں شہر کے میئر ڈاکٹر منگلیش شریواستو اور ایم ایل اے وپن سنگھ نے بھی خطاب کیا۔ اس موقع پر بی جے پی کے ریاستی نائب صدر اور ایم ایل سی ڈاکٹر دھرمندر سنگھ، ایم ایل اے فتح بہادر سنگھ، شری رام چوہان، راجیش ترپاٹھی، مہندر پال سنگھ، ڈاکٹر وملیش پاسوان، پردیپ شکر، سروین نیشاد، ریاستی خواتین کمیشن کی نائب صدر چارو چودھری، جی ڈی اے بورڈ کے ممبران درگیش بجاج، پون ترپاٹھی، بی جے پی کے علاقائی صدر سہجانند رائے، ضلع صدر جنارام تیواری، میگن نگر صدر دیویش شریواستو اور دیگر اہم شخصیات موجود تھیں۔ جی ڈی اے کے صدر، منڈلا کمشنر انیل ڈھنگرا اور جی ڈی اے کے نائب صدر آنند وردھن نے وزیر اعلیٰ کو یادگاری چھن پیش کر کے ان کا شکریہ ادا کیا۔

یوپی حکومت مصیبت میں گھرے بچوں کیلئے 18 نئے ہیلپ لائن یونٹ شروع کرے گی

لکھنؤ۔ (یو این آئی) مشن وتسالیہ کے تحت چائلڈ ہیلپ لائن کو مضبوط بنانے کے لیے اتر پردیش حکومت 18 نئے یونٹ شروع کرنے جا رہی ہے جس میں 9 ریلوے اسٹیشنوں پر اور 9 بس اسٹینڈ پر شامل ہیں تاکہ اس کی رسائی اور اثر کو وسعت دی جاسکے۔ سرکاری ذرائع نے ہفتہ کو یہ اطلاع دی۔ ذرائع نے بتایا کہ مشن وتسالیہ اسکیم کے تحت چائلڈ ہیلپ لائن (1098) مالی سال 2023-24 سے پورے یوپی میں بچوں کو 24X7 مدد فراہم کر رہی ہے۔

انہوں نے کہا کہ اس وقت، نظام میں ریاستی سطح کا کنٹرول روم، تمام 75 اضلاع میں وقف یونٹس، ریلوے اسٹیشنوں پر 19 یونٹ اور بس اسٹینڈز پر 2 یونٹ شامل ہیں۔ یہ پہل ضرورت مند بچوں کی فوری مدد اور تحفظ کو یقینی بنانے میں سنگ میل ثابت ہو رہی ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ بچوں کی حفاظت کو ترجیح دیتے ہوئے یوگی حکومت 24 گھنٹے چلنے والی چائلڈ ہیلپ لائن سروس کو مزید موثر اور قابل رسائی بنانے کے لیے کام کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اہم امدادی نظام مصیبت میں گھرے بچوں کے لیے ایک لائف لائن بن گیا ہے، جو اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ہنگامی حالات کے دوران کوئی بچہ تنہا نہ رہے۔ 19 ریلوے اسٹیشن یونٹس اور 2 بس اسٹینڈ یونٹس کے قیام نے ٹرانزٹ میں کمزور بچوں کے تحفظ کو مزید مضبوط کیا ہے، جس سے انہیں تحفظ کا زیادہ احساس ملا ہے"۔

ذرائع نے بتایا کہ مرکزی حکومت کے ساتھ قریبی تال میل میں یوگی حکومت نے چائلڈ ہیلپ لائن نیٹ ورک کو موثر طریقے سے بڑھایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "محکمہ خواتین اور بچوں کی ترقی کے مطابق، مالی سال 2024-25 کے لیے 9 نئے ریلوے اسٹیشن یونٹس اور 9 نئے بس اسٹینڈ یونٹس کی منظوری دی گئی ہے۔ ان یونٹس کو چلانے کے لیے پہلے ہی کام جاری ہے، جس سے ہیلپ لائن کی رسائی کو مزید تقویت ملے گی۔ یہ اقدام خاص طور پر ان بچوں کے لیے اہم ہوگا جو کمزور یا غیر محفوظ حالات میں پائے جاتے ہیں، جیسے کہ ریلوے اسٹیشن اور پبلک مقامات پر"۔ ذرائع نے بتایا کہ چائلڈ ہیلپ لائن مصیبت میں گھرے بچوں کے لیے ایک اہم لائف لائن بن گئی ہے، جو فوری مدد، مشاورت اور محفوظ پناہ گاہ فراہم کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہیلپ لائن پولیس اور طبی مدد سے لے کر قانونی امداد، جذباتی مدد اور بحالی تک مدد فراہم کرتی ہے۔ مصیبت میں کوئی بھی بچہ مدد کے لیے کہیں سے بھی 1098 ڈائل کر سکتا ہے۔ یہ سروس گمشدہ یا بھاگے ہوئے بچوں کو ان کے کنبوں یا برادریوں سے دوبارہ ملانے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ اس کے آغاز کے بعد سے، ہیلپ لائن کو 10.05 لاکھ سے زیادہ کال موصول ہوئی ہیں، یوگی حکومت نے 96,012 ضرورت مند بچوں کی فوری مدد کو یقینی بنایا ہے۔

ٹرانسپورٹ کارپوریشن میں 5000 خواتین کنڈکٹرز کی ہوگی بھرتی

انہیں ان کے آبائی اضلاع میں کیا جائے گا تعینات، اس طرح کریں اپلائی

لکھنؤ۔ (پی این ایس) وزیر اعلیٰ کی ہدایات کے مطابق اتر پردیش ٹرانسپورٹ کارپوریشن میں 5000 خاتون امیدواروں کو کنٹریکٹ کنڈکٹر کے طور پر بھرتی کیا جائے گا۔ یہ بھرتی کا عمل خواتین کو بااختیار بنانے اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے مقصد سے کیا جا رہا ہے۔ یہ بھرتی کا عمل خواتین کو خود کفیل بنانے اور روزگار کے نئے مواقع فراہم کرنے کی جانب ایک اہم قدم ثابت ہوگا۔ خواتین امیدواروں کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے ہدایت کی ہے کہ ان کی تقرری صرف ان کے آبائی ضلع کے ڈپو میں کی جائے گی۔ کنٹریکٹ آپریٹرز کو ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی طرف سے مقرر کردہ جائز معاوضے کی شرحوں کے مطابق تنخواہیں ملیں گی۔ وزیر ٹرانسپورٹ نے بتایا کہ بھرتی کے عمل کے تحت 08 اپریل سے 17 اپریل 2025 تک مختلف شہروں میں روزگار میلے کا انعقاد کیا جائے گا۔ دلچسپی رکھنے والے امیدوار ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی ویب سائٹ www.upsrtc.com پر آن لائن درخواست دے سکتے ہیں۔ سرٹیفکیٹس کی تصدیق آن لائن اور آف لائن دونوں طرح کی جائے گی۔ خواتین امیدواروں کو اتر پردیش اسکل ڈیولپمنٹ مشن کے ذریعے ہنر مندی کی ترقی کے تحت تربیت دی جائے گی۔

وقف ٹریبونل کے فیصلوں کو عدالت میں بھی کیا جاسکے گا چیلنج

ڈی ایم کے ہاتھ میں ہوں گے پورے اختیار، ترمیمی قانون کے تحت کسی بھی شیعہ یا سنی افسر کو کسی بھی بورڈ کا سی ای او بنایا جاسکتا ہے

لکھنؤ۔ (پی این ایس) لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں پاس ہونے کے بعد وقف ترمیمی بل کو منظوری کے لیے صدر کے پاس بھیجا جائے گا۔ نئے وقف ترمیمی ایکٹ کو صدر کی منظوری ملتے ہی پورے ملک میں نافذ کر دیا جائے گا۔ وقف ترمیمی ایکٹ کے نفاذ کے بعد کئی بڑی تبدیلیاں دیکھنے کو ملیں گی۔ لیکن سب سے اہم بات یہ ہوگی کہ اب لوگ وقف ٹریبونل کے فیصلے کو عدالت میں چیلنج کر سکیں گے۔ نیز متولی کی تقرری کا طریقہ کار طے کیا جائے گا جو وقف کی دیکھ بھال کریں گے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اب تک وقف املاک سے متعلق تنازعات وقف بورڈ کی سماعت کے بعد طے پاتے تھے۔ لیکن ترمیمی قانون کے نفاذ کے بعد وقف املاک سے متعلق تنازعہ اب ضلع مجسٹریٹ کی سطح پر حل کیا جائے گا۔ ترمیمی قانون میں ریاست میں سنی اور شیعہ وقف بورڈ کی تشکیل کے عمل کو آسان بنایا گیا ہے۔ اب تک سنی وقف بورڈ میں صرف ایک سنی افسر کو سی ای او کے طور پر اور شیعہ افسر کو شیعہ وقف بورڈ میں سی ای او کے طور پر مقرر کیا جاتا تھا۔ لیکن ترمیمی قانون کے تحت کسی بھی شیعہ یا سنی افسر کو کسی بھی بورڈ کا سی ای او بنایا جا سکتا ہے۔ ڈی ایم سروے کمشنر ہوں گے اب تک وقف املاک کے سروے کے معاملے میں محکمہ اقلیتی بہبود کے ایڈیشنل چیف سکریٹری یا پرنسپل سکریٹری سروے کمشنر اور متعلقہ ضلع کے ڈی ایم ڈپٹی سروے کمشنر تھے۔ لیکن، وقف ترمیمی ایکٹ میں خود ضلع مجسٹریٹ کو سروے کمشنر بنایا گیا ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ اب کون سی جائیداد وقف ہے اور کون سی نہیں؟ یہ فیصلہ ریاستی حکومت کی طرف سے نامزد کردہ انتظامی افسر تحقیقات اور سماعت کے بعد لے گا۔

اتر پردیش میں وقف املاک کے کئی ریکارڈ اور دعوے ہیں۔ حال ہی میں ریاستی حکومت نے وقف املاک کی سروے رپورٹ مشترکہ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) کے سامنے پیش کی تھی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ وقف اتر پردیش میں 14 ہزار ہیکٹر اراضی پر اپنے حقوق کا دعویٰ کرتا ہے۔ جبکہ اس میں سے 11700 ہیکٹر سرکاری اراضی ہے جو کہ 70% سے زیادہ ہے۔ رپورٹ کے مطابق یہاں کے شیعہ اور سنی وقف بورڈ میں وقف کے طور پر رجسٹرڈ 1,27,837 جائیدادوں (سنی وقف بورڈ میں 1,24,735 جائیدادیں اور شیعہ وقف بورڈ میں 3,102 جائیدادیں) میں سے صرف 3,000 جائیدادیں (2,533 سنی اور 430 شیعہ) وقف کے ریکارڈ میں ہیں۔ محکمہ اقلیتی بہبود اور وقف کے ایک سینئر عہدیدار کے مطابق یہ اصول ہے کہ وقف ایکٹ کی دفعہ 37 کے تحت جب بورڈ کسی جائیداد کو وقف کے طور پر رجسٹر کرتا ہے اور نوٹیفکیشن جاری کرتا ہے تو اس کی ایک کاپی متعلقہ تحصیل کو بھیجی جاتی ہے۔ جس کی بنیاد پر تحصیل میں جائیداد وقف کے نام پر منتقل کی جاتی ہے یا تحصیل اختلاف کی وجوہات کے ساتھ واپس بھیج دیتی ہے۔ یہ عمل نوٹیفکیشن کے اجراء کے چھ ماہ کے اندر مکمل ہونا چاہیے۔ تحقیقات کے دوران معلوم ہوا کہ وقف بورڈ نے من مانی طور پر جائیدادوں کو دفعہ 37 کے تحت وقف جائیداد قرار دیا تھا۔ کسی بھی مخالفت سے بچنے کے لیے ان کے نام کی منتقلی کے نوٹیفکیشن تحصیلوں کو نہیں بھیجے گئے تھے۔ اسی کنفیوژن کا نتیجہ ہے کہ بورڈ وقف املاک کے بارے میں کچھ کہہ رہا ہے اور محکمہ ریونیو کچھ اور کہہ رہا ہے۔

جرائم اور بدعنوانی کے خلاف زیرو ٹالرنس کی پالیسی صفر ہے

ریاست میں کہیں بھی لوگوں کو انصاف نہیں مل رہا ہے، بی جے پی کے لوگ بی جے پی کے خلاف ہیں: اکھلیش

لکھنؤ۔ یوپی کی دارالحکومت لکھنؤ میں ہفتہ کو سماج وادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے پریس کانفرنس کی۔ اس دوران انہوں نے بدعنوانی اور قانون و انتظام سمیت مختلف مسائل پر حکومت کو گھیرتے ہوئے کہا کہ یوپی میں کرائم اور کرپشن کے خلاف زیرو ٹالیرنس کی پالیسی مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے۔ سماج وادی پارٹی کے صدر نے کہا کہ یہ بہت کم ہی دیکھا گیا ہے کہ پولیس خود اغوا کر کے تاوان وصول کر رہی ہو۔ پولیس ہی دوسرے پولیس والوں کے خلاف مقدمے درج کر رہی ہے۔ تو پھر بتائیے، زیرو ٹالیرنس کہاں بچا؟ ریاست میں کہیں بھی لوگوں کو انصاف نہیں مل رہا ہے۔ بی جے پی کے لوگ بھی انصاف سے محروم ہیں۔ بی جے پی کے لوگ ہی اب بی جے پی کے خلاف ہیں۔

اکھلیش یادو نے مزید کہا کہ کرپشن کے معاملے میں ایک آئی اے ایس افسر کو گرفتار کیا گیا ہے، اور درمیان میں جو دلال تھا، اُسے بھی پکڑ لیا گیا۔ پکڑا گیا دلال اور بھی آئی اے ایس افسران کا کام کرتا تھا۔ یہ کرپشن کا معاملہ نہیں بلکہ اقتدار کی تقسیم کا جھگڑا تھا۔ جو لوگ 20-80 کا نعرہ دیتے ہیں، میں اُن سے پوچھتا ہوں کہ ہم 80 میں آتے ہیں یا 20 میں؟ یہ 20-80 کا معاملہ نہیں، بلکہ 90-10 کا ہے۔ آدھی آبادی اور پی ڈی اے بی جے پی سے ناراض ہے۔ وہ لوگ جو سرمایہ کاری لانا چاہتے تھے، وہ تباہی لے آئے۔ یہ بدعنوان افسران چھپے ہوئے ہیں، اور یوپی کے ایک افسر کا پیسہ دوسرے صوبے میں ملا ہے۔ اکھلیش نے کہا کہ تاریخ کو نہیں پلٹنا چاہیے۔ جو تاریخ خوشحالی کی طرف نہ لے جائے، اُسے نہیں پلٹنا چاہیے، کیونکہ تاریخ میں اچھائی اور برائی دونوں ہوتے ہیں۔ جب سے وقف بل پاس ہوا ہے، تب سے بی جے پی کے لوگ بھارت اتحاد کے خلاف پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ یہ لوگ پی ڈی اے سے خوفزدہ ہیں۔ بی جے پی یہی چاہتی ہے کہ ہم لوگ بنیادی مسائل پر بحث نہ کریں۔ کیا اتر پردیش میں گندم کی سرکاری خرید ہو رہی ہے؟ حکومت نے خریداری کے لیے نجی لوگوں کو لائسنس دے دیا ہے۔

یوپی اور اتراکھنڈ سے سب سے زیادہ نوجوان فوج میں جاتے تھے، لیکن اب پکی بھرتی بند کر کے اگنیویر یوجنا شروع کر دی گئی ہے۔ سماج وادی پارٹی کے صدر نے حکومت کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ کے صدر سے سیکھیں، جو اپنی معیشت کو بچانے کے لیے دوسرے ممالک پر پابندیاں لگا رہے ہیں۔ کیا ہماری حکومت چین پر پابندی لگا سکے گی؟ یہ حکومت جھوٹ کے ایکسپریس وے بنا رہی ہے۔ ایک پوسٹر میں لکھا تھا کہ چھ بن چکے ہیں اور سات تعمیراتی عمل میں ہیں۔ تو کیا باقی سب صرف ہوا میں بن رہے ہیں؟

یوپی میں لوگ شدید گرمی سے ہوں گے پریشان

باہر نکلنا ہوگا مشکل، جلد ہی درجہ حرارت 40 سے ہوگا پار

لکھنؤ۔ (پی این ایس) اتر پردیش میں اپریل کے پہلے ہفتے میں ہی گرمی نے لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لینا شروع کر دیا ہے۔ چلچلاتی دھوپ نے ریاست کے بیشتر حصوں میں دن چڑھنے کے ساتھ ہی لوگوں کو پریشان کیا۔ دوپہر تک 25 سے زائد اضلاع میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 37 ڈگری سیلسیس کو عبور کر گیا۔ محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ آنے والے تین سے چار روز میں کئی اضلاع میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 40 ڈگری سے تجاوز کر جائے گا۔ علاقائی موسمیاتی مرکز کے سینئر سائنسدان اتل کمار سنگھ کا کہنا ہے کہ اگلے تین سے چار دنوں میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 4 ڈگری سیلسیس تک بڑھ جائے گا۔ رات کے درجہ حرارت میں بھی اضافہ ہوگا۔ 8 اپریل سے ریاست کے مشرقی اور ترائی علاقوں میں تیز ہوائیں چلیں گی اور ترائی کے علاقے میں پھر بوندا باندی کے آثار ہیں۔

گوگل میپ کی 'جان لیوا گچے' سے رہیں ہوشیار

کہیں ہائی وے پر مخالف سمت میں دوڑا رہا ہے، تو کہیں آدھے پل پر لے جا رہا

لکھنؤ (پی این ایس) اتر پردیش میں ایک بار پھر گوگل میپس کے دکھائے گئے راستے پر چلنے کی وجہ سے ایک بڑا سڑک حادثہ پیش آیا ہے۔ اس حادثے میں دو لڑکیوں کی المناک موت ہو گئی۔ دراصل مینیتال سے واپس آ رہے کار سوار کنٹینر سے ٹکرا گئے۔ کار میں کل 4 افراد سوار تھے جن میں سے دو لڑکیوں کی موت ہو گئی۔ پولیس کے مطابق کار میں سوار افراد گوگل میپس کے دکھائے گئے راستے سے واپس آ رہے تھے۔ تاہم یہ پہلا واقعہ نہیں ہے جس میں گوگل میپس کی مدد سے سفر کرنے والا کوئی مسافر حادثے کا شکار ہوا ہو۔ گزشتہ سال نومبر میں بریلی میں تین افراد ہلاک ہوئے تھے۔ دراصل کل رات دیر گئے مراد آباد ضلع میں ایک کنٹینر نے رانگ سائیڈ سے آ رہی کار کو ٹکر مار دی۔ اس حادثے کی بڑی وجہ گوگل میپس کو سمجھا جاتا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ مینیتال سے واپس آتے وقت کار سواروں نے گوگل میپ کی مدد لی تھی۔ کار میں چار افراد سوار تھے جن میں دو لڑکے اور دو لڑکیاں شامل تھیں۔ یہ سبھی مینیتال سے ہریانہ کے روہتک واپس آ رہے تھے۔ اس کے بعد کار ڈرائیور نے گوگل میپ کے ذریعے دہلی جانے کی کوشش میں مراد آباد بائی پاس کا رخ کیا۔ کار موڑ ہی رہی تھی کہ سامنے سے آنے والے کنٹینر نے کار کو ٹکر مار دی۔

گوگل میپس کی وجہ سے ہونے والے حادثے نے ایک بار پھر سب کو چونکا دیا ہے۔ اس سے پہلے بھی گوگل میپس کی وجہ سے کئی لوگ جان سے ہاتھ دھو چکے ہیں۔ اس سال مارچ میں گریٹر نوئیڈا میں گوگل میپ کی مدد سے سفر کرنے والے ایک اسٹیشن ماسٹر کی کار 30 فٹ گہرے نالے میں گر گئی۔ اس حادثہ میں اسٹیشن ماسٹر بھرت بھاٹی کی موت ہو گئی۔ بھرت بھاٹی ایک شادی کی تقریب میں جا رہے تھے۔ پھر کیندر یہ وہار-2 سوسائٹی کے سامنے سے گزرنے کے بعد سڑک آگے ختم ہوئی۔ آگے نالہ ہونے کی وجہ سے ان کی گاڑی اس نالے میں گر گئی۔ بڑی مشکل کے بعد اسے بچا لیا گیا۔ ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔

اسی طرح گزشتہ سال بریلی ضلع میں ایک انتہائی المناک حادثہ پیش آیا تھا۔ اس حادثے میں کار میں سوار تین افراد کی موت ہو گئی۔ گوگل میپ کو بھی اس حادثے کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔ دراصل 23 نومبر کو کار سواروں نے صرف گوگل میپ کی مدد لی تھی۔ وہ پل جس پر گوگل میپس نے راستہ دکھایا۔ وہ پل آدھا بنا ہوا تھا۔ گوگل میپ کے دکھائے گئے راستے پر جانے کی وجہ سے کار سیدھی پل کے نیچے جا گری۔ جس میں تین افراد ہلاک ہو گئے۔

کانگریس کے ضلع صدور ہوں گے بااختیار

امیدوار طے کرنے کا ملے گا حق، راہل گاندھی نے دئے منتر

لکھنؤ (پی این ایس) کانگریس کے ضلع صدور اور سٹی صدور کو دہلی سے سیاسی ٹانک دے کر میدان میں اتارا گیا ہے۔ انہیں ہر سال بی جے پی کے بارے میں خبردار کیا جاتا تھا اور ان کے حقوق بھی انہیں بتائے جاتے تھے۔ جہاں تنظیمی ہنر سکھائے گئے وہیں سوشل میڈیا پر حملہ کرنے کا ہنر بھی سکھایا گیا۔ انہیں یقین دلایا گیا کہ انہیں امیدوار کا فیصلہ کرنے کا حق ملے گا۔ قومی اور ریاستی ہیڈ کوارٹر کی طرح ضلع سطح پر بھی پنچایت اور اسمبلی انتخابات کے دوران امیدواروں کی سلیکشن کمیٹی تشکیل دی جائے گی۔ دہلی کے اندرا بھون میں منعقدہ تمام ضلع صدور اور سٹی صدور کی میٹنگ میں تنظیم کو فعال کرنے اور سال 1970 کے خطوط پر سیاسی حکمت عملی بنانے پر زور دیا گیا۔ اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے تمام ضلع اور سٹی صدور سے اپنا تعارف کرایا۔ ذرائع کے مطابق انہوں نے یقین دلایا کہ ضلعی اور سٹی صدر کی سطح پر طے شدہ امیدواروں پر سنجیدگی سے غور کیا جائے گا۔ ضلعی سطح کی کمیٹی سے آنے والے امیدوار کا نام تبدیل کرتے وقت اس کی رضامندی لی جائے گی اور وجوہات بھی بتائی جائیں گی۔ باہر کے لوگوں کے بجائے صرف کانگریس سے وابستہ عہدیداروں اور کارکنوں کو امیدوار بنایا جائے گا۔ راہول گاندھی نے واضح طور پر کہا کہ پارٹی کو ایسے کارکنوں کی ضرورت ہے جو عوامی مسائل پر بھیڑ جمع کرنے کے بجائے لڑنے کا جذبہ دکھائیں۔ قومی صدر ملکارجن کھرگے نے ضلع صدور اور سٹی صدور کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کی ہر حرکت سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں بی جے پی کی طرف سے آئین کو تباہ کرنے کی ہر چال سے چوکنا رہنا ہوگا اور کارکنوں کو بھی ہوشیار رہنا ہوگا۔ ضلع صدر اور سٹی صدر سوشل میڈیا پر جاری سرگرمیوں پر نظر رکھیں۔ بلاوجہ کسی قسم کے جھگڑے میں پڑنے سے گریز کریں۔ اپنی بات کو منطقی انداز میں پیش کرنے کے طریقے بھی بتائے گئے۔ راہل گاندھی نے ضلع اور سٹی صدور کے حوصلے بلند کئے۔ انہوں نے انہیں یقین دلایا کہ تنظیم کو ہر سطح پر مضبوط کیا جائے گا۔ ضلع صدر اپنی کمیٹی بنانے میں آزاد ہے۔ ان کے کام کا بھی ہر تین ماہ بعد جائزہ لیا جائے گا۔ چھ ماہ تک اچھی کارکردگی نہ دکھانے والے ضلع صدور کو ان کے عہدوں سے ہٹا دیا جائے گا۔ اسی طرح اگر کمیٹی میں شامل عہدیدار ضلع اور بلاک سطح پر ہونے والی تین میٹنگوں میں مسلسل غیر حاضر رہتے ہیں تو اسے سنجیدہ نہیں سمجھا جائے گا اور انہیں عہدے سے ہٹایا جا سکتا ہے۔ بی جے پی سمیت دیگر پارٹیوں سے مسلسل رابطے میں رہنے والوں کی بھی نشاندہی کی جائے گی۔ کانگریس ہر بلاک میں دفتر کھولے گی میٹنگ کے دوران یہ فیصلہ کیا گیا کہ کانگریس بلاک سطح پر دفاتر کھولے گی۔ جن اضلاع میں ابھی تک دفاتر نہیں ہیں وہاں بھی انتظامات کیے جائیں گے۔ بلاک آفس میں آنے والی ہر شکایت کا ازالہ کیا جائے گا۔ بلاک کمیٹی کے ارکان ایک ایک دن دفتر میں اکٹھے بیٹھیں گے اور سماعت بھی کریں گے۔

پرنسپل سکریٹری نے پنچایتی راج دیہی صفائی کرمچاری سنگھ کے وفد کو یقین دہانی کرائی

لکھنؤ۔ (یو این آئی) ہفتہ کو اتر پردیش پنچایتی راج دیہی صفائی کرمچاری سنگھ کے صدر بسنت لال اور جنرل سکریٹری رامیندر کمار کی قیادت میں ایک وفد نے پرنسپل سکریٹری انیل کمار، سکریٹری، ڈائرکٹر اور پنچایتی راج محکمہ کے افسران سے کافی عرصہ بعد ملاقات کی اور بات چیت ہوئی۔ یونین کی جانب سے اپنے 14 نکاتی مطالبات پرنسپل سکریٹری کے سامنے رکھے گئے۔ پرنسپل سکریٹری نے وفد کو کئی مطالبات کے جلد حل کی یقین دہانی کرائی۔ مالی سال 2024-25 کے اختتام سے قبل ریاست میں تمام قسم کے صفائی ملازمین کے بقایا جات اور زیر التواء تنخواہیں ادا کی جائیں اور مارچ کے مہینے میں بجٹ واپس کرنے سے پہلے تمام صفائی ملازمین کے واجبات ادا کیے جائیں۔ دیہی صفائی ملازمین یونین کے پرنسپل سکریٹری کے چیمبر میں صفائی ملازمین کے مطالبات پر تفصیلی اور بامقصد گفتگو ہوئی۔ میٹنگ میں پرنسپل سکریٹری مسٹر کمار، سکریٹری بی چندر کلا، ڈائرکٹر راجیش تیاگی، ایڈیشنل ڈائرکٹر ایڈمنسٹریشن مسٹر راجکمار، انڈر سکریٹری مسٹر اشوک رام، ریاستی صدر بسنت لال، جنرل سکریٹری رامیندر شریواستو، خزانچی کرشن کمار، تنظیم کے وزیر ڈی ڈی چوہان، کمیونیکیٹر ایودھیا یادو، ضلع صدر رام لال کشیپ، ضلعی وزیر راجو دھانک اور ضلعی صدر ونود چاولہ اور دیگر موجود تھے۔

پردھان کے بیٹے نے اپنی حاملہ بیوی کو کیا قتل، دوسری شادی ایک سال قبل ہوئی تھی

لکھنؤ۔ (پی این ایس) بنتھرا تھانہ علاقے میں گاؤں کی خاتون پردھان کے بیٹے نے اپنی حاملہ بیوی کا قتل کر دیا۔ ملزم کی والدہ گھر پہنچی تو وہ بھاگ گیا۔ گاؤں کی خاتون پردھان نے خود پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ فرانزک ٹیم نے شواہد بھی اکٹھے کر لیے ہیں۔ ملزم کی والدہ سیما رانی ہے جو کہ موائی پڈیانہ کی سربراہ ہے۔ پولیس نے بتایا کہ سیما رانی کے بیٹے سندیپ گوتم کی شادی میرا گوتم سے 10 مارچ 2024 کو ہوئی تھی۔ شادی کے چند دن بعد ہی سندیپ اور میرا کے درمیان جھگڑے شروع ہو گئے۔ سندیپ اور میرا میں کسی بات پر جھگڑا ہوا۔ اس کے بعد سندیپ نے اسکارف سے اس کا گلا دبا کر قتل کر دیا۔ اہل خانہ کا کہنا تھا کہ میرا 6 ماہ کی حاملہ تھی۔ واقعہ کے وقت گاؤں کی پردھان سیما رانی اپنے شوہر رام پرکاش کے ساتھ سروجنی نگر کے گوری بازار گئی ہوئی تھی۔ جب وہ شام تقریباً پانچ بجے گھر واپس آئی تو اس کا بیٹا سندیپ گوتم اسے دیکھ کر گھر سے بھاگ گیا۔ اندر گئی تو اس کی بہو بیڈ پر بے ہوش پڑی تھی۔